سرورِ خاطر
مع
مواعظ حسنہ
آیاتِ قرآنیہ احادیثِ نبویہ حکایاتِ
صوفیاء اور نصائح اولیاء پر مشتمل عربی کتب
قُرّةُ العُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ القَلْبِ المَحْزُوْنِ
مَعَ اَلْمَوَاعِظُ العَصْفُوْرِیَه کا ترجمہ
مصنف
الامام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت محمد بن ابوبکر العصفوری رحمۃ اللہ علیہ
مترجم: حضرت مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
مکتبہ اعلیٰ حضرت

آیاتِ قرآنیہ احادیثِ نبویہ حکایاتِ صوفیاء اور
نصائح اولیاء پر مشتمل عربی کتب

قُرَّةُ الْعُيُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْنِ
مَعَ اَلْمَوَاعِظُ الْعَصْفُوْرِيَه کا ترجمہ بنام

مُصنّف
الامام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمد بن ابوبکر العصفوری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: حضرت مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اعلیٰ حضرت مرکز الاویس، دکان نمبر ۴ دربار مارکیٹ۔ لاہور

۷۸۶
۹۲

موضوع	اصلاحِ احوال
(۱) نام کتاب عربی	قُرَّةُ الْعُيُوْنِ وَ مُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْنِ
نام مصنف	الامام فقیہہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ
نام اُردو ترجمہ	سُرورِ خاطر
مترجم	حضرت مفتی سید غلام نعیم الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
(۲) نام کتاب عربی	اَلْمَوَاعِظُ الْعَصْفُوْرِيَه
نام مصنف	حضرت امام محمد بن ابوبکر العصفوری رحمۃ اللہ علیہ
نام اُردو ترجمہ	مواعظ حسنہ
مترجم	حضرت مفتی سید غلام نعیم الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
کمپوزنگ	سبحان گرافکس اینڈ کمپوزنگ سینٹر لاہور
پروف ریڈنگ	احمد رضا عطاری
صفحات	۱۶۸
سنِ اشاعت	۱۵ اکتوبر ۲۰۰۳ بمطابق ۸ شعبان المعظم ۱۴۲۴ ہجری
ہدیہ	60 روپے
ناشر	**مکتبہ اعلیٰ حضرت**
	دربار مارکیٹ لاہور
فون	042-7247301

E-Mail Adress : maktabaalahazrat@hotmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

سرور خاطر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَلَاعُدْوَانَ اِلَّاعَلَی الظّٰلِمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

باب اول: تارکِ نماز کی سزا

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا (پ۵ النساء ۱۰۳)

بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا○ (پ۱۶ مریم ۵۹)

اور جو اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب دوزخ میں غی کا جنگل پائینگے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ. (پ۳۰ الماعون ۴۔۵)

تو ویل ان نمازیوں کے لئے ہے جو اپنی نمازوں میں سستی کرنے والے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "ویل" جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم بھی پناہ مانگتی ہے اور یہ جگہ اپنے وقت سے نمازوں کی تاخیر کرنے والوں کے لئے ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مَابَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْمُشْرِکِ اِلَّا تَرْکِ الصَّلٰوۃَ فَاِذَا تَرَکَھَا اَیْ جَحَدَھَا کَانَ کَافِرًا.

مسلمان و مشرک کے درمیان ترک نماز ہی کا فرق ہے تو جب مسلمان نے نماز ترک کر دی۔ یعنی اس کا انکار کر دیا' تو کافر ہو گیا۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز کے معاملہ میں سستی برتی' اللہ عزوجل اسے پندرہ قسم کی سزا دے گا۔ ان میں سے چھ تو دنیا میں' تین موت کے وقت' تین قبر میں اور تین قبر سے نکلنے کے بعد دے گا۔

وہ چھ قسم کی سزائیں جو دنیا میں دی جائیں گے۔ ایک یہ کہ اللہ عزوجل اس کی عمر سے برکت زائل فرمادے گا۔ دوم یہ کہ صالحین و نیکوکاروں کے چہروں کی چمک دمک کو اس کے چہرے

سے چھین لے گا۔ سوم یہ کہ اللہ ﷻ اسے کسی عمل کا اجر و ثواب نہیں دے گا۔ چہارم یہ کہ اس کی کوئی دعا حق سبحانہ وتعالیٰ آسمان تک بلند نہ ہونے دیگا۔ پنجم یہ کہ اللہ ﷻ اسے دنیا میں لوگوں کے سامنے ذلیل وخوار کرے گا۔ ششم یہ کہ اس کے لئے صالحین کی دعاؤں میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

اور وہ تین قسم کی سزائیں جو موت کے وقت اسے پہنچیں گی' ایک یہ ہے کہ ذلت کے ساتھ اس کی موت ہوگی' دوم یہ کہ بھوکا مرے گا۔ سوم یہ کہ پیاسا مرے گا۔ اگر چہ اسے ساری دنیا کے دریاؤں کا پانی پلا دیا جائے۔

اور وہ تین قسم کی سزائیں جو اسے قبر میں ملیں گی۔ ایک یہ ہے کہ اللہ ﷻ اس کی قبر کو تنگ کردے گا اور اسے قبر خوب شدت کے ساتھ بھینچے گی' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائینگی۔ دوم یہ کہ اس کی قبر میں اس پر آگ جلائی جائے جائیگی اور دن رات اسے اس پر الٹ پلٹ کیا جاتا رہیگا۔ سوم یہ کہ اللہ ﷻ قبر میں ایک اژدھا اس پر مسلط کرے گا جس کا نام "اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَعُ" ہے۔ اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی اور اس کے ناخن لوہے کے' ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔ وہ اس سے کہے گا میں "اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَعُ" ہوں' اور اس کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہوگی' وہ کہے گا۔

مجھے میرے رب ﷻ نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے نماز صبح کے ترک پر صبح سے ظہر تک مار لگاؤں اور نماز ظہر کے ترک پر ظہر سے عصر تک مار لگاؤں اور نماز عصر کی اضاعت (ضائع کرنے) پر عصر سے مغرب تک اور نماز مغرب کی اضاعت پر مغرب سے عشاء تک' اور نماز عشا کی اضاعت پر عشاء سے صبح تک مار لگاؤں گا اور جب بھی وہ مار لگائے گا تو مردہ زمین میں ستر گز تک دھنس جائے گا۔ پھر اژدھا اپنے ناخنوں کو زمین میں داخل کر کے اسے نکالے گا تو اس پر عذاب قیامت تک مسلسل ہوتا رہے گا۔ فَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

اور وہ تین قسم کی سزائیں جو قبر سے اٹھتے وقت ہوں گی ایک یہ کہ اللہ ﷻ جہنم کی آگ کا ایک بادل اس کے چہرہ کے سامنے مسلط کرے گا۔ جو جہنم کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔ دوم یہ کہ حساب کے وقت اللہ ﷻ چشم غضب سے اس کی طرف نظر فرمائے گا اور اس کے چہرہ سے گوشت جھڑ جائے گا۔ سوم یہ کہ اللہ ﷻ اس سے شدید حساب لے گا جس سے زیادہ اس پر طویل و شدید اور کوئی شدت نہ ہوگی۔ اور اللہ ﷻ جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دیگا وہ کتنا برا ٹھکانا ہے۔

سے چھین لے گا۔ سوم یہ کہ اللہ ﷻ اسے کسی عمل کا اجر و ثواب نہیں دے گا۔ چہارم یہ کہ اس کی کوئی دعا حق سبحانہ وتعالیٰ آسمان تک بلند نہ ہونے دیگا۔ پنجم یہ کہ اللہ ﷻ اسے دنیا میں لوگوں کے سامنے ذلیل وخوار کرے گا۔ ششم یہ کہ اس کے لئے صالحین کی دعاؤں میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

اور وہ تین قسم کی سزائیں جو موت کے وقت اسے پہنچیں گی' ایک یہ ہے کہ ذلت کے ساتھ اس کی موت ہوگی' دوم یہ کہ بھوکا مرے گا۔ سوم یہ کہ پیاسا مرے گا۔ اگرچہ اسے ساری دنیا کے دریاؤں کا پانی پلا دیا جائے۔

اور وہ تین قسم کی سزائیں جو اسے قبر میں ملیں گی۔ ایک یہ ہے کہ اللہ ﷻ اس کی قبر کو تنگ کر دے گا اور اسے قبر خوب شدت کے ساتھ بھینچے گی' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائینگی۔ دوم یہ کہ اس کی قبر میں اس پر آگ جلائی جائے گی اور دن رات اسے اس پر الٹ پلٹ کیا جاتا رہیگا۔ سوم یہ کہ اللہ ﷻ قبر میں ایک اژدہا اس پر مسلط کرے گا جس کا نام "اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَعُ" ہے۔ اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی اور اس کے ناخن لوہے کے' ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔ وہ اس سے کہے گا میں "اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَعُ" ہوں' اور اس کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہوگی' وہ کہے گا۔

مجھے میرے رب ﷻ نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے نماز صبح کے ترک پر صبح سے ظہر تک مار لگاؤں اور نماز ظہر کے ترک پر ظہر سے عصر تک مار لگاؤں اور نماز عصر کی اضاعت (ضائع کرنے) پر عصر سے مغرب تک اور نماز مغرب کی اضاعت پر مغرب سے عشاء تک' اور نماز عشا کی اضاعت پر عشاء سے صبح تک مار لگاؤں گا اور جب بھی وہ مار لگائے گا تو مردہ زمین میں ستر گز تک دھنس جائے گا۔ پھر اژدہا اپنے ناخنوں کو زمین میں داخل کر کے اسے نکالے گا تو اس پر عذاب قیامت تک مسلسل ہوتا رہے گا۔ فَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

اور وہ تین قسم کی سزائیں جو قبر سے اٹھتے وقت ہوں گی ایک یہ کہ اللہ ﷻ جہنم کی آگ کا ایک بادل اس کے چہرہ کے سامنے مسلط کرے گا۔ جو جہنم کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔ دوم یہ کہ حساب کے وقت اللہ ﷻ چشم غضب سے اس کی طرف نظر فرمائے گا اور اس کے چہرہ سے گوشت جھڑ جائے گا۔ سوم یہ کہ اللہ ﷻ اس سے شدید حساب لے گا جس سے زیادہ اس پر طویل و شدید اور کوئی شدت نہ ہوگی۔ اور اللہ ﷻ جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دیگا وہ کتنا برا ٹھکانا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز تمہاری میزان ہے اور وہی تمہارے وزن کی منتہٰی ہے۔ اگر وزن میں پورے اترے تو تمہاری نجات اور اگر کم ہو جائے تو تم پر عذاب ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس نے فجر کی نماز چالیس دن تک جماعت کے ساتھ اس شان سے پڑھی کہ ایک رکعت بھی اس نے فوت نہ کی تو اللہ ﷻ اس کے لئے آتش جہنم سے برأت (نجات) لکھ دے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھی پھر طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول بیٹھا رہا تو اللہ ﷻ فردوسِ بریں اعلیٰ میں اس کے لئے محل تیار فرمائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ ستر محل تیار ہوں گے اور ہر محل کے سونے اور چاندی کے ستر دروازے ہوں گے۔

سید عالم رحمتِ مجسم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ نماز کی مثال اس نہر جاری کی مانند ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے کے آگے بہہ رہی ہو اور اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو یہاں تک کہ اس پر میل کا ذرہ تک نہیں رہتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہی حالت نماز کی ہے کہ نماز گناہوں کے میل کو دھو ڈالتی ہے۔

نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا جس نے پانچوں نمازوں کی اس کے وضو' اس کے اوقات اور اس کے رکوع و سجود کے ساتھ مواظبت و ہمیشگی کی اور وہ جانتا ہو کہ نماز اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا حق ہے' تو اللہ ﷻ اس کے جسم کو آتشِ جہنم پر حرام فرما دے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نمازوں کی محافظت کی تو اس کے لئے روز قیامت نجات اور نور و برہان ہوگا اور جس نے نمازوں کی محافظت نہ کی تو روز قیامت اس کے لئے نہ نجات ہوگی اور نہ نور و برہان ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسلمانو تم میں سے کوئی شخص اپنی پیشانی سے اس مٹی کے اثر کو صاف نہ کرے' جو نماز میں سجدے سے لگی ہو' کیونکہ جب تک نماز کے سجدے کا نشان اس کے چہرے اور پیشانی پر رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی روح مبارک ابھی گنجینۂ صدر میں ہی تھی کہ آپ نے فرمایا۔ میں تمہیں نماز اور تمہارے غلاموں کے بارے میں وصیت کرتا

ہوں' اور اس وصیت کی برابر تاکید فرماتے رہے یہاں تک کہ سلسلہ کلام مبارک منقطع ہوگیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی قصداً ایک فرض نماز چھوڑے تو اللہ ﷻ جہنم کے دروازہ پر اس کا نام لکھ دیتا ہے کہ فلاں کا جہنم میں داخلہ لازم ہوگیا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم دعا مانگو کہ

اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ فِیْنَا شَقِیًّا وَّلَا مَحْرُوْمًا. اے خدا ہم میں کسی بدبخت وشقی اور محروم کو نہ رہنے دے۔

پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ شقی محروم کون ہے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہمیں معلوم نہیں۔

فرمایا: شقی محروم تارک الصلوٰۃ ہے اس لئے کہ اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بے عذر تارکِ صلوٰۃ کی نہ توحید قبول ہے اور نہ امانت' نہ صدقہ' نہ روزہ اور نہ شہادت۔ اور اللہ ﷻ اور فرشتے اور تمام رسول اس سے بیزاری کا اظہار فرماتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بلاعذر نماز کے چھوڑنے والے پر اللہ ﷻ نظر نہیں فرماتا۔ اور نہ اس کا تزکیہ فرماتا ہے' اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ مگر یہ کہ توبہ کرے اور اللہ ﷻ کی طرف رجوع کرے تو حق تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا' میری امت کے دس لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ ﷻ روزِ قیامت اظہارِ ناراضگی' فرمائے گا اور ان کو جہنم کی جانب لیجانے کا حکم دے گا۔ اور ان کے چہرے بغیر گوشت کے ہڈیوں کا خول ہوگا۔ استفسار کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کون کون لوگ ہیں؟

فرمایا: بوڑھا زانی' گمراہ پیشوا' شراب خور' والدین کا نافرمان' چغل خور کے ساتھ چلنے والا یا چغل خور' جھوٹی گواہی دینے والا' زکوٰۃ نہ دینے والا' سود خور' ظالم اور تارکِ نماز۔

مگر یہ کہ تارک نماز کے لئے عذاب دُونا ہوگا' اور قیامت میں اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کی طرف بندھے ہوں گے۔ اور فرشتے اس کے چہرے' اس کی پشت اور اس کی کوکھ میں مارتے ہوں گے' اور جنت اس سے کہے گی' نہ تو مجھ سے ہے اور نہ میں تجھ سے ہوں' اور جہنم اس سے کہے گا' میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے۔ اور تو میری اہل سے ہے

میرے قریب ہو جا' تو قسم ہے اللہ ﷻ کی یقیناً میں تجھے شدید ترین عذاب دوں گا۔ اس وقت اس کے لئے جہنم کا دروازہ مکمل ہو جائے گا۔ اور وہ تیز رفتار تیر کی مانند اس کے دروازہ میں داخل ہوگا اور اس کے دماغ پر ہتھوڑے مارے جائیں گے اور جہنم کے اس نچلے درجہ میں ہوگا جس میں فرعون' ہامان اور قارون ہونگے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تارک نماز کو زکوٰۃ دینا حلال نہیں' نہ اسے پناہ دو اور نہ اپنے پاس بٹھاؤ' کیونکہ اس پر آسمان سے لعنت اتری ہے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے پاس موت آئی۔ اور وہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا تھا۔ تو والدین کے حسنِ سلوک نے اس سے سکرات موت کو دور کر دیا۔

اور میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اسے زبانیہ یعنی دوزخ کے فرشتوں نے پریشان کر رکھا تھا۔ تو اس وقت ذکرِ حق سبحانہ وتعالیٰ کے وہ فرشتے آئے جن کا وہ دنیا میں حق سبحانہ کی تسبیح اور ذکر کرتا تھا۔ انہوں نے اُن سے اُسے رستگاری دلائی۔

اور میں نے امت کا ایک شخص دیکھا کہ عذاب کے فرشتے اسے گھیرے ہوئے تھے۔ تو اس کی نماز آئی اور اسے چھڑا لے گئی۔

اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کی زبان پیاس سے باہر نکل رہی تھی۔ جب بھی وہ حوض کی طرف آتا تھا تو ہجوم پانی تک پہنچنے نہ دیتا۔ اس وقت اس کا روزہ اس کے پاس آیا اور اسے پانی سے سیراب کیا۔

اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص کھڑا دیکھا' اور انبیاء کرام گردا گرد بیٹھے ہیں۔ اس وقت اس کا وہ غسل جو جنابت کے بعد نماز کے لئے کرتا تھا آیا اور اسے میرے پہلو میں لا کے بٹھا دیا۔

اور میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا جس کے آگے بھی تاریکی ہے اور اس کے داہنی طرف بھی تاریکی ہے اور اس کے اوپر بھی تاریکی ہے اور اس کے نیچے بھی تاریکی ہے۔ اس وقت اس کا حج آیا اور اسے تاریکیوں سے نکال کر نور میں داخل کر دیا۔

اور میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے بات کرتا ہے مگر

مسلمان اس سے بات نہیں کرتے‘ اس وقت اس کا صلۂ رحمی آیا اور کہا کہ
اے مسلمانوں اس سے بات کرو‘ کیونکہ یہ صلۂ رحمی کرتا تھا پھر مسلمان اس سے بات کرینگے اور اس سے مصافحہ سلام کریں گے۔
اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا کہ وہ آتشِ جہنم اور اس کی گرمی و شراروں کو اپنے منہ سے ہٹاتا ہے اس وقت اس کا صدقہ آیا اور اس کے چہرہ پر پردہ بن کر اس کے سر پر سایہ فگن ہو گیا۔ اور آتشِ جہنم سے اسے محفوظ کر لیا۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا‘ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام لَملَم ہے اس میں سانپ ہیں۔ ہر سانپ اونٹ کی گردن کی مانند ہے۔ اور اس کی لمبائی ایک ایک مہینہ کی مسافت کی برابر ہے۔ اس وادی میں تارکِ صلوٰۃ کو ڈستا ہے جس سے اس کا زہر اس کے جسم پر ستر سال تک جوش مارتا ہے اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام جُبُّ الْحُزْنِ ہے۔ اس میں بچھو ہیں ہر بچھو سیاہ خچر کی مانند ہے اس کے ستر ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے۔ وہ تارکِ صلوٰۃ کو ایک مرتبہ ڈنک مارتا ہے۔ تو اس کا زہر اس کے سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ اور اس کے زہر کی گرمی ایک ہزار سال تک رہتی ہے‘ اس کے بعد اس کی ہڈیوں سے گوشت جھڑتا ہے‘ اور اس کی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنمی اس پر لعنت بھیجتے ہیں نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ.
تو اے ضعیف و ناتواں بندے! جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے تجھ پر توبہ لازم ہے اور جان لو کہ حق تعالیٰ کی رضا بلاشبہ واضح و روشن ہے۔

باب دوم: شرابی کی سزا

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ شراب پر اور اس کے بیچنے والے‘ اور اس کے پینے والے اور اس کے خریدنے والے پر لعنت بھیجتا ہے۔
حضورِ اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا روزِ قیامت شراب پینے والے کو سیاہ منہ‘ جنسی آنکھیں اور اس کی زبان اس کے سینہ پر لٹکی ہوئی حالت کے ساتھ لایا جائے گا‘ اور خون کی مانند اس کے منہ سے لعاب بہتا ہوگا۔ اور روزِ قیامت تمام لوگ اسے پہچان لیں گے۔
لہٰذا نہ اسے سلام کرو اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت و مزاج پرسی نہ کرو اور جب وہ مر جائے تو

اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو' کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے نزدیک بت پرست کی مانند ہے۔

سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر یعنی شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے' تو جو دنیا میں شراب پیئے گا۔ اللہ عزوجل روزِ آخرت جنت میں جنتی شراب حرام فرما دے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کو جنتی خوشبو نہ پہنچے گی' حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے۔ ایک عادی شراب خور دوسرا والدین کا نافرمان' تیسرا زنا کار' اگر وہ توبہ نہ کرے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا' شرابی اپنی قبر سے مردار کی سڑاند کے ساتھ اٹھے گا۔ صراحی اس کی گردن میں لٹکی ہوگی' اور جام اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کے جسم میں سانپ اور بچھو بھرے ہوں گے۔ اسے آتشِ دوزخ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔ جس سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا۔ اور اس کی قبر جہنم کا ایک گڑھا ہے جو فرعون وہامان کے قریب ہے۔

بروایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ نے سے مروی ہے کہ فرمایا جس نے شراب خور کو ایک لقمہ کھلایا اللہ عزوجل اس کے جسم پر سانپ اور بچھو مسلط کرے گا۔ اور جس نے اس کی کوئی حاجت پوری کی بلاشبہ اس نے اسلام کو گرانے میں اعانت کی اور جس نے اسے قرض دیا بلاشبہ اس نے مسلمان کے قتل کرنے میں مدد کی' اور جس نے اسے اپنے پاس بٹھایا اللہ عزوجل اسے ایسا اندھا اٹھائے گا جس کی کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو شراب خوری کرے اس کا نکاح نہ کرو۔ اور اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی مزاج پرسی بھی نہ کرو۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے حقیقت یہ ہے کہ کوئی شراب نہیں پیتا مگر یہ کہ وہ توریت' انجیل' زبور' قرآن اور حق تعالیٰ کی نبیوں پر نازل کردہ تمام کتابوں کے ساتھ کفر کرتا ہے اور جو شراب کو حلال جانتا ہے وہ مجھ سے بیزاری کرتا ہے اور میں اس سے بیزاری کرتا ہوں۔

اللہ عزوجل اپنے عزت وجلال کی قسم کے ساتھ فرماتا ہے کہ جس نے دنیا میں شراب پی وہ روزِ قیامت شدید پیاس میں مبتلا ہوگا۔ اور اس کا دل پھکتا ہوگا اور وہ اپنی زبان اپنے سینہ پر نکالے ہوگا' اور جس نے میری خوشنودی کی وجہ سے ترک کیا میں اسے روزِ قیامت مقدس دن میں اپنے عرش کے نیچے جنت کی شراب پلاؤں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب شراب کا ایک گھونٹ پیتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور جب دوسری مرتبہ پیتا ہے تو اس سے ملک الموت نفرت کے ساتھ بیزاری کرتے ہیں اور جب تیسری مرتبہ پیتا ہے تو اس سے رسول اللہ ﷺ بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور جب چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو حفظہ یعنی کراماً کاتبین اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور جب پانچویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے جبریل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور جب چھٹی مرتبہ پیتا ہے تو اس سے اسرافیل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور جب ساتویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے میکائیل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں اور جب آٹھویں مرتبہ پیتا ہے تو اسے ساتوں آسمان بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور جب نویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے تمام اہلِ آسمان بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور جب دسویں مرتبہ پیتا ہے تو اس پر جنت کے تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور جب گیارھویں مرتبہ پیتا ہے تو اس پر جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب بارھویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے حاملین عرش بیزار ہو جاتے ہیں' اور جب تیرھویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے کرسی بیزار ہو جاتی ہے۔ اور جب چودھویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے حق تعالیٰ بیزار ہو جاتا ہے۔

اور جس سے تمام انبیاء وملائکہ علیہم السلام بیزار ہوں اور اسے رب العٰلمین بھی بیزار ہو' تو وہ بلاشبہ نافرمانوں کے ساتھ جہنم میں ہلاک ہوگا اور حق تعالیٰ جہنم میں اسے آگ کا پیالہ پلائے گا جس سے اس کی آنکھیں نکل پڑیں گے اور ہڈیوں سے تمام گوشت و پوست جھڑ جائے گا۔ اور جب وہ اس پیالہ کو پئے گا تو اس کے پیٹ کی تمام آنتیں کٹ کٹ کر اس کی شرمگاہ کی راہ نکل پڑیں گی۔ افسوس ہے شراب پینے والے پر کہ وہ کس طرح عذابِ الٰہی میں مبتلا ہوگا۔

حضرت اسماء بنت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جس کے پیٹ میں شراب گئی' اللہ ﷻ اس کی جانب سے کوئی نیکی چالیس دن تک قبول نہ فرمائے گا۔ اور اگر وہ چالیس دن کے اندر اندر مر گیا تو وہ کافر مرا۔ اور اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ ﷻ توبہ قبول کرنے والا ہے اور اگر وہ عادی شرابی ہے تو اللہ ﷻ کو اختیار ہے کہ اسے ''طِيْنَةُ الْخَبَال'' پلائے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ طِيْنَةُ الْخَبَال کیا ہے؟ فرمایا وہ جہنمیوں کی پیپ' لہو اور نچلہ ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شرابی مرے' تو اسے دفن کر دو' پھر اس کی قبر

کھول کر دیکھو۔ اگر تم اس کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا نہ پاؤ تو مجھے قتل کر دینا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی چار مرتبہ شراب پی لیتا ہے تو حق تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے اور سجین میں اس کا نام لکھ دیتا ہے تو اس سے نہ روزہ قبول کیا جاتا ہے نہ نماز نہ صدقہ مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے۔ اب اگر توبہ کرلی تو بہتر ہے ورنہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ کتنا برا ٹھکانہ ہے۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ زانی اور شرابی جہنم کی طرف قیامت تک گھسیٹے جاتے رہیں گے پھر جب وہ جہنم کے قریب ہو جائیں گے تو ان کے لیے جہنم کے دروازے کھل جائیں گے اور دوزخ کے فرشتے لوہے کے گرزوں سے اس کا استقبال کریں گے اور جہنم کے دروازہ میں دنیاوی دنوں کی گنتی کے برابر ان (گرزوں) سے ان کو مار لگائیں گے۔ اس کے بعد ان کو جہنم میں ان کے ٹھکانوں کی طرف دھکیلیں گے' تو جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ ہوگا جہاں بچھو ڈنک نہ مارے اور سانپ اس کے سر پر نہ ڈسے۔ چالیس سال تک یہی ہوتا رہے گا لیکن ہنوز وہ اپنے ٹھکانے تک نہ پہنچ سکے گا پھر آگ کی لپٹ اسے سر کے بل اٹھائے گی' اس وقت دوزخ کے فرشتے اس پر مار لگائیں گے تو وہ آگ کے گڑھے میں گر پڑے گا۔ جب بھی اس کے جسم کی کھال جل جائے گی تو ہم اسے دوسری کھال سے بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھے۔ اس کے بعد اسے شدید قسم کی پیاس لگے گی' وہ چلائے گا۔ ہائے پیاس لگی ہے ہمیں ایک گھونٹ پانی دو اس وقت دوزخ کے عذاب پر مقرر فرشتے کھولتے اور جوش مارتے پانی کا پیالہ سامنے کریں گے' جب شرابی پیئے گا تو اس کے چہرے کا گوشت گر پڑے گا۔ جب یہ ماءِ حمیم اس کے پیٹ میں پہنچے گا تو وہ اس کی آنتیں کاٹ ڈالے گا اور (آنتیں) شرمگاہ کی راہ نکل پڑیں گی' پھر وہ لوٹائی جائیں گی۔ جیسے کہ پہلے تھیں۔ پھر مار پڑے گی۔ تو یہ شرابی کے عذاب کی کیفیت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' روزِ قیامت شرابی اس حال میں لایا جائے گا کہ صراحی اس کے گلے میں لٹکی ہوگی اور طنبورہ اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ یہاں تک آتشِ جہنم کی سولی پر اسے لٹکایا جائے گا اس وقت ندا کرنے والا کہے گا' یہ فلاں بن فلاں ہے پھر اس کے بدن سے بدبو خارج ہوگی' سب اس پر لعنت کریں گے۔ اس کے بعد داروغۂ دوزخ سولی سے نکال کر آگ میں ڈال دے گا' تو وہ وہاں ایک ہزار برس تک پڑا رہے گا۔ پھر دوبارہ پکارے گا۔ ہائے مجھے پیاس لگی ہے پھر اللہ جل جلالہ' اس پر بدبودار پسینہ بھیجے گا' تو وہ پکارے گا اے رب جل جلالہ' مجھ سے اس پسینہ

کو دور کر دے' لیکن اس سے یہ بدبودار پسینہ دور نہ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ آگ اسے جلا کر راکھ کر دے گی۔ اس وقت اللہ ﷻ دوبارہ لوٹائے گا اور جدید آفرینش کے ساتھ آگ سے پیدا فرمائے گا۔ تو وہ ہاتھ پاؤں بندھے کھڑا ہوگا اور اس میں اس کے چہرے پر زنجیروں سے ابر (سایہ) کیا جائے گا پیاس کی دہائی دے گا تو اسے ماءِ حمیم پینے کو دیا جائے گا' بھوک کی فریاد کرے گا تو زقوم کھانے کو دیا جائے گا' جو اس کے پیٹ کو کھولا دے گا۔ داروغۂ جہنم کے پاس آگ کی جوتیاں ہوں گی' وہ اسے پہنائے گا جس سے اس کا دماغ کھول جائے گا۔ یہاں تک کہ ناک وکان کی راہ بھیجا نکل پڑے گا' اور اس کی داڑھیں چنگاریوں کی ہوں گی وہ اپنے منہ سے آگ کے شعلے خارج کرے گا۔ اور اس کی شرمگاہ سے اس کی آنتیں کٹ کٹ کر نکل پڑیں گی۔

اس کے بعد ایک ہزار سال تک آگ کے ایسے تابوت میں بند کر دیا جائے گا جس کا عذاب طویل اور دہانہ تنگ ہوگا' اس کی پیپ جاری ہوگی اور اس کا رنگ بدل جائے گا۔

بندہ کہے گا: اے میرے رب ﷻ! میرے گوشت و پوست کو آگ نے کھالیا۔ تو افسوس ہے اس پر جب وہ اس کی شکایت کرے' مگر رحم نہ کیا جائے گا اور جب پکارے گا تو جواب نہ دیا جائے گا۔

پھر وہ پیاس کی فریاد کرے گا تو داروغۂ دوزخ اسے پینے کے لئے حمیم دے گا جب وہ پیئے گا تو اس کی انگلیاں کٹ کر گر پڑیں گی' پھر جب اسے دیکھے گا تو اس کی آنکھیں اور رخسار گر پڑیں گے پھر ایک ہزار سال کے بعد تابوت سے نکالا جائے گا اور ایسے قید خانہ میں محبوس (بند) کیا جائے گا جس میں مٹکے کی مانند سانپ بچھو ہوں گے' جو اسے اپنے پاؤں سے پکڑ لینگے پھر اس کے سر پر آگ کا ڈھیر رکھا جائے گا۔ اور اس کے بدن کے جوڑوں پر لوہے کے حلقے چڑھائے جائیں گے اور اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور گلے میں طوق ڈال دیا جائے گا۔

پھر ایک ہزار سال کے بعد اس قید خانے سے نکالا جائے گا۔ اور عذاب دوزخ کے فرشتے اسے وادیٔ ویل کی طرف لے جائیں گے۔ ویل جہنم کی وادیوں میں سب سے زیادہ شدید گرمی کی وادی ہے جس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور وہ سانپ اور بچھوؤں سے بھری ہوئی ہے۔ اس وادی ویل میں اسے ایک ہزار سال تک رکھا جائے گا۔

اس کے بعد وہ ندا کرے گا یا محمد یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) تو حضور نبی کریم ﷺ اس کی

پکار کی سماعت فرمائیں گے' اس وقت حضور ﷺ عرض کریں گے۔ اے رب ﷻ! میری امت کے کسی شخص کی آواز جہنم میں سے آرہی ہے۔ اللہ ﷻ فرمائے گا۔

آپ کی امت کا یہ شخص دنیا میں شراب پیتا تھا اور بغیر توبہ کیے مر گیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے اے رب ﷻ! میری شفاعت سے اسے نکال دے اور اسے معاف فرمادے۔

تو اے بندو! گناہوں سے خدا کے حضور توبہ کرو اور اپنی غلطیوں اور خطاؤں کی اس سے معافی مانگو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شرابی! اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گا کہ اس کے ہونٹ سوجھے ہوئے ہوں گے اور اس کی زبان سینہ پر لٹکی ہوئی ہوگی۔ اور اس کے پیٹ میں آگ ہوگی جو آنتوں کو کھا جائے گی۔ تو وہ باآواز بلند چیخ و پکار کرے گا' ساری مخلوق' اس سے پناہ چاہے گی اور بچھو اس کی کھال اور گوشت کے درمیان ڈنک مارتے ہوں گے۔ اسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا خون کھول جائے گا۔ اور وہ دوزخ میں فرعون و ہامان کے قریب ہوگا۔

تو جس نے شراب کی ایک چسکی پی اللہ ﷻ اس کے جسم پر عذاب کے بچھو مسلط فرمائے گا اور جس نے شرابی کی کسی خواہش کو پورا کیا بلاشبہ اس نے اسلام کو منہدم کرنے پر اعانت کی اور جس نے شرابی کو قرض دیا بلاشبہ س نے مسلمان کو قتل کرنے پر مدد کی۔ اور جو شرابی کے پاس بیٹھا۔ اللہ ﷻ اسے بلا حیل و حجت کے اندھا اٹھائے گا اور جو شراب پیئے گا تو اس کی تم شادی نہ کرو' اور اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت اور بیمار پرسی نہ کرو۔

تو قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ کوئی شرابی نہیں شراب پیتا مگر یہ کہ توریت و انجیل و زبور اور قرآن میں وہ ملعون ہے اور جس نے شراب پی بلاشبہ اس نے تمام انبیاء پر خدا کے نازل کردہ تمام حکموں کے ساتھ کفر کیا۔ کافر کے سوا کوئی شراب کو حلال نہیں جانے گا۔ اور میں اسے بری و بیزار ہوں بلاشبہ شراب کا پینے والا پیاسا مرتا ہے' اور وہ ایک ہزار سال تک فریاد و فغاں کرتا رہتا ہے کہ ہائے میں پیاسا ہوں۔

قسم ہے اس ذاتِ برحق کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا۔ روزِ قیامت شرابی کو بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا۔ حق تعالیٰ اس وقت فرشتوں سے فرمائے گا۔ اسے پکڑلو' تو

اس کے منہ کے سامنے ستر ہزار یا کچھ زیادہ فرشتے بادل کی مانند چھا جائیں گے جس کے دل میں کتاب الٰہی کی ایک سو آیتیں ہوں گی اور اس نے شراب پی ہوگی تو روزِ قیامت قرآن کریم کا ہر ہر حرف اللہ ﷻ کے حضور آ کر مخاصمہ کرے گا اور جس پر قرآن نے مخاصمہ کیا بلاشبہ وہ ہلاک ہو گیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں ایک رات مسجد کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک کچھ عورتیں سرِ راہ روتی ملیں۔ میں نے ان سے کہا' کیا بات ہوئی ہے؟

انہوں نے کہا ہمارا ایک بیمار ہے ہم اسے بلاتے ہیں اور بار بار کلمہ شہادت کی تکرار کرتے ہیں مگر وہ کہتا ہی نہیں۔ تو اب آپ چل کر اس کا ثواب لیجئے اور کلمۂ شہادت کی تلقین فرمایئے۔

پھر میں نے اسے تلقین کی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے مگر وہ نہ بولا' میں نے اس کا اعادہ کیا' تو اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا کہ میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ کفر کرتا ہوں اور اسلام سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور اس کی روح نکل گئی۔

اس کے بعد میں اس کے پاس سے نکل آیا۔ اور عورتوں کو اس کا حال بتایا۔ اور میں نے اعلان کرایا کہ اے مسلمانو! نہ اس کی نماز جنازہ پڑھو' اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرو' اس لئے کہ یہ کافر ہو کر مرا ہے لوگوں نے اس کے گھر والوں سے پوچھا' یہ کیسے عمل کرتا تھا؟

انہوں نے بتایا کہ ہم اس کے کسی گناہ سے واقف نہیں۔ بجز اس کے کہ یہ شراب پیتا تھا۔ لہٰذا شراب' موت کے وقت ایمان کو سلب کر لیتی ہے۔

لہٰذا اے ضعیف و ناتواں بندے! اللہ ﷻ کے حضور میں جسم و روح کے متعلق منقطع ہونے سے قبل توبہ کرنی چاہئے۔ اور جو نافرمان و عصیاں شعار ہیں ان پر افسوس ہے کیونکہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے تو جب تک جسم میں روح کا علاقہ ہے اور علمِ وصال واضح و روشن ہے' توبہ میں سرعت و سبقت کرنی چاہئے۔ توبہ کرنے والوں کے لئے دروازہ کھلا ہوا ہے۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب بندہ توبہ کرتا ہے تو فرشتے آسمان کی طرف چڑھ کر عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب ﷻ! تیرا فلاں بندہ غفلت اور کھیل کود کی نیند سے بیدار ہو گیا ہے اور تیرے حضور عجز و انکساری کے ساتھ کھڑا ہو گیا

تو اللہ ﷻ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو اس کے انفاسِ حضرہ کے استقبال کے لئے آسمانوں اور زمینوں کو آراستہ کر دو اور اس کی توبہ کی قبولیت کے لئے توبہ کے دروازہ کھول دو۔ اس لئے کہ توبہ کرنے والے کی جان جبکہ وہ توبہ کرے میرے نزدیک زمینوں اور آسمانوں سے زیادہ عزیز ہے لہٰذا جس نے توبہ کو لازم کر لیا اور بارگاہِ الٰہی کی حاضری کو کھڑا ہو گیا تو اس کے گناہ کو نیکیوں سے میں بدل دیتا ہوں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

باب سوم: زنا کا عذاب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا' زنا سے بچو بلاشبہ اس میں چھ خصلتیں ہیں تین دنیا میں' تین آخرت میں۔ دنیا کی خصلتیں یہ ہیں کہ (۱) چہرہ سے وجاہت جاتی رہتی ہے اور (۲) فقر و محتاجی کو لاتی ہے اور (۳) عمر کو کم کر دیتی ہے۔ اور آخرت کی تین خصلتیں یہ ہیں کہ (۱) اللہ ﷻ کی ناراضگی' (۲) اور حساب کی سختی' (۳) اور دوائی جہنم کا موجب بناتی ہے۔

اللہ ﷻ فرماتا ہے یقیناً کتنا برا ہے جو ان کی جانوں نے ان کے لئے بھیجا ہے کہ اللہ ﷻ کی ان پر ناراضگی ہے اور عذاب میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' زانی روزِ قیامت اس حال میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہروں سے آگ بھڑکتی ہوگی' اور وہ شرمگاہوں کی بدبو سے لوگوں کے درمیان پہچانے جائیں گے۔ ان کو منہ کے بل جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ پھر جب وہ دوزخ میں داخل ہوں گے تو داروغۂ جہنم آگ کی قمیض پہنائے گا۔ اگر زانی کی اس قمیض کو اونچے اور مستحکم پہاڑ کی چوٹی پر ایک لمحہ کے لئے رکھ دیا جائے تو یقیناً وہ جل کر خاکستر ہو جائے۔ اس کے بعد داروغۂ جہنم کہے گا۔

اے عذابِ جہنم کے فرشتو! زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دو' جس طرح کے حرام کی طرف انہوں نے نظریں ڈالی ہیں' اور آگ کی زنجیروں سے ان کے ہاتھوں کو باندھو' جس طرح کہ یہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے۔ اور آگ کی بیڑیاں ان کے پاؤں میں ڈالدو' جس طرح کے یہ حرام کی طرف چلتے تھے فرشتگانِ عذاب کہیں گے۔

ضرور ضرور اسی طرح کرتے ہیں۔ تو وہ ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں سے اور پاؤں کو بیڑیوں سے جکڑ دیں گے اور آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دیں گے تو وہ چیخیں

گے کہ اے فرشتگانِ عذاب!

ہم پر رحم کرو ایک لمحہ کے لئے ہم سے عذاب کو کم کر دو۔ اس پر فرشتگانِ عذاب! ان سے کہیں گے ہم تم پر کیسے رحم کریں جب کہ رب العٰلمین تم پر غضبناک ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کیا' اللہ ﷻ اس کی آنکھوں کو جہنم کی آگ سے پر کرے گا۔ اور جس نے حرام کردہ عورت سے زنا کیا' اللہ ﷻ اسے اس کی قبر سے پیاسا' روتا' غمگین' سیاہ رو اور تاریکی میں کھڑا کرے گا اس کی گردن میں آگ کا طوق ہوگا۔ اور اس کے جسم پر قطران کا لباس ہوگا۔ اللہ ﷻ اس سے نہ کلام فرمائے گا اور نہ اسے پاک و ستھرا کرے گا اور اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو اس عورت اور اس مرد پر قبر میں اس امت کا نصف عذاب ہوگا' اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ ﷻ اس مرد کی نیکیاں اس عورت کے شوہر کو دے گا اور اس کی بدیاں اس کے ذمہ کرے گا۔ اور اسے جہنم کی طرف گھسیٹا جائے گا یہ جب ہے جبکہ اس کے علم کے بغیر ہو۔

لیکن اگر عورت کے شوہر کو معلوم ہو گیا کہ کسی نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ خاموش رہا' تو اللہ ﷻ شوہر پر جنت حرام کر دے گا۔ اس لئے کہ اللہ ﷻ نے جنت کے دروازہ پر لکھا ہے کہ "تو اس دیوث پر حرام ہے جو اپنی بیوی کی بدی پر جان بوجھ کر خاموش رہے" وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا بلاشبہ ساتوں آسمان زانی اور دیوث پر لعنت کرتے ہیں۔

بعض صحف آسمانیہ میں مرقوم ہے کہ زناکار مرد و عورت قیامت کے دن اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کے دونوں ہاتھ ان کی گردنوں کی طرف بندھے ہوں گے۔ عذاب کے فرشتے انہیں گھیرے ہوں گے اور وہ اعلان کریں گے کہ

"اے لوگو! یہ زناکار لوگ ہیں' جن کے ہاتھ گردنوں کی جانب بندھے ہوئے ہیں۔ اور ان کی شرمگاہوں پر آگ دہک رہی ہے پھر ان کی شرمگاہوں کو کشادہ کیا جائے گا اور ان کی شرمگاہوں سے نہایت بدبودار آگ کی بھاپ نکلے گی۔ اس وقت عذاب کے فرشتے کہیں گے یہ بدبو ان زانیوں کی شرمگاہوں کی ہے جنہوں نے زنا کیا اور بغیر توبہ کئے مر گئے۔ تو ان پر لعنت کرو' اللہ ﷻ ان پر لعنت کرے تو اس وقت ہر ایک نیک و بد شخص کہے گا' اے خدا زانیوں پر لعنت کر۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب معراج مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں نے کچھ مرد و عورتوں کو سانپ بچھوؤں کے ساتھ محبوس (قید) دیکھا' بچھو انہیں ڈنک مارتے' اور سانپ انہیں ڈستے تھے۔ ہر شرمگاہ کی جگہ ایک سوراخ تھا جس میں بچھو گھستے تھے اور ان سوراخوں میں گھس کر ڈستے اور گوشت کو کاٹتے تھے ان شرمگاہوں سے پیپ بہتی تھی جس کی بدبو سے دوزخی چیختے چلاتے تھے اور وہ ان کی اس چیخ و پکار سے بے نیاز تھے۔

میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ زانی و زانیہ' مرد و عورتیں ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مَنْ فَعَلَ اَهْلَ النَّارِ وَمَنْ غَضَبَ الْجَبَّارُ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مُحرمہ یعنی اجنبیہ عورت سے مصافحہ کیا وہ روز قیامت آگ کی زنجیروں سے اس کے ہاتھ گردن پر بندھے ہوئے آئے گا۔

اب اگر اس نے اس سے زنا کیا تو بارگاہِ رب العزت میں اس کی ران گویا ہوگی' اور کہے گی کہ میں نے فلاں جگہ فلاں مہینے فلاں کے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے اور اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا اور بغیر گوشت کے ہڈیاں رہ جائیں گی اس وقت اللہ عزوجل گوشت کو حکم دے گا' میرے حکم سے اپنی جگہ جم جا۔ تو وہ اس کے حکم سے لوٹ جائے گا اور زانی کا چہرہ غایت درجہ سیاہ بلکہ قطران سے زیادہ سیاہ ہو جائے گا پھر زانی مکابرہ کرے گا اور کہے گا

اے رب عزوجل! میں نے تو کبھی گناہ نہیں کیا۔ اس وقت اللہ عزوجل زبان کو حکم دے گا کہ گونگی ہو جا تو زبان گونگی ہو جائے گی پھر اس کے حضور اعضاء جوارح گویا ہوں گے۔ چنانچہ ہاتھ بولے گا' اے خدا میں نے حرام کی جانب ہاتھ بڑھایا' اور آنکھ کہے گی میں نے حرام کی طرف نظر ڈالی۔ اور پاؤں کہیں میں حرام کی طرف چل کر گیا' اور شرمگاہ پکارے گی میں نے فعلِ حرام کیا ہے حفظہ فرشتوں میں سے ایک کہے گا میں نے سنا ہے اور دوسرا کہے گا میں نے لکھا ہے اور زمین کہے گی میں نے دیکھا ہے۔

اس وقت اللہ عزوجل فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی' میں باخبر تھا مگر میں نے ستر پوشی کی۔ اے میرے فرشتو! اسے پکڑ لو' اور میرے عذاب میں اسے ڈال دو' اور میری ناراضگی کا اسے مزہ چکھاؤ۔ بلاشبہ میرا غضب اس پر بہت شدید ہے جس میں حیاء کم ہے۔

تو اے لغزش و عیوب والے بندے! جاگ اٹھ۔ کون ہے جو تیری طرف سے مرنے

کے بعد استغفار کرے اور کون ہے جو توبہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ ﷻ اپنے بندوں کی اس حالت کو پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنے حضور گریہ وزاری کرتا۔ اور اس کے حضور دعا میں ذوق وشوق رکھتا دیکھے۔ اس حالت میں اگر وہ سوال کرتا ہے تو اسے عطا فرماتا ہے۔ اور اگر دعا کرتا ہے تو اسے قبول فرماتا ہے۔

خبردار! خبردار! خبردار! بلاشبہ اللہ ﷻ فرماتا ہے گڑگڑا کر توبہ کرنے والوں کا حبیب ہوں۔ میں عاجز منقطع لوگوں کا ملجاء و ماویٰ ہوں اور میں مستغیثین کا فریادرس ہوں۔ تو کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عنایت فرماؤں! اور کون ہے جو مجھ سے توبہ کرے میں اسے قبول کروں۔ اور کون ہے جو میری طرف قصد کرے میں اسے عطا فرماؤں۔

میں کریم ہوں میری جانب سے کرم ہے میں جواد ہوں میری طرف سے جود ہے میں ہی دیتا ہوں خواہ وہ مجھ سے مانگے یا مجھ سے نہ مانگے۔ میری بخشش کے دروازے ہر خطا کار کے لیے کھلے ہوئے ہیں اس کے بعد حضور پر دعا

''اے ہمارے رب ﷻ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم فرمائے تو یقیناً ہم زیاکاروں میں سے ہوں گے۔''

باب چہارم: لواطت یعنی اغلام کا عذاب

اللہ ﷻ فرماتا ہے اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ (پ ۱۹ الشعراء ۱۶۵-۱۶۶)

''کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لئے تمہارے رب نے بیبیاں بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو۔'' (ترجمہ کنزالایمان)

حضور اکرم سید عالم ﷺ نے فرمایا: جس نے قوم لوط کا سا عمل کیا تو ایسا عمل کرنے والے اور جس کے ساتھ عمل کیا گیا دونوں کو قتل کر دو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لواطت کی حد و تعزیر یہ ہے کہ ایسا کرنے والے کو بلند و اونچی سطح سے گرایا جائے۔ پھر اس کے اوپر اتنے پتھر مارے جائیں کہ وہ مر جائے اس لئے کہ اللہ ﷻ نے قوم لوط کو آسمان سے پتھر مار کر ہلاک فرمایا۔

اور اگر لوطی شخص زمین بھر کے پانی سے غسل کرے تب بھی وہ نجاست سے پاک نہ ہوگا۔ جب تک توبہ نہ کرے اس لئے کہ شیطان جب مرد کو مرد پر سوار دیکھتا ہے تو عذاب کے خوف سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اور جب مرد مرد پر سوار ہوتا ہے تو عرشِ الٰہی جنبش میں آ جاتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ آسمان زمین پر گر پڑیں۔ اس وقت فرشتے آسمانوں کے کنارے پکڑ کر پڑھتے ہیں۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یہاں تک کے جبار و قہار کا غضب ساکن ہو جائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ ان کا گزر ایک آگ پر ہوا جو جنگل میں ایک مرد پر جل رہی تھی۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پانی لیا تا کہ اس سے آگ کو ٹھنڈا کریں۔ تو آگ نے نوعمر لڑکے کی صورت اختیار کر لی اور مرد آگ کی شکل بن گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رو کر بارگاہِ الٰہی میں مناجات کی اور کہا: اے رب عزوجل! ان دنوں کو ان کی اپنی اصلی حالت میں بدل دے تا کہ میں دیکھوں کہ ان دنوں کا گناہ کیا ہے؟ تو وہ آگ ان دونوں سے منکشف ہوگئی۔ دیکھا کہ ایک مرد ہے اور نوعمر لڑکا ہے پھر اس مرد نے کہا' اے عیسیٰ علیہ السلام! میں دنیا کی زندگی میں اس لڑکے سے محبت رکھتا تھا تو مجھ پر شہوت نے غلبہ کیا۔ یہاں تک کہ جمعہ کی رات میں نے اس سے بدفعلی کی اس کے بعد میں نے دوسرے دن بھی بدفعلی کی۔ اس وقت ایک شخص ہمارے پاس آیا۔ اس نے ہم سے کہا' خرابی ہو تمہاری! تم خدا سے ڈرو۔ اس وقت میں نے اس سے کہا مجھے نہ خوف ہے اور نہ ڈر ہے۔ پھر جب میں مرا اور یہ لڑکا مرا' تو اللہ عزوجل نے ہم پر آگ مسلط کر دی' جو ایک مرتبہ مجھے جلاتی ہے جب میں آگ بن جاتا ہوں تو میں اسے جلاتا ہوں۔ لہٰذا ہمارا یہ عذاب روز قیامت تک ہے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سات آدمی ہیں جن پر اللہ عزوجل لعنت فرماتا ہے اور روزِ قیامت ان کی طرف نظر نہ فرمائے گا اور ان سے فرمائے گا جہنمیوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ۔

(۱) وہ فاعل و مفعول جس نے قوم لوط کی مانند بدفعلی کی ہو۔ (۲) ماں اور اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے والا' (۳) اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنے والا' (۴) اپنی بیوی کی پشت پر جماع کرنے والا' (۵) اپنے ہاتھ (جلق) سے مادہ نکالنے والا۔ مگر یہ کہ توبہ کرے' (۶) اور وہ جو اپنے ہمسایہ کو ایذا دے۔

حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ابلیس ملعون سے دریافت کیا۔ مجھے بتا کہ تجھے کون سا عمل بہت پیارا ہے؟ ابلیس نے کہا مجھے لواطت یعنی اغلام سے زیادہ کوئی عمل پیارا نہیں ہے۔ اور اللہ عزوجل کے نزدیک مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے بدفعلی کرنے سے زیادہ مبغوض کوئی عمل نہیں ہے اور میرے نزدیک اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا۔ خرابی ہو تیری! تجھے کیوں یہ محبوب ہے؟ ابلیس نے جواب دیا۔ اس لئے کہ کوئی نہیں ہے کہ اس کی عادت ڈالے اور وہ اس سے ایک گھڑی صبر نہیں کر سکا کیونکہ حق تعالیٰ اس کے اوپر شدید غضب فرماتا ہے' اور جو کوئی اللہ عزوجل کو شدید غضب میں لائے تو اس پردہ توبہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم لوط کے عمل سے شغل کرنا' اور گدھے کے ساتھ دوڑ لگانا' مرغ بازی کرنا' اور بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہونا' اور کم تولنا' اور ڈنڈی مارنا یہ تمام افعال قوم لوط کے ہیں۔ افسوس ہے اس پر جو ایسا کرتا ہے ان کا گناہ' عورت کا عورت کے ساتھ' اور مرد کا مرد کے ساتھ بدفعلی کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے جب اپنے سروں سے حیاء کی چادر اتار دی' اور اللہ عزوجل کے سامنے معاصی کے ساتھ ظاہر ہو گئے تو اللہ عزوجل ان کو سر کے بل اوندھا کر دیتا ہے۔ اور نیچے کا اوپر اور اوپر کا نیچے تلپٹ کر دیتا ہے' اور آسمان سے ان پر پتھر برساتا ہے۔

حضرت امام جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن کی پڑھنے والی دو عورتیں آئیں' انہوں نے کہا کیا خدا کی کتاب میں عورت کا عورت سے مستی کرنے کا ذکر ہے؟ فرمایا ہاں ہے! وہ قومِ تبع کے تذکرہ میں ہے۔ اسی بناء پر اللہ عزوجل نے قومِ تبع کو ہلاک فرمایا۔ پھر حق تعالیٰ نے اپنے نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ اللہ عزوجل نے ان عورتوں کے لئے آگ کی جوتیاں' آگ کا لباس' آگ کی ہنسلیاں' آگ کا سرپوش' اور آگ کے موزے تیار کئے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ عورت جب دوسری عورت پر سوار ہو کر مستی کرتی ہے۔ تو اللہ عزوجل فرشتہ کو حکم فرماتا ہے کہ ان کے لئے آگ کی جوتیاں' آگ کا لباس اور آگ کے موزے تیار کرو۔'' اور ان سے بڑھ کر یہ کہ اس آگ میں جھونکی جائیں گی جو بچھوؤں سے بھری ہوئی ہے اور عورت کا اپنے پیچھے کے راستہ میں آنا لواطت سے بہت شنیع ہے۔ اسے کافر ہی عمل میں لا سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل اس گھر پر لعنت بھیجتا ہے جس میں مخنث داخل ہو۔ اور

حضور ﷺ نے فرمایا۔ اللہ عزوجل مردِ مخنث پر اور عورت کا مردوں کی مانند شکل وصورت اختیار کرنے والیوں پر لعنت فرماتا ہے۔

سید عالم مخبرِ صادق ﷺ نے فرمایا۔ قومِ لوط کا سا عمل کرنے والا جب کوئی مرتا ہے تو وہ اپنی قبر میں ایک لمحہ نہیں گزارتا کہ اللہ عزوجل ایک فرشتہ بھیجتا ہے جس کی ہیئت خطّاف کی مانند ہوتی ہے' تو وہ اسے اپنے پنجوں میں پکڑ کر لے اڑتا ہے اور قومِ لوط کی بستی میں جا کر ڈال دیتا ہے' تو وہ ان کے ساتھ جہنم میں سنگسار ہوتا ہے۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ ''اللہ عزوجل کی رحمت سے مایوس ومحروم ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روز قیامت ایسے بچے لائے جائیں گے جن کے سر نہ ہوں گے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا درآنحالیکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ کس نے تم پر ظلم کیا؟

تو وہ کہیں گے ہم پر ہمارے باپوں نے ظلم کیا ہے کہ وہ مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے تھے اور ان کی دبر میں مادہ خارج کرتے تھے۔ اس پر حق تعالیٰ فرمائے گا ان لوگوں کو جہنم میں لے جاؤ اور ان کی پیشانیوں پر لکھ دو کہ یہ میری رحمت سے محروم ہیں۔

تو اے بندگانِ خدا! تم خدا کی رحمت کی محرومی سے بچو' اور خطا وعصیاں سے حق تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار کرو' اس سے پہلے کے تمہارے اعضاء گواہی دیں۔ اور تمہاری زبانیں گنگ ہوں۔ وہ ملکِ الدیان' جس کی ہر آن نرالی شان والی ہے تم کو تمہارے ناموں سے پکارتا ہے۔

تو اے گنہگار بندو! اس کی طرف گریہ وزاری سے رجوع کرو' اور اس کے حضور گناہوں سے توبہ کرو۔ بلاشبہ وہ کریم' حلیم اور غفور رحیم ہے۔

باب پنجم: سود کھانے والے کا عذاب

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً (پ ۴ ال عمران ۱۳۰)

''اے ایمان والو! بڑھا کر سود نہ کھاؤ''

اور فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ۳ البقرہ ۲۷۸)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سود کو جتنا بھی ہو چھوڑ دو اگر تم مسلمان ہو۔ اب اگر تم نے ایسا نہ کیا' تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔'' (ترجمہ کنزالایمان)

مطلب یہ کہ سود کھانے والے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں اور اللہ عزوجل ان سے جنگ کرتا ہے تو خرابی ہوا سے جو اپنے اور حق تعالیٰ کے مابین جنگ برپا کرے اس پر حق تعالیٰ کا قہر وغضب ہو۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی' تو میں نے سر کے اوپر بجلی' رعد اور کڑک کی آواز سنی' اور کچھ مردوں کو دیکھا جن کے پیٹ ان کے آگے حجروں کی مانند تھے جو سانپ و بچھو سے بھرے ہوئے تھے اور ان کے پیٹوں میں گھوم رہے تھے۔

میں نے کہا اے بھائی جبریل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ سود خور لوگ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سود کھایا اگرچہ ایک ہی درہم ہو گویا کہ اس نے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سودخوار کو عذاب کے فرشتے ایسے دردِ سر میں مبتلا کریں گے جس طرح بخار والا دردِ سر میں مبتلا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے سودخوار اور دوسرے کو سودی مال کھلانے والے' اور اس ترغیب کو قبول کرنے والے' اور سود کو حلال جاننے والے اور دوسروں کو حلال بتانے والے' اور مانعینِ زکوٰۃ پر لعنت فرمائی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں چار باتیں عام ہو جائیں گی۔ سودخوری' خرید وفروخت میں جھوٹی قسمیں' کم ناپنا اور کم تولنا' تو جب یہ باتیں عام ہو جائیں تو ان میں امراض رونما ہو جائیں گے' اور اللہ عزوجل ان کو خونریزی کی مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا: اس دن رب العالمین کے حضور سب لوگ کھڑے ہوں گے سوائے سودخواروں کے کیونکہ وہ کھڑے ہونا چاہیں گے مگر مجنون اور مَخْبُوْطُ الْحَوَاس ہو کر گر پڑیں گے یہاں تک کہ تمام لوگ حساب وکتاب سے فارغ ہو جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سودی مال کھایا' اللہ عزوجل اس کے پیٹ کو جتنا مال کھایا ہے آگ سے بھر دے گا اگرچہ مال کو محنت کر کے کھایا ہو' اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اللہ عزوجل کی ناراضگی میں رہے گا جب تک کہ اس کے پاس ایک حبہ بھی سود کا باقی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونا سونے کے بدلے برابر برابر اور چاندی چاندی کے برابر برابر ہے۔ اور جتنا زائد ہو وہ اور زائد لینے والا دونوں جہنم میں ہوں گے۔

بلاشبہ سود نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے اور عبادتوں کو باطل کر کے خطاؤں کو عظیم تر بنا دیتا ہے۔ تو جو روزہ دار ہو اس سے افطار کرے' تو اللہ ﷻ اس کے روزہ کو قبول نہیں کرتا اور جس نے نماز پڑھی اور اس کے پیٹ میں سودی مال ہے تو اللہ ﷻ اس کی نماز قبول نہیں کرتا' اور اگر اسی مال میں سے صدقہ کیا تو اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا۔

سود خور کا جتنا وقت بھی گزرتا ہے قیامت تک اس کا ہر لمحہ خدا کی لعنت میں ہے لہٰذا حق تعالیٰ اس سے جنگ کرتا ہے' اور اس کی جانب نظر فرماتا ہے اور نہ اس سے کلام۔

تو اے بندے! اپنی ناتوانی پر اور خدا کی جنگ کرنے پر نظر کر۔ ہر مغلوب و مقہور شخص جہنم میں ڈالا جائے گا۔

کم تولنے اور ڈنڈی مارنے کا عذاب:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے اہلِ جہنم روزانہ پانچ مرتبہ پناہ مانگتے ہیں۔ اگر اس وادی میں پہاڑ ڈال دیا جائے تو وہ بھی اس گرمی سے پگھل جائے اس وادی میں نماز میں سستی کرنے والا' اور کم ناپنے والے اور کم تولنے والے لوگ قید کیے جائیں گے۔ تو افسوس ہے' جس نے ایسی جنت کو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے ایک دانہ یا دو دانے کے بدلے فروخت کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جنہوں نے کم تولا اور ڈنڈی ماری' قیامت کے دن سیاہ رو' زبان نکلی ہوئی آنکھیں پھری ہوئی ان کی گردن میں آگ کی ترازو لٹکی ہوئی' لائے جائیں گے' ان سے کہا جائے گا یہاں سے یہاں تک کے وزن کرو

تو انہیں دو پہاڑوں کے درمیان پچاس ہزار سال تک عذاب دیا جائے گا۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ جن کے چہرے روزِ قیامت کالے ہوں گے وہ کم ماپنے والے لوگ ہیں۔

پانچ گناہوں کا دنیاوی وبال:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! پانچ باتوں سے قبل پانچ باتوں سے بچو' (۱) جس قوم نے کم ماپا' اللہ ﷻ نے ان کو گرانی اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیا۔ (۲) اور جس قوم نے بدعہدی کی' اللہ ﷻ نے ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیا۔ (۳) اور جس قوم نے زکوٰۃ ادا کرنے میں روک پیدا کی' اللہ ﷻ نے ان کو بارش سے محروم کر دیا۔ اگر جانور چوپائے نہ ہوتے تو بارش کے ایک قطرے سے بھی وہ سیراب نہ ہوتے۔ (۴) جس قوم میں بدکاری پھیلی اللہ ﷻ نے ان پر طاعون مسلط کر دیا۔ (۵) اور جس قوم نے قرآن کے علاوہ فیصلہ دیا' اللہ ﷻ نے ان کو ظلم و ستم کا مزہ چکھایا اور ایک دوسرے کو ظلم و ستم کا آلۂ مشق بنایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ صراط کی شاہراہ پر آگ کی بیڑیاں ہیں' جس نے حرام کا ایک درہم بھی لیا' اس کے پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ڈالی جائیں گی جس سے صراط کے راستہ پر گزرنا دشوار ہو گا جب تک کہ اس درہم کا مالک اس کی نیکیوں میں سے اس کا بدلہ نہ لے لے۔ لیکن اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو وہ اس کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھائے گا اور جہنم میں گر پڑے گا۔

تو اے بندے! مالِ ظلم و حرام کو اس کے مالک کی طرف تم سے نیکیاں لئے جانے سے پہلے لوٹا دو۔

چوری کا عذاب:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی کا تھوڑا سا مال بھی چرایا قیامت کے دن اس مال کو اپنی گردن میں آگ کے طوق کی شکل میں لٹکا کر آئے گا۔ اور جس نے تھوڑا سا بھی مال حرام کھایا تو اس کے پیٹ میں آگ دھونکائی جائے گی' اور اس کی ایسی خوفناک آواز ہو گی کہ جس دن ساری مخلوق اپنی قبروں سے اٹھے گی سب کانپ جائیں گے۔ یہاں تک کہ احکم الحاکمین اللہ ﷻ لوگوں کے سامنے جو بھی فیصلہ فرمائے۔

تو اے کمزور ناتواں بندو! توبہ کے ذریعہ ان بیماریوں کا مداوا آج کر لو اور اللہ ﷻ سے دعا مانگو' شاید کہ وہ تمہیں ان بیماریوں سے شفاء عطا فرمائے۔ اور تم اس کی رحمت کے سزاوار بن جاؤ۔ اور عذاب میں واقع ہونے اور تمہیں ذلت و خواری اٹھانے اور تمہاری زبان گنگ ہونے اور تمہارے دل پر مہر لگنے سے پہلے تم اس کے قرب و فضل کے مستحق ہو جاؤ۔ لہٰذا سفرِ آخرت کے

لئے زیادہ سے زیادہ آج اپنا توشہ بنالو' کیونکہ توشہ کی قلت تمہیں کفایت نہ کرے گی۔

باب ششم: رونے پیٹنے کے عذاب میں

اللہ ﷻ فرماتا ہے: "یقیناً یقیناً ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی وارث ہیں" تو جس طرح قصاب کی ناراضگی اپنی بکری ذبح کرتے وقت مستحسن نہیں ہے اس طرح بندے کی موت کے وقت بندے کی ناراضگی اچھی نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس سے بری و بیزار ہوں جس نے جھوٹی قسم کھائی اور کپڑے پھاڑے اور چوری کی۔ اسے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا اللہ ﷻ فرماتا ہے: "وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ" (پ۱۹ الفرقان ۷۲) وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے فرماتے ہیں وہ نوحہ کرنا اور رونا پیٹنا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رونے پیٹنے والی عورتیں اپنی قبروں سے بکھرے بال پریشان حال اور گرد آلود اٹھیں گی' ان کے سروں پر خارش کا دوپٹہ اور اللہ ﷻ کی لعنت کے جوتے' اور قطران کے لباس ہوں گے اور اپنے ہاتھوں کو اپنی چھاتیوں پر رکھے چیختی چلاتی اور واویلا کرتی ہوں گی۔ اور فرشتے آمین کہتے ہوں گے۔ پھر جو اس نوحہ گری پر اجرت و مزدوری لی ہوگی' تو وہ نارِ جہنم کا حصہ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ واویلا کرنے والیوں اور اس کے سننے والیوں پر لعنت کرتا ہے۔ کسی بزرگ نے فرمایا کہ میں نے امام حسن بصری رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں کیا تمام مہاجر عورتیں اس قسم کی نوحہ گری کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! خدا کی قسم نبی کریم ﷺ کے دربار میں ایک عورت آئی جس کا باپ' جس کا بھائی' جس کا بیٹا غزوہ میں شہید ہو گیا تھا اور وہ روتی تھی' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

اے عورت! تجھے کیا مصیبت پہنچی ہے؟ اس نے کہا: میرے گھر کے تمام مرد شہید ہو گئے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تو صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے تو تیرے لئے جنت ہے۔ اس نے کہا خدا کی قسم! آج کے بعد میں کبھی نہ روؤں گی جبکہ میرے لئے جنت ہے حالانکہ اس زمانہ کی عورتیں چہروں کو نوچتیں' جیب و گریباں چاک کرتیں اور بالوں کو کھسوٹا کرتی تھیں۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ کو دو قسم کی بری آوازیں انتہائی مبغوض و ناپسند ہیں ایک کسی مصیبت کے وقت بین کرنے کی آواز دوسرے خوشی کے وقت گانے باجے کی آواز۔ اللہ ﷻ گانے والے اور بین کرنے والے پر لعنت کرتا ہے۔

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا۔ (پ۲۶ الذریٰت ۱۹) (ترجمہ کنزالایمان)

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں سے گانے والیوں کو خوشی کے وقت دیتے ہیں اور مصیبت کے وقت بین کرنے والیوں کو دیتے ہیں جب کوئی مرتا ہے تو اس کے اوپر بارِ قرض بھی ہوتا۔ اور اس کے پاس امانتوں کا مال بھی ہوتا اور اس کے ذمہ لوگوں کے مواخذے بھی وہ اپنی جانکنی کے وقت دہشت زدہ اور بوقت حضوری ربِ تعالیٰ مصیبت زدہ ہوتا ہے اور اپنے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا ہونے کی تمنا کرتا ہے اور شیطان اس کی قبر تک ساتھ آتا ہے' اور وہ اس کی قبر میں فرشتوں کو تنبیہ وتہدید کو سنتا ہے' جو اس کے گناہوں پر فرشتے اسے جھڑکتے اور اسے اس کے گناہوں کے سبب عذاب سے ڈراتے ہیں۔

تو اسے شیطان کہتا ہے' اے فلاں! تو مجھے پہچانتا ہے؟ قسم خدا کی! زیادہ کروں گا تیرے اوپر عذاب اور عقوبت کو زیادہ تیرے عذاب سے جہاں حساب کیا جاتا ہے بغیر گناہ کے جو تجھ سے صادر ہوئے۔ پھر اس کے گھر والوں کے پاس آتا ہے (اور کہتا ہے) اور کتنا ہی آسان ہے تمہارے مردے کے لئے تم پر اس کا ماتم۔ تو گویا وہ ماتم کا دلال ہے' فلاں آدمی کی طرح تم زیادہ ہو اور فلاں شخص کے مثل زیادہ رونا ہو' اور فلاں شخص کی مثل نوحہ ہو' فلاں کرنے والی کو بلاؤ اسے مال دو' اس کے بعد اہل میت کسی نوحہ کرنے والی کو اجیر بناتے ہیں' وہ روتی ہے بلا مصیبت کے' اور اپنے آنسو کو روپے کے عوض بیچتی ہے۔ زندہ اپنے گھروں میں فتنوں میں مبتلا ہوتے اور مردے اپنی قبروں میں عذاب پاتے ہیں' جو اجر و ثواب کو روکتے اور ان کے گناہوں کو عظیم بناتے اور مردوں پر متعدد سختیاں لاتے ہیں۔

لہٰذا اللہ ﷻ ان پر اور میت پر غضب فرماتا ہے اور میت کی قبر میں جہنم کے ستر دریچے کھول دیئے جائیں گے' جن سے سیاہ رنگ کے کتے میت کے پاس آ کر اسے جھنجھوڑ ڈالیں گے

اور عذاب کے فرشتے اس کے سر کو ٹھینگے اور مار لگائیں گے۔

مردہ کہے گا ہائے خرابی' یہ عذاب میرے پاس کہاں سے آ گیا؟ فرشتے کہیں گے یہ تیرے گھر والوں کی طرف سے تیری طرف ہدیہ ہے اس وقت مردہ کہے گا اے خدا ان کو میری طرف سے اچھی جزاء نہ دینا۔ اے خدا ان پر بھی ایسا ہی عذاب کرنا جس طرح کہ مجھے عذاب دیا جا رہا ہے فرشتے کہیں گے ان میں سے ہر ایک کو اتنا ہی عذاب لازمی دیا جائے گا۔

اس وقت دعائیں کرنے والے کہیں گے جنہوں نے مردے پر بین کیا' طمانچے مارے اور جیب و گریباں چاک کیا۔ ہمارے کون سے گناہ کے بدلے میں ہمیں یہ عذاب دیا جا رہا ہے؟ اس وقت اللہ ﷻ ان سے فرمائے گا تمہارا گناہ یہ ہے کہ تم نے ان سے عہد و پیمان لیا تھا کہ اپنے بعد مجھ سے جنگ نہ کرو گے' تو جنہوں نے اقارب کی وصیت پر معاہدہ کو بھلا دیا کہ اپنے رب ﷻ سے جنگ نہ کرو گے تو اللہ ﷻ ان پر عذاب فرماتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بین کرنے والی عورت اپنے مرنے سے ایک سال پہلے جب تک توبہ نہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جاتی کیونکہ اس کا گناہ عظیم ہے۔ اب اگر وہ بغیر توبہ کئے مر گئی تو وہ روزِ قیامت اس طرح کھڑی ہو گی کہ اس کے جسم پر قطران کے کپڑے اور خارش کا دوپٹہ ہو گا۔

کوئی شخص ایسا نہیں کہ کسی دوسرے کے گناہ کے پاداش میں عذاب دیا جائے۔ بجز مردے کے۔ کیونکہ مردے پر اس کے گھر والے بین کرتے وقت کہتے ہیں کہ اے ہماری عزت؟ اے ہماری وجاہت! تیرے بعد ہمارا کون مددگار ہے۔

اس وقت (فرشتے) مردے کو اس کی قبر میں بٹھاتے ہیں' اور ہر بات کے بدلے میں عذاب کے فرشتے مردے کو مار لگاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے جوڑ جوڑ الگ ہو جاتے ہیں۔ عذاب کے فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ تو ایسا ہی تھا جیسا کہ تیرے گھر والے کہتے ہیں؟ کیا تو ان کا رازق' ان کا امیر اور ان کا کفیل تھا؟

مردہ کہے گا' نہیں! خدا کی قسم! اے رب ﷻ میں کمزور ناتواں تھا' تیری ہی ذات پاک ہے' تو ہی مجھے رزق دیتا تھا۔ اور ان کو بھی رزق دیتا تھا۔ اس وقت حق تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھ پر یہ عذاب اس بناء پر ہے کہ تو نے ان کو اس سے باز کیوں نہ رکھا۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بین کرنے والوں کو جنت و دوزخ کے درمیان سر راہ روز قیامت کھڑا کیا جائے گا' ان کے چہروں پر آگ کا نقاب ہوگا' مردے کو فرشتے گھسیٹ کر لائیں گے' حق تعالیٰ ان کی ارواح کو ان کے جسموں میں لوٹائے گا اور ان کے ہاتھوں کو دراز کیا جائے گا عذاب کے فرشتے ان سے کہیں کے بین کرو جس طرح کہ تم دنیا میں مردے پر بین کرتے تھے اس وقت وہ کہیں گے آج ہمیں شرم آتی ہے۔ فرشتے ان پر مار لگاتے ہوئے کہیں گے

اے ملعونو! دنیا میں تم کو کیوں خدا سے شرم نہ آئی۔ کیا تم نہیں جانتے تھے کہ اللہ ﷻ تمہاری آوازوں کو سن رہا ہے اس کے بعد بین کرنے والے دوسری بات کہیں گے اس وقت اس کے پاؤں کٹ کر گر پڑیں گے۔ پھر وہ تیسری بات کہیں گے تو اس کے ہاتھ کٹ کر گر پڑیں گے تو وہ چیخیں گے ہائے میری خرابی اور مردہ کہے گا میرا گناہ کیا ہے؟ فرشتے کہیں گے تیرا گناہ یہ ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے تو ان کو منع کیوں نہیں کیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے اس پر مار لگائیں گے تو اس کے جسم پر کوئی عضو باقی نہ رہے گا' کٹ کر گر پڑیں گے۔ اور وہ اڑنے والے پرندہ کی مانند رہ جائے گا۔ اور جب بھی اس پر مار پڑے گی' تو وہ ایسی چیخ مارے گا کہ ساری مخلوق اس سے رو پڑے گی تو وہ برابر چیختا رہے گا اور اسے سات مرتبہ یوں ہی کاٹا جائے گا۔ اس کے بعد اگر وہ اہل خیر میں سے ہے تو اللہ ﷻ سے جنت میں بھیج دے گا۔ اور اگر وہ اہل نار میں سے ہے تو اللہ ﷻ اسے جہنم میں بھیج دے گا۔

پھر بین کرنے والوں کو آگ کا خنجر دیا جائے اور آگ کا لباس پہنایا جائے گا اور آگ کی ڈھال اور آگ کا خود اور آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی' اور عذاب کے فرشتے ان سے کہیں گے' اے ملعونو! اپنے رب ﷻ سے جنگ کرنے والو' تمہارا رب ﷻ آج تم سے جنگ کرتا ہے جس طرح کہ تم دنیا میں اس سے جنگ کرتے تھے۔ تاکہ آج تم دیکھ لو کہ کون مغلوب' ذلیل' خائف اور آگ میں جھونکا ہوا ہے؟

یہ سن کر نوحہ کرنے والے کہیں گے' ہائے خرابی۔ اس کے بعد ان کو جوان کے نوحہ میں شامل ہوئے' اور جو ان کے فعل سے راضی ہوئے سب کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا اور ان کو اوندھے منہ جھونا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نوحہ کے کلمے بولے اگر چہ وہ سات کلمے ہی ہوں' قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے سر پر قطران کی چادر' آگ کی قمیص اور اللہ ﷻ کی لعنت کے طوق ہوں گے' اور وہ اپنے سر پر ہاتھ مار کر کہے گا' ہائے میری خرابی' وہ فرشتہ جو لے جاتا ہوگا کہے گا' آمین۔ یہاں تک کہ وہ فرشتے داروغہ جہنم مالک کو سپرد کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ جہنم میں نوحہ کرنے والوں کی دو صفیں بنائے گا۔ ایک صف جہنمیوں کے داہنی جانب اور دوسری صف جہنمیوں کے بائیں جانب وہ جہنمیوں پر اس طرح بھونکتے ہوں گے جیسے کتے بھونکتے ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو گاتے ہوئے سنا تو انہوں نے کوڑے سے اتنا پیٹا کہ اس کے سر کی چادر گر پڑی' کسی نے ان سے عرض کیا' اے امیر المومنین کیا اس کی حرمت' یعنی پردہ نہیں ہے؟ فرمایا: نہیں! خدا کی قسم کیونکہ اللہ ﷻ ہمیں عورتوں کو گھر میں رو کے رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اور یہ عورتیں خدا کی نافرمانی کرتی ہیں اور حق تعالیٰ ہمیں جزع سے منع فرماتا ہے اور یہ عورتیں اس کے خلاف کرتی ہیں اور اس کی نافرمانی پر اجرتیں لیتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ کے ساتھ کفر کی تین خصلتیں ہیں جیب و گریبان کا چاک کرنا اور بالوں کا منڈانا۔ یا فرمایا: گالوں پر طمانچے مارنا' اور نوحہ گری کرنا بلاشبہ فرشتے نوحہ کرنے والے اور گانے والے مرد و عورت پر رحمت کی دعا نہیں کرتے اس لئے کہ اللہ ﷻ نائحہ اور مغنیہ' واشمہ اور مستوشمہ پر لعنت فرماتا ہے اور اپنے رخساروں پر طمانچے مارنے والوں پر' اور زور سے واویلا کرنے والوں پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ ﷻ نوحہ گروں اور اس کے سننے والوں سب پر لعنت کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے رخساروں پر طمانچے مارے' جیب و گریبان چاک کیا اور جاہلیت کے نوحہ گری کی مانند واویلا کی۔ اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (پ البقرہ ۴۵)

''اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک ضرور بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے نہیں'' (ترجمہ کنز الایمان)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کی پشت پر صراط قائم کی جائے گی گویا کہ وہ پل اس کی

داہنی اور بائیں جانب پر (درمیان میں) نصب کیا جائے گا تو اگر مسلمان نمازی ہے تو وہ اس کی داہنی جانب سے اسے پناہ میں رکھے گی اور اگر سختیوں پر صبر کرنے والا ہے تو اسے اس کی بائیں جانب سے پناہ میں رکھے گی' اور اگر وہ غیر نمازی ہے اور صبر کرنے والا نہیں ہے تو پل کو عبور کرتے وقت دونوں جانب سے جہنم کی آگ کے شعلے اسے جلائیں گے لہٰذا تم صبر و صلوٰۃ کے ذریعہ مدد چاہو تا کہ وہ تم کو آگ کی لپیٹ سے بچائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو منادی ندا کرے گا کون ہے وہ جس کا قرض اللہ ﷻ کے ذمہ ہے؟ مخلوق کہے گی ایسا کون ہوگا جس کا قرض اللہ ﷻ کے اوپر ہو۔ فرشتے جواب دیں گے' وہ شخص ہے جس کا دل حزن وملال میں مبتلا کیا گیا اگرچہ اس کی آنکھیں آنسو بہاتی ہوں' مگر وہ اللہ ﷻ کی خوشنودی میں صبر کر رہا ہو۔ تو جو کوئی ایسا ہو' وہ اس دن اللہ ﷻ سے اپنا اجر لے لے۔ تو بہت سی مخلوق مصیبتوں والی کھڑی ہو جائے گی۔ فرشتے کہیں گے' دعویٰ بغیر دلیل کے نہیں ہوتا ہے۔ تم ہمیں اپنا نامہ اعمال دکھاؤ تو وہ ان کے نامہ اعمال کو دیکھیں گے تو وہ جس کے نامہ اعمال میں خدا سے ناراضگی یا فحش کلامی پائیں گے کہیں گے بیٹھ جاؤ' تو صبر کرنے والوں میں سے نہیں ہے اور اسی طرح جب وہ عورت کے نامہ اعمال میں ناراضگی پائیں گے تو اس کے آگے نامہ اعمال پھینک دیں گے' اور صبر کرنے والے مرد وعورت کو فرشتے لے کر جائیں گے یہاں تک ان کو عرش کے نیچے لائیں گے اور عرض کریں گے'

اے ہمارے رب ﷻ! یہ تیرے صبر کرنے والے بندے ہیں۔ اللہ ﷻ فرمائے گا انہیں شجرۃ البلویٰ لے جاؤ تو وہ ان کو ایسے درخت کے پاس لائیں گے جس کی جڑیں سونے کی ہوں گی اور اس کے پتے چاندی کے' اور اس کا سایہ اتنا طویل ہوگا کہ سوا سو سال تک اس کے نیچے چلتا رہے' تو وہ انہیں اس کی سائے میں بٹھائیں گے اور اللہ ﷻ یکے بعد دیگرے بار باران پر تجلی فرمائے گا اور ان سے معذرت فرمائے گا جس طرح آدمی اپنے ساتھی سے معذرت کرتا ہے' اور حق تعالیٰ فرمائے گا'

اے میرے صبر کرنے والے بندو! میں نے جو تم کو بلاؤں میں مبتلا کیا تھا' اپنی بارگاہ میں تمہیں ذلیل وخوار کرنے کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ اپنے حضور میں تمہاری عزت وکرامت کے لئے ہے اور میں نے چاہا تھا کہ دنیا کے گھر میں بلاؤں کے ذریعہ تم سے تمہارے گناہ اور بوجھ کو

مٹاؤں' اور تمہیں بلند درجہ عطا فرماؤں جب بھی تمہیں اپنے اعمال میں بلائیں پہنچیں۔ تم نے میری وجہ سے صبر کیا اور مجھ سے حیا کرتے رہے اور میری قضا و قدر کو تم نے برا نہ جانا۔ تو آج میں تم سے حیا فرماتا ہوں میں تمہارے لئے میزان قائم نہیں کرتا اور نہ تمہارے نامہ اعمال کو کھولتا ہوں۔ ''بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بلا حساب پورا پورا اجر دیا جائیگا'' اور میں تمہارا حساب و کتاب نہیں لیتا اس کے بعد حق تعالیٰ فقراء کی طرف اعتذار میں فرمائے گا۔

اے میرے فقراء بندو! میں نے تم کو فقر کے ساتھ اپنے حضور میں ذلیل و خوار کرنے کے لئے مبتلا نہیں کیا تھا اور نہ میرے حضور میں دنیا داروں کی کوئی عزت ہے۔ میں نے دنیاوی ملکیت میں سے اگر کسی چیز کا کسی کو مالک بنایا تھا۔ تو میں اس سے ذرہ ذرہ کا حساب لوں گا اور میں اس سے پوچھوں گا کہ تو نے اسے کہاں استعمال کیا اور تو نے اسے کہاں سے حاصل کیا؟

لیکن اے فقیرو! میں نے تمہارے لئے پسند کیا کہ تمہارا حساب و کتاب ہلکا ہو۔ اور تم پورے پورے اجر و ثواب کو حاصل کرو' تو جس نے دنیاوی زندگی میں تمہیں ایک گھونٹ پانی پلایا' یا ایک لقمہ کھانا کھلایا' یا ایک کپڑا تمہیں پہنایا تو وہ تمہاری شفاعت میں ہے۔

اس کے بعد حق تعالیٰ اس عورت کی جانب' جس کا بچہ گم ہوا اور اس نے صبر کیا' اعتذار میں فرمائے گا' اے میری بندی! میں نے تیرے بچے کے عوض لوحِ محفوظ میں ایسا اجر و ثواب لکھا ہے۔ اس کے بعد میں نے اپنے حضور اس کو قبض کیا' تو تیرے دل نے جزع فزع نہ کیا۔ اور نہ تیرا سینہ تیرے لئے تنگ ہوا' تو آج میری رضا و خوشنودی کی تجھے بشارت ہو۔ اور اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے ابدی حیات والے گھر میں اکٹھی ہو جا' جس میں نہ موت ہے اور نہ وہاں سے کسی اور مقام کی طرف جانا ہے' وہاں نہ غم ہے نہ حزن و ملال۔

اس کے بعد حق تعالیٰ اندھوں' کوڑھیوں جذامیوں اور ہر بیماری والوں سے اعتذار میں فرمائے گا' آج تم انتہائی مسرت کے ساتھ خوش ہو جاؤ کیونکہ آج تمہیں ان کا پورا پورا اجر ملے گا۔ اس کے بعد ان کے لئے ایسے جھنڈے لہرائے جائیں گے جیسے بادشاہوں اور حاکموں کے جھنڈے لہرائے جاتے ہیں۔ تو جس نے کسی ایک بلاء پر صبر کیا اس کے لئے ایک جھنڈا ہوگا۔ اور جس نے دو قسم کی بلاؤں میں مبتلا ہو کر صبر کیا اس کے لئے دو جھنڈے اور جس نے تین قسم کی بلاؤں پر صبر کیا اس کے لئے تین جھنڈے نصب کئے جائیں گے۔ اور جس نے بہت سی بلاؤں

میں مبتلا رہ کر صبر کیا اس کے لئے اتنے ہی زیادہ جھنڈے نصب کئے جائیں گے۔

اس کے بعد فرشتے انہیں سوار کریں گے اور خود ان کے جلو میں ہونگے اور ان کے آگے جھنڈے لہراتے ہوں گے۔ یہ لوگ اس شان سے جنت کی طرف جائیں گے لوگ ان کی طرف دیکھ کر کہیں گے کیا یہ لوگ شہداء وانبیاعلیہم السلام ہیں؟

فرشتے ان سے کہیں گے واللہ! نہ یہ شہدا ہیں اور نہ نبی' بلکہ یہ وہ عام انسان ہیں جنہوں نے دنیا کی سختیوں اور بلاؤں پر صبر کیا ہے اور یہ آج کے دن نجات پائیں ہوئے ہیں۔ یہ سن کر لوگ کہیں گے' اے کاش ہم پر بھی شدید بلائیں واقع ہوتیں اور ہمارے گوشت کو قینچیوں سے کاٹا جاتا۔ تو ہم بھی انہی کے ساتھ یہ عزت ومنزلت پاتے۔ جب یہ لوگ اس شان کے ساتھ جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو فرشتے اس کے دروازہ پر دستک دیں گے۔ رضوان آ کر پوچھے گا' کون ہے؟ فرشتے رضوان سے کہیں گے' دروازہ کھولو!

رضوان ان سے کہے گا ان لوگوں کا کس وقت حساب ہوا ہے اور نجات پائی ہے؟ حالانکہ لوگ ابھی زمین پر کھڑے ہیں اور ابھی تک حق تعالیٰ نے کسی کے نامۂ اعمال بھی نہیں کھولے ہیں اور نہ میزان نصب کی گئی ہے؟

فرشتے کہیں گے' یہ صبر کرنے والوں کی جماعت ہے۔ جن پر کوئی حساب نہیں ہے' اے رضوان! ان کے لئے جنتوں کے دوازے کھولو' تاکہ یہ چین وآرام کے ساتھ اپنے محلوں میں بیٹھیں تو اس وقت رضوانِ جنت ان کے لئے دروازہ کھولے گا اور وہ لوگ اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہوں گے پھر ان سے خوشی ومسرت کے ساتھ تہلیل تکبیر کرتے ہوئے خدام ملاقات کریں گے۔ تو وہ پانچ سو سال جنت کی بلندیوں پر بیٹھے رہیں گے' اور لوگوں کا حساب وکتاب ہوتا دیکھتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔ **فطوبیٰ اللصابرین**

صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا عمل میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگا؟ فرمایا' صبر۔ تو جتنا کچھ اس نے صبر کیا ہوگا وہ سب اس کے سامنے صراط پر گزرتے ہوئے آجائے گا۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو صراط کو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز پائے۔ جس نے صراط کو اس حالت میں پایا' وہ ضرور ہلاک ہو جائے گا۔ اس

میں شک وشبہ نہیں کہ ہر انسان کو ایک جزیرہ کی چوڑائی کے برابر صراط معلوم ہوگی' اور کوئی اسے ایک ہاتھ کے برابر پائے گا اور کوئی چار انگل کے برابر۔ جیسا اس بندے نے شدائد اور مصائب پر دنیا میں صبر کیا ہے اور طاعت پر قائم رہا ہے اس کے مطابق صراط کو پائے گا۔

اور کوئی اسے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز پائے گا۔ ایسا وہ لوگ پائیں گے جن کو دنیا میں نہ صبر کی توفیق ہوگی اور نہ انکا دین ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بچہ مرتا ہے اور فرشتے اس کی روح کو لے کر جاتے ہیں تو اللہ ﷻ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! تم نے میری بندی کو کس حال میں چھوڑا ہے جبکہ تم نے اس کے بیٹے اور اس کے پھل کو چھینا ہے؟ حالانکہ حق تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔

فرشتے عرض کریں گے' اے ہمارے رب ﷻ! ہم نے اسے تیری بلا پر راضی اور نعمتوں پر شکر گزار پایا ہے اللہ ﷻ فرمائے گا' فرشتو! اس کے لئے میرے عرش کے نیچے سونے کا گھر بناؤ' اور اس کا نام "بیت الصبر" رکھو' دوسری حدیث میں ہے اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا ایک بچہ گم ہوا اور اس کے گم ہونے پر صبر کیا۔ اللہ ﷻ اس کے لئے احد پہاڑ کے برابر اس کے میزان میں اجر عطا فرمائے گا۔ اور جس نے دو بچوں کو گم کر کے ان کی گمشدگی پر صبر کیا' تو اللہ ﷻ اسے ایسا نور عطا فرمائے گا جو اس کے آگے چلتا ہوگا جو اس کے لئے موقف کی اندھیری میں روشنی دے گا اور جس کے تین بچے گم ہوئے اور اس نے ان کے گم ہونے پر صبر کیا تو اس سے جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جائے گا۔ جبکہ وہ جہنم پر سے گزرے گا۔ اور جس نے کسی ایک آنکھ کے ضائع ہونے پر صبر کیا تو وہ پہلا شخص ہوگا جو رب العزت کے وجہ کریم کی طرف نظر کرے گا۔ اور اللہ ﷻ نابیناؤں کے جسموں پر خلعت پہنائے گا۔ اور تمام اہل بلاء کے آگے ان کے جھنڈے نصب ہوں گے۔

اور جس نے دونوں آنکھوں کے ضائع ہونے پر صبر کیا۔ اللہ ﷻ اس کے لئے عرش کے نیچے گھر بنائے گا اور اس میں ایسی بادشاہت ہوگی جس کی کوئی تعریف کر سکتا ہے ہی نہیں۔

اور جس نے نماز کے اہتمام میں غسل اور وضو پر صبر کیا اللہ ﷻ اس کے جسم کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی لکھے گا' اور اللہ ﷻ اس کے غسل و وضو کے ٹپکے ہوئے ہر قطرہ سے فرشتے پیدا کرے گا۔ اور قیامت تک اللہ ﷻ کی تسبیح میں مشغول رہیں گے' اور ان کی تسبیح کا اجر اس کے لئے

ہوگا۔

اور جس نے لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر کیا اور اللہ ﷻ جہنم کی اذیت اور اس کے دھوئیں سے اسے باز رکھے گا اور جہنم میں ایک دروازہ ہے اس کا نام ''باب الشفی'' ہے اس سے کوئی داخل نہ ہوگا مگر ہر وہ آدمی جو اپنے غضب کو نہ دبا سکا ہے اور جس نے اپنے غضب وغصہ کو نہ دبایا، اور اللہ ﷻ کے عائد کردہ حق کو تلف کیا تو اللہ ﷻ اس پر اس دروازہ کو کھول دے گا۔ جب وہ صراط پر سے گزرے گا اور اللہ ﷻ اس شخص کی نیکیوں کو اس کے زائد اعمال میں لکھ دے گا جس کو اس نے ایذا پہنچائی ہے اور اس کی بدیوں کو اس کے نامہ اعمال میں منتقل فرما دے گا۔ حق تعالیٰ اچھا حکم دینے والا ہے۔

اور جس نے چھوٹے بچوں کے گم ہونے یعنی فوت ہونے پر صبر کیا اور اس نے اللہ ﷻ کی راہ میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہا تو اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ اور حق تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے اور اس چھوٹے بچے کو اس کے لئے حوض پر اللہ ﷻ ذخیرہ بنائے گا اور وہ بچہ قیامت کے دن جو پیاس کا بہت بڑا دن ہوگا، پانی پلائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن بھوکے پیاسے قبروں سے اٹھیں گے۔ تو جس کے لئے دنیا میں گرمی کے دنوں میں نفلی روزے ہوں گے اللہ ﷻ اس کے لئے جنت سے کھانے پینے کے دستر خوان بھیجے گا، اور اس کا وہ روزہ آئے گا اور حوض پر سے لوگوں کے اژدحام کو اس کے لئے ہٹائے گا۔ اور اسے خوب سیر ہو کر پانی پلائے گا۔

اور جن کا ایک ہی بچہ ہو اور وہ بلوغ سے پہلے فوت ہو گیا ہو تو وہ اس لئے جھگڑے گا اور سیراب کرے گا اگر اس نے اس کے فوت ہونے پر صبر کیا ہو، اللہ ﷻ سے ناراضگی اور اس سے لڑنے کے الفاظ منہ سے نہ نکالے ہوں۔ اس لئے کہ تمام مسلمانوں کے بچے حوض کے گرد حور وغلماں کے ساتھ ہوں گے۔ اور ان کے اوپر دیباج کے قبے اور نور کی قندیلیں یعنی پردے ہوں گے اور ان کے آگے چاندی کی صراحیاں اور سونے کے پیالے رکھے ہوں گے۔ وہ بچے اپنے ماں باپ کو پانی پلائیں گے

مگر جس نے اللہ ﷻ سے اس کے فوت ہونے کے وقت لڑنے جھگڑنے کے الفاظ منہ

سے نکالے تو اللہ ﷻ ان کے لئے اجازت نہ دے گا کہ وہ بچے ان کو پانی پلائیں۔

ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مسلمانوں کے بچے قیامت کے دن موقف میں مجتمع ہوں گے' اللہ ﷻ فرشتوں سے فرمائے گا ان سب کو جنت میں لے جاؤ' جب وہ جنت کے دروازہ پر کھڑے ہوں گے تو خازن جنت کہے گا'

اے مسلمانوں کے بچو مرحبا! تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تم پر کوئی حساب نہیں ہے اس وقت وہ بچے کہیں گے ہمارے ماں باپ کہاں ہیں؟

خازن جنت ان سے کہے گا تمہارے ماں باپ' تمہاری مانند نہیں ہیں اس لئے کہ ان کے ان پر گناہ' مطالبے اور بدیاں ہیں وہ حساب دیں گے اور مطالبے پورے کریں گے۔

بچے کہیں گے انہوں نے ہمیں گم ہونے یعنی مرنے پر آج کے دن کے ثواب کی خاطر صبر کیا ہے ان کی اس بات کا جواب خازن جنت ان کو نہ دے سکے گا۔ اور (بچے) ہم آواز ہو کر چیخ ماریں گے' اللہ ﷻ فرشتوں سے پوچھے گا' باوجود یہ کہ وہ ان کے اس چیخنے کو خوب جانتا ہے فرشتے عرض کریں گے'

اے ہمارے رب ﷻ! یہ مسلمانوں کے بچے کہتے ہیں ہم جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر اپنے ماں باپ کے ساتھ۔'' اللہ ﷻ فرمائے گا۔ ان سب کو بھی داخل کر دو تو بچے اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

تو صبر کرنے والوں کو خوشی ہو' کم دل' جزع فزع کرنے والوں کی خرابی ہو وہ اپنی دون ہمتی اور بے صبری سے کیسے اجر و ثواب کو کھوتے ہیں۔

اللہ ﷻ ہمیں اور آپ سب کو اس چیز کی توفیق مرحمت فرمائے جس سے اللہ ﷻ راضی ہو' اور ہمیں اور آپ سب کو اس کی ناپسندیدگی اور ناراضگی سے بچائے جو اس نے مقدر فرمایا ہے ہمیں اور آپ سب کو حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی محبت و مودت عطا فرمائے۔ جس سے وہ راضی و خوش ہو۔

ساتواں باب: زکوٰۃ نہ دینے والے کے عذاب میں

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو (ترجمہ کنزالایمان)

(پ ۱ البقرہ ۴۳)

فرمان باری ہے

اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ (پ ۹ الانفال ۴)

وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی (ترجمہ کنزالایمان)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جب نصاب کا مالک ہو اور وہ نصاب بیس مثقال سونا ہے تو وہ نصف مثقال کی زکوٰۃ دے اور جو چاندی کا مالک ہو تو اس کا نصاب دوسو درہم ہے اس کے اوپر زکوٰۃ فرض ہے جبکہ اسکے قبضہ میں سال گزر جائے اور جب اس پر سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ لازم ہو جاتی ہے اب اگر وہ زکوٰۃ نہ دے تو وہ تمام مال آگ کی سلاخیں بن جائے گا۔

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ○ (پ ۱۰ التوبہ ۳۵)

اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔ (ترجمہ کنزالایمان)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو اور اس نے زکوٰۃ نہ دی تو اس مال کو قیامت کے دن اژدھے کی صورت میں لایا جائے گا اس کی آنکھوں میں آگ دہکتی ہوگی اور اس کے دانت لوہے کے ہوں گے تو وہ اژدھا مانع زکوٰۃ کے پیچھے دوڑے گا اور اسے کہے گا: بخیل اپنا ہاتھ دے تا کہ اسے کاٹ کر جدا کر دوں۔ مانع زکوٰۃ بھاگے گا اس سے اژدھا

کہے گا گناہوں سے کہاں تو بھاگا تھا۔ پھر اسے پکڑ لے گا اور اس کے ہاتھ کو دانتوں سے قطع کردے گا۔ اور اسے نگل جائے گا پھر ہاتھ دوبارہ لوٹ آئے گا جیسا کہ پہلے تھا۔ اس کے بعد دوسرا بایاں ہاتھ قطع کرے گا۔ وہ درد سے ایسی چیخ مارے گا کہ موقف میں کھڑے لوگ کانپ جائیں گے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا۔ ہر بار دوبارہ اس کے ہاتھ کو قطع کر کے رکھا جائے گا اور وہ ہاتھ دوبارہ نمودار ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے رب ﷻ کے سامنے دونوں کٹے ہوئے ہاتھوں سے کھڑا ہوگا۔ اور اس سے سخت وشدید حساب لیا جائے گا۔ اس کے بعد جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

وہ شخص مال سے پوچھے گا' تو کون ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا وہ مال ہوں جس کی زکوٰۃ دینے میں بخل کیا تھا۔ میں آج تیرا دشمن ہوں اور میں تجھے ہمیشہ عذاب دیتا رہوں گا البتہ یہ کہ اللہ ﷻ تجھے معاف کردے' اور فقراء تجھ سے چشم پوشی کریں تو اسے آگ میں اس کے سر کے بل ڈالا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے' نہیں ہے کوئی ایسا جو بکریوں یا گایوں یا اونٹوں کا مالک ہو' اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دے مگر یہ کہ قیامت کے دن وہ اس سے زیادہ قوی ہو کر آئیں گے جبکہ وہ دنیا میں تھے' ان کے سروں پر آگ کے سینگ ہوں گے' وہ ان سینگوں سے اسے گھائل کریں گے اور اپنے ناخنوں سے اسے نوچیں گے یہاں تک کہ اس کا پیٹ چاک کردیں گے اور اسکی پیٹھ کو چھیل ڈالیں گے وہ فریاد کرے گا مگر کوئی فریاد کو نہ پہنچے گا اس کے بعد وہ درندے اور بھیڑیے بن جائیں گے اور اسے جہنم میں عذاب دیں گے۔

حکایت:

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ جوانی میں جاہل تھا اور زکوٰۃ نہ دیا کرتا تھا اور میرے پاس اتنی بکثرت بکریاں تھیں مگر میں ان کی زکوٰۃ نہ دیتا تھا۔ اتفاق سے ایک دن ایک محتاج آیا' اس نے مجھ سے اپنی حاجت وضرورت بیان کی۔ میں نے اس کو ایک بھیڑ دے دی۔ اس رات میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میری تمام بکریاں جمع ہیں اور وہ سب اپنی پیشانیوں سے مجھ پر حملہ کر رہی ہیں۔ اور مجھ پر سینگیں مار رہی ہیں۔ اور میں رو رہا ہوں' نہ میں بھاگنے کی قدرت پاتا ہوں اور نہ کوئی فریاد رس ملتا ہے اتنے میں وہ بھیڑ آئی جسے میں نے صدقہ میں دیا

تھا، تو وہ جم کران کو میرے پاس سے ہٹانے لگی اور وہ بھیڑ ان کو اپنے سینگ مار مار کر مجھ سے ہٹا دیتی ہے، مگر وہ بکریاں اپنی تعداد کی کثرت کی بناء پر غالب آجاتی ہیں کیونکہ وہ اکیلی تھی قریب تھا وہ بکریاں مجھے ہلاک کر دیتیں کہ میں بیدار ہو گیا۔ اور خوف سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے تھا۔

اس وقت میں نے دل میں ارادہ کیا کہ میں ضرور اس بھیڑ کی تعداد کو زیادہ کروں گا، تو میں نے اپنی تہائی بکریاں صدقہ کر دیں، اور میں نے زکوٰۃ نہ دینے سے توبہ کی۔ اس کے بعد میں نے ان صدقہ کی ہوئی بکریوں سے اور میرے ساتھ غیر صدقہ ہوئی بکریوں کی عداوت کے عجیب مظاہر دیکھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ پوری پوری ادا کر دی اسے آسمان دنیا میں کریم اور دوسرے آسمان میں جواد اور تیسرے آسمان میں مطیع اور چوتھے آسمان میں محفوظ، پانچویں آسمان پر مقبول اور چھٹے آسمان پر محفوظ اور ساتوں آسمان میں تمام اپنے گناہوں سے مغفور اور عرش پر حبیب اللہ کے ناموں سے پکارا جائے گا۔

اور جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دی اسے آسمانِ دنیا میں بخیل اور دوسرے میں شحیح اور تیسرے میں ممسک اور چوتھے میں مفتون اور پانچویں میں عاصی اور چھٹے میں منوع یعنی وہ شخص جس سے برکت چھین لی گئی ہو اس کے لئے برکت کا کوئی حصہ نہ مال میں ہو اور نہ نیکی میں اور ساتویں میں مطرود یعنی جس کی نماز مردود ہو قبول نہ کی جائے بلکہ منہ پر ماردی جائے، اسے ان ناموں سے پکارا جائے گا۔

مروی ہے کہ ایک خوبصورت جوان حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آیا وہ جوان اسی رات دلہن کو بیاہ کر لایا تھا، ملک الموت حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ جوان آپ کو سلام کرنے آیا۔ اس جوان کو دیکھ کر ملک الموت نے کہا:

اے داؤد علیہ السلام! آپ جانتے ہیں یہ کون شخص ہے؟ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ یہ جوان مسلمان ہے اور مجھ سے محبت رکھتا ہے، اس جوان نے اپنے گھر داخل ہونے کو اس سے پہلے محبوب نہ جانا کہ میرے پاس آ کر مجھے دیکھے اور سلام کئے بغیر جائے۔

ملک الموت نے کہا اے داؤد علیہ السلام! اس جوان کی زندگی میں صرف چھ دن باقی ہیں۔ یہ سن کر حضرت داؤد علیہ السلام کو بہت غم ہوا۔ مگر وہ جوان اس دن کے بعد سات مہینے تک زندہ رہا اور

وہ نہ مرا۔ جب ملک الموت حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے ملک الموت سے پوچھا' تم تو کہتے تھے کہ اس جوان کی عمر میں صرف چھ دن باقی ہیں مگر وہ اب تک زندہ ہے؟

ملک الموت نے کہا میں نے صحیح کہا تھا لیکن بات یہ ہے کہ جب چھ دن تمام ہو گئے تو میں نے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا' تا کہ میں اس کی روح نکالوں اللہ عزوجل نے فرمایا:

اے ملک الموت میرے فلاں بندے کو چھوڑ دو کیونکہ وہ شخص جب حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس سے باہر نکلا اور اس نے ایک لاچار فقیر کو پایا تو اس نے اپنی زکوٰۃ دے دی' اور وہ محتاج اس سے بہت خوش ہوا۔ اور اس نے اس کی درازیٔ عمر کی دعا کی' اور کہا کہ جنت میں حضرت داؤد علیہ السلام کا رفیق بنے تو میں اسے سے خوش ہو گیا۔ اور میں نے اس کے لئے اس چھ دن کو ساٹھ سال تحریر کر دیا اور اس پر دس سال اور بڑھا دیئے' لہٰذا تم یہ مدت پوری ہونے تک اس جوان کی روح کو نہ قبض کرنا' اور میں نے اس کے لئے لکھا ہے وہ جنت میں حضرت داؤد علیہ السلام کا رفیق ہو'

فَسُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡكَرِيۡمُ الۡوَهَّابُ .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزانہ آسمان سے بہتر (۷۲) لعنتیں اترتی ہیں جس میں سے ایک یہود پر اور دوسری نصاریٰ پر اور بقیہ ستر زکوٰۃ نہ دینے والوں پر پڑتی ہیں۔

ہر وہ شخص جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے' وہ صاحب مال رحمٰن کا حبیب ہے اور جب صاحب مال مر جائے اور وہ مال اس کے وارثوں کے قبضہ میں چلا جائے تو وہ ورثاء اس کی زکوٰۃ دیں یا نہ دیں فرشتے قیامت تک صاحبِ مال کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے اور وہ عذاب قبر اور عذابِ جہنم سے نجات میں رہے گا اور جنت میں داخل ہو گا۔

اور ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی وہ مالِ خبیث ہے اور اس کا مالک بھی خبیث ہے اس کا گناہ اس پر برابر بڑھتا رہے گا۔ اور قیامت تک یہ جاری رہے گا۔ اگر چہ وہ مال ایسے وارث کے قبضہ میں بعد کو پہنچ جائے جو اس کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔

کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو خوشدلی کے ساتھ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو' مگر یہ کہ وہ مال اس کی گردن میں نور کا ہار بن کر آئے گا۔ اور وہ نور قیامت کے دن مسلمانوں پر روشنی کرے گا یہاں تک کے وہ اس کے نور میں صراط پر سے گزر جائے گا' اور جنت میں اس لے جائے گا۔

اور کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو' مگر یہ کہ وہ مال آگ کا طوق

بن کراس کے گلے میں پڑے گا۔ اگر اس طوق کو دنیا میں ڈالا جاتا' تو یقیناً ساری دنیا اس سے جل جاتی اور دنیا کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے' اور اس کے دریا خشک ہو جاتے۔

ہم اللہ ﷻ سے اس کی ناراضگی سے پناہ مانگتے ہیں اور اللہ ﷻ سے قبول وغفران اور جہنم سے نجات کی دعا مانگتے ہیں۔ آمین۔

آٹھواں باب: جان کو قتل کرنے والے اور صلہ رحمی کو قطع کرنے والے کا عذاب

اللہ ﷻ فرماتا ہے جس نے قصد اور ارادہ کے ساتھ کسی مسلمان کو قتل کیا تو اس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اللہ ﷻ کا غضب اور اس کی لعنت اس کے اوپر ہوگی۔ اور اسکے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ خودکشی کرنا ہے اور جس نے اپنی جان کو چھری سے قتل کیا۔ فرشتے اس چھری سے جہنم کی وادیوں میں ابدالآباد تک برابر گھائل کرتے رہیں گے۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اور میری شفاعت سے محروم ہوگا۔

اور اگر اپنی جان کو کسی اونچی جگہ سے نیچے گرایا اور فوراً مر گیا' تو فرشتے ابدالآباد تک جہنم کی وادی میں اونچے ٹیلے سے اسے گراتے رہیں گے۔ اور خودکشی کرنے والے لوگ' آگ کے کنوؤں میں قید کیے جائیں گے اور اگر اپنی جان کو پہاڑ سے لڑھکایا اور مر گیا۔ تو وہ ہمیشہ آگ کی ٹہنی میں معلق رہے یہاں اور وہ اللہ ﷻ کی رحمت سے محروم و مایوس رہے گا۔

اور کسی جان کو ناحق قتل کیا تو یہ قتل کھلی گمراہی ہے اور فرشتے ہمیشہ ہمیشہ آگ کی چھریوں سے اسے ذبح کرتے رہیں گے جب بھی اسے ذبح کیا جائے گا تو اس کے حلق سے قطران کا سیاہ خون بہے گا۔ اس کے بعد وہ ایسا ہی ہو جائے گا اس طرح اس کا یہ عذاب ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اور قتل کرنے والے لوگوں کو جہنم کے کنوؤں میں مقید رکھا جائے گا۔ اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے' ہم اللہ ﷻ سے اس عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور یہی حال اس عورت کا ہے جو اپنے پیٹ کے بچے کو گرائے یعنی حمل ساقط کرے۔

اللہ ﷻ فرماتا ہے قیامت کے دن گرایا ہوا بچہ آئے گا اور اس کی آواز کڑک کی آواز کے مشابہ ہوگی اور وہ فریاد کرے گا کہ میں مظلوم ہوں اس کے بعد وہ اپنی ماں کو لے کر حاضر ہوگا اور کہے گا اے رب ﷻ! میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے مجھ کس بناء پر قتل کیا تھا۔ اللہ ﷻ بچہ کے گرانے والی ماں سے پوچھے گا؟ (پھر فرمائے گا) سن لے میں نے قتلِ نفس کو حرام قرار دیا ہے بجز کسی حق کے۔

اے میرے فرشتو! اس عورت کو داروغہ جہنم مالک علیہ السلام کے سپرد کر دو تا کہ وہ اے احزان کے کنوئیں میں قید کردے' تو فرشتے اس عورت کو جھڑکتے گھرکتے پکڑ لیں گے۔ کیونکہ فرشتے اس کے خلاف نہیں کرتے جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہوتا ہے پھر فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق وزنجیریں ڈالدیں گے اور منہ کے بل اسے جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ اور داروغہ جہنم احزان کے کنوئیں میں پھینک دے گا۔

وہ کنواں بہت عمیق ہے اور اس آگ سے بھرا ہوا ہے جس کا نام ''نارالنیار'' ہے جب جہنم سرد ہونے پر آنے لگتا ہے تو اس کنوئیں کا منہ کھول دیتے ہیں تو جہنم اس کی حرارت سے پھر تپنے لگتا ہے اس میں درندے' بھیڑیئے' سانپ اور بچھو ہیں جو معذبین (جہنمیوں) کو ڈستے ہیں' اور عذاب کے فرشتوں کے ہاتھوں میں آگ کے خنجر ہونگے' جس سے قاتلوں کو گھائل کریں گے۔ پچاس ہزار برس تک اللہ ﷻ اس کنوئیں میں رکھ کر اسے عذاب دے گا یہاں تک کہ اللہ ﷻ اس کے حق میں جو چاہے حکم فرمائے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اس جان کا قتل کرنا ہے جس کے قتل کو بغیر حق کے حرام قرار دیا ہے۔

کسی کے لئے حلال نہیں کہ بغیر حق کے جاندار کو اذیت پہنچائے اگرچہ چڑیا ہی ہو۔ جب انسان چڑیا سے شغل کرتا ہے' حتیٰ کہ وہ مرجائے' اور اسے بغیر حاجت کے ذبح نہ کیا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ دلوں کو پھاڑ دینے والی کڑک کی مانند اس کی آواز ہوگی' وہ کہے گی۔

اے رب ﷻ! میں سوال کرتی ہوں' اس نے بغیر ضرورت کے مجھے کیوں اذیت و عذاب پہنچایا' اور کس لئے مجھے مار ڈالا؟ اللہ ﷻ فرمائے گا قسم ہے اپنی عزت وجلال کی! میں تیرا

حق ضرور دلاؤں گا۔ جا کسی ظالم کا ظلم مجھ سے تجاوز نہ کرے گا۔ میں ضرور ہر اس شخص کو عذاب دونگا جس نے بغیر حق کے کسی جان کو عذاب وا ذیت دی' ورنہ میں خود ظالم ٹھہروں گا جبکہ ظالم سے مظلوم کو پورا پورا حق نہ دلاؤں۔ اس کے بعد حق تعالیٰ فرمائے گا۔

میں مَلِکُ الدیان ہوں' میں آج کے دن کسی پر ظلم نہ کروں گا قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی کسی ظالم کا ظلم مجھ سے تجاوز نہ کرے گا۔ اگر چہ ہاتھ کا طمانچہ ہو' یا ہاتھ کی مار ہو۔ یا ہاتھ سے ہاتھ کو مڑوڑتا ہو۔ میں آگ کے سینگوں سے اسے ضرور گھائل کروں گا۔ اور میں اسے لکڑی پر ضرور سولی دوں گا۔ اگر اس نے لکڑی چبھوئی ہے' اور میں ضرور سولی دوں گا' اگر اس نے پتھر سے زخمی کیا ہے' اور وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جس پر مظلوم کا حق ہے' جب تک اپنی نیکیوں سے اس کا حق ادا نہ کردے' اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں' تو وہ مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے گا اور جہنم میں جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ' اللہ ﷻ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' اور بغیر حق کے جان کو مارنا ہے۔ تو جس طرح میں اس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے اللہ ﷻ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اسی طرح میں اس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے جان کو ہلاک کیا ہے۔

تو جس طرح مشرک مُخلدُ فِی النَّار (ہمیشہ جہنم میں) ہے اسی طرح قاتلِ نفس بھی مُخلدٌ فِي النّار ہے' اور جس طرح اللہ ﷻ کا غضب مشرکوں پر شدید ہے اور جس طرح مشرک پر قیامت تک اللہ ﷻ لعنت بھیجتا ہے' اسی طرح قاتل نفس پر لعنت بھیجتا ہے اور جس طرح قاتل پر اللہ ﷻ کی لعنت واقع ہوگئی' تو وہ طبقات جہنم پر مارا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ جہنم کی درک اسفل تک دھنس جائے گا۔ اور جس طرح اللہ ﷻ نے مشرکوں کے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے' قاتل نفس کے لئے بھی اللہ ﷻ نے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے اسلئے کہ اللہ ﷻ نے فرمایا۔

ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خلدا فیھا و غضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما (پ ۵ النساء ۹۳)

''اور جس نے جان بوجھ کر مسلمان کا قتل کیا تو اس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ ﷻ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس کے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا

ہے۔" (ترجمہ کنزالایمان)

لیکن اگر کسی نے توبہ کر لی۔ تو اس کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (پ ۱۹ الفرقان ۷۰)

"اگر وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہ پکارا' اور کسی ایسی جان کو قتل نہ کیا جسے اللہ نے حرام کیا مگر حق کے ساتھ' اور نہ وہ زانی ہیں' اور وہ ایسا کریں' وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (یہاں تک) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا۔ اور نیک عمل کئے تو یہ وہ لوگ ہیں اللہ جن کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ غفور رحیم ہے۔"

اور جب کسی عورت نے ارادہ کیا اپنے نفس (بچہ) کے اسقاط کا' اس کے بعد اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور اللہ ﷻ کے حضور میں تضرع وزاری کی تو اللہ ﷻ قبول فرمالے گا کیونکہ اس کا ارشاد ہے' اور اللہ ﷻ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے"

اور جنین کی دیت (خون بہا) یعنی پیٹ کے بچہ کے ضائع کرنے کی دیت اگر چہ صورت بن چکی ہو' ورثاء کے لئے یعنی باپ بھائی کے لئے چھ سو درہم ہیں۔ ان سے اس کی دیت لی جائے گی' یا اللہ ﷻ کے لئے ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ہے۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا. (پ ۵ النساء ۹۲)

تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے تو وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ سب جاننے والا حکمت والا ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان)

مطلب یہ کہ ایک جان کے قتل کرنے میں ایک ہزار جانیں شریک ہوئی ہیں تو ان میں ایک پر قتل واجب ہوگا۔ اور ان سب کے اوپر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ ہوگا اور جس نے کسی مجبور

جان پر روٹی کے ٹکڑے یا ایک لقمہ یا ایک گھونٹ پانی سے پیاس کے وقت میں یا سختی کے وقت احسان کیا اور اپنے مسلمان بھائی پر فراخی کی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا اور گویا کہ اس نے اللہ ﷻ کی تمام مخلوق کی طرف احسان کیا۔

معاشرتی احکام:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو تم میں اپنی بیویوں، اپنے بچوں اور اپنے غلام و باندیوں کے حق میں اچھا سلوک کرتا ہے۔

اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی بیویوں اپنے بچوں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں کو مجاہد فی سبیل اللہ کا درجہ دیا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکوٰۃ کے بعد بہترین صدقہ وہ درہم ہے جو بندہ خود کو لوگوں سے سوال کرنے سے بچانے کی خاطر اپنے نفس پر خرچ کرے، اور وہ درہم افضل ہے جسے اپنی اولاد پر اور اپنے غلام و باندی پر لوگوں کی طرف حاجت کے لئے ہاتھ پھیلانے سے بچانے کی خاطر خرچ کیا جائے اللہ ﷻ ہمارے لئے اس کا اجر ستر گنا تک لکھے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حلال روزی کی تلاش میں مشقت کے ساتھ رات بسر کی تاکہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کے آگے سوال کرنے سے بچائے تو وہ رات اس کے لئے مغفور ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے قبضہ میں جو کچھ ہے، اسے لازم ہے کہ وہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرے یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں ایسا شخص ہوں کہ میرے پاس نہ بیوی ہے نہ بچے ہیں اور نہ میرا خاندان ہے سوائے مرغیوں کے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم نے ان کے دانے میں ایک دن بھی کمی کی تو اللہ ﷻ تمہیں محسنوں میں سے نہ لکھے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی عورتوں کے ساتھ لطف و مہربانی اور نرمی کو لازم کرو، تم نہ تو ان پر ظلم کرو اور نہ ان پر تنگی پیدا کرو، کیونکہ اللہ ﷻ اس عورت کی بناء پر غضب فرماتا ہے۔ جب وہ مظلوم ہو جیسا کہ یتیم کے لئے غضب فرماتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی اہل کے لئے بہتر ہو اور میں تم سب میں سے زیادہ اپنے اہل کے لئے بہتر ہوں۔

کریم کے سوا کوئی عورتوں کے ساتھ عزت و کرم سے پیش نہیں آتا۔ اور لعیم و بد بخت کے سوا کوئی عورتوں کے ساتھ اہانت و ذلت سے پیش نہیں آتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے مرد سے جس کا حساب لیا جائے گا۔ وہ اس کی نماز پر ہے اسکے بعد اس کی بیویوں اور غلام و باندیوں پر (حساب) ہے ان سے حسن معاشرت کے ساتھ پیش آنے کی وجہ سے حق تعالیٰ اسے بہت حسن جانتا ہے

اور عورتوں سے سب سے پہلے جس کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز پر ہے اس کے شوہر کے حقوق اور اس کے پڑوسیوں کے حقوق پر حساب ہوگا۔

ایک شخص نے آ کر عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں بد خلق آدمی ہوں' میں اپنی بیویوں کو اور اپنے گھر والوں کو اپنی زبان سے ایذاء دیتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کو ایذاء دینے والوں سے اللہ ﷻ نہ تو اس کا عذر قبول فرمائے گا اور نہ اس کی نیکیوں میں سے کسی نیکی کو' اگرچہ وہ ہمیشہ روزہ دار رہے۔ اور غلاموں کو آزاد کرے' اور وہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے ہوگا۔

اسی طرح وہ عورت جو اپنے شوہر کو ایذاء دے' تو نہ تو اس کی نماز قبول ہوگی اور نہ اس کی کوئی نیکی' جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کر لے' لہٰذا بھلائی کے ساتھ معاشرتی زندگی گزارو' کیونکہ حق تعالیٰ تم سے ایک دوسرے کے ساتھ قیامت کے دن سوال کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد پر واجب ہے کہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور اس کے ترک پر اسے مارے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے بارے میں اللہ ﷻ سے ڈرو' کیونکہ وہ تمہاری قیدی ہیں۔ تم نے انہیں اللہ ﷻ کے عہد و پیمان کے ساتھ حاصل کیا ہے اور اللہ ﷻ کے کلمہ کے ساتھ تم نے ان کی شرم گاہوں کا حلال بنایا ہے لہٰذا تم ان کے لباس اور نفقہ کی فراخی رکھو' تا کہ اللہ ﷻ تمہارے لئے عمروں میں برکت عطا فرمائے' جو تم چاہو گے' اللہ ﷻ تمہارے لئے کر دے گا۔

حکایت:

منقول ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ ﷻ کی جناب میں حضرت سارہ

پسلی سے پیدا کیا ہے کیونکہ تمام عورتیں حضرت آدم علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ اور پسلی ٹیڑھی ہوتی ہے۔ اب گر تم سیدھا کرو گے تو اسے توڑ دو گے' لہٰذا اس کی اسی حالت پر صبر کرو اور جیسی کچھ وہ ہے اسے برداشت کرو' مگر یہ کہ اس کے دین میں کوئی کوتاہی دیکھو۔

مرد پر بیوی کے حقوق:

شوہر پر اس کی عورت کے حق کے بارے میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' مرد پر اس کی اہل' اور اس کی باندی و غلام کے حقوق میں سے لازم ہے کہ وہ وضو اور اس کی نیت' تیمم' غسلِ حیض' غسلِ جنابت' غسلِ نفاس' حکم استحاضہ' فرائض وضو و نماز' اس کے سنن و آداب' اعتقادِ اہل سنت' ترکِ غیبت و چغلی' نجاست سے بچنے' بیہودہ باتوں سے خاموش رہنے ذکر و آداب میں مشغول رہنے' گناہ و بدی سے بچنے کے مسائل سکھائے

اگر مرد کا علم ان مسائل کے سکھانے سے قاصر ہے تو وہ دریافت کر کے ان کو سکھائے۔

اور اگر مرد نے ایسا نہ کیا تو عورتیں مرد کی اجازت سے ان مسائل کو معلوم کریں۔

اور مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے گھر والوں کو ان جگہوں سے روکے جہاں اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کا وعظ ہوتا ہو' تاکہ وہ اپنے دین کی باتوں کو جانیں اور دخولِ جہنم سے خود کو بچائیں۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہر مرد و عورت پر علم دین اور اس کے فرائض کا حاصل کرنا فرض ہے۔

گھر والوں سے حسن سلوک:

مرد پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی' بچوں اور باندی و غلام کے ساتھ حسنِ سلوک کے ساتھ پیش آئے' اور اس پر ان کا کھلانا' ان کا پہنانا اور اپنے دین کی باتوں کا سکھانا لازم ہے' اور یہ تمام امور حلال طریقہ سے ادا کرے۔ ان تمام باتوں میں سے کسی بات میں تفریط یعنی کوتاہی اس کے لئے حلال نہیں ہے' جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ

وَيَفْعَلُوْنَ مَايُؤْمَرُوْنَ. (پ۲۸ التحریم ۶)

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اس پر سخت کرّے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں (ترجمہ کنز الایمان)

اس آیۂ کریم میں اللہ ﷻ نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم سے بچائے۔ اور جتنے لوگ اس کے گھر میں ہیں ان کو بھی ایسا ہی بچائے جیسا کہ وہ اپنے کو بچائے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر بالا دست اپنے ماتحتوں کے بارے میں قیامت کے دن مسؤل ہے یعنی اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

منقول ہے کہ مرد سے اس کی بیوی اور اس کی اولاد کے بارے میں سب سے پہلے جو سوال ہوگا جبکہ وہ سب اللہ ﷻ کے سامنے موقف میں ہوں گے یہ ہوگا کہ وہ عرض کریں گے' اے ہمارے رب ﷻ! اس مرد کو ہمارے حق کے بارے میں مواخذہ کر کیونکہ اس نے ہمیں ہمارے دین کی باتیں نہ سکھائیں' اور ہمیں حرام روزی کھلاتا تھا' اور ہم بے علم تھے تو اسے حرام روزی کے کمانے پر پیٹا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کا گوشت جھڑ جائے گا۔ اس کے بعد انہیں میزان پر لے جایا جائے گا۔ اور فرشتے پہاڑ کے برابر مرد کی نیکیاں لائیں گے' تو عیال کا ایک شخص بڑھے گا اور وہ کہے گا میرا میزان کم ہے اور وہ اس کی نیکیوں میں سے لے لے گا۔ پھر دوسرا عیال کا شخص آئے گا وہ بھی اس کی نیکیوں سے اپنی کمی پوری کرے گا۔ غرضیکہ وہ سب اس کی نیکیاں لے جائیں گے۔ پھر وہ اپنے گھر والوں کی طرف منہ کر کے کہے گا میری گردن پر وہ مظالم رہ گئے ہیں جو تمہارے لئے میں نے اٹھائے۔

اور فرشتے کہیں گے یہ وہ ہے جس کے گھر والے اس کی تمام نیکیاں لے گئے اور یہ ان کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔ لہٰذا واجب ہے کہ حرام سے بچو' اور اپنی اہل کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔

صلۂ رحمی اور قطع رحمی:

صلۂ رحمی اور قطع رحمی کے بارے میں جو حدیثیں ہیں ان میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صلۂ رحمی رزق میں کشادگی کرتا اور عمر میں اضافہ کرتا ہے چونکہ رحم عرش سے متعلق

قطع

کردے جو مجھے قطع کرتا ہے۔ اس پر حق تعالیٰ فرماتا ہے' قسم ہے مجھے اپنے عزوجلال کی میں اسے ضرور صلہ دونگا جو تیرے ساتھ صلہ برتتا ہے' اور میں اسے ضرور قطع کردونگا' جو تجھ سے قطع کرتا ہے۔

حکایت:

صالحین بیان کرتے ہیں کہ ایک صالح نے بیان کیا کہ ایک مرد صالح عجم کا رہنے والا میرا دوست تھا اور مکہ مکرمہ میں رہا کرتا تھا اور طویل رات تک خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتا تھا۔ اور بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کرتا تھا۔ اس حال میں کئی برس گزر گئے تو میں نے کچھ سونا اسے امانت میں دیا۔ اور یمن کی طرف سفر کو چلا گیا۔ جب واپس آیا تو معلوم ہوا وہ فوت ہو گیا ہے۔ میں نے اس کی اولاد سے امانت کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا' تم جو کہہ رہے ہو ہمیں کچھ معلوم نہیں اور نہ ہمیں اس کا کچھ علم ہے تو میں غمزدہ ہو کر بیٹھ گیا۔

حضرتِ مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ مجھ سے ملے' انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے اے بھائی کیوں فکر مند ہے؟

میں نے انہیں سارا حال بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا: جب آدھی رات ہو جائے اور وہ رات جمعہ کی ہو اور مطاف میں کوئی شخص باقی نہ رہے تو رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکارنا' اے فلاں۔ اب اگر وہ شخص اللہ ﷻ کے نزدیک صالح اور مقبول ہے۔ تو اس کی روح تم سے بات کرے گی۔ اس لئے کہ تمام مسلمانوں کی روحیں رکن اور مقام کے درمیان اس رات کو جمع ہوتی ہیں۔

وہ بزرگ بیان کرتے ہیں کہ جب جمعہ کی رات آئی' تو آدھی رات کے بعد میں رکن و مقام کے درمیان کھڑا ہوا اور زور زور سے پکارا' اے فلاں تو مجھے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر جب صبح ہوئی تو میں نے حضرتِ مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا'

انہوں نے سن کر کہا" انا للہ وانا الیہ راجعون" وہ عجمی اہلِ نار سے ہوگا اب تم جاؤ' وہاں ایک کنواں ہے جس کا نام "برہوت" ہے' اس میں معذبین کی روحیں جمع کی جاتی ہیں' اور وہ کنواں جہنم کے منہ پر ہے۔ تو تم اس کنوئیں کے گوشہ پر کھڑے ہو کر آدھی رات کے وقت پکارنا' اے فلاں' تو وہ تم سے بات کرے گا وہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں اس کنوئیں کے پاس بیٹھ گیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ دو شخصوں کو لایا گیا ہے' اور ان دونوں کو اس

کنوئیں میں اتارا گیا ہے۔ وہ روتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں تو کون ہے؟

ایک کہتا ہے' فلاں ظالم کی روح ہوں۔ میں بادشاہ کا پہرہ دیا کرتا تھا۔ اور حرام کھاتا تھا۔ اور ملک الموت نے مجھے اس کنوئیں میں پھینک دیا' جس میں مجھے عذاب دیا جاتا ہے۔ او ردوسرے نے کہا' میں عبدالمالک بن مروان کی روح ہوں۔ میں مرد گنہگار ظالم تھا۔ مجھے اس کنوئیں میں عذاب کے لئے لایا گیا ہے۔

اس کے بعد میں نے ان دونوں کے چیخنے اور چلانے کی آوازیں سنیں۔ اور شدت خوف سے میرے جسم کے تمام رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ وہ بیان کرتے ہیں پھر میں نے اس کنوئیں میں نظر ڈالی اور زور سے پکارا' اے فلاں! تو اس نے مجھے ضرب عقوبت کے نیچے سے جواب دیا۔ لبیک (میں موجود ہوں) میں نے کہا اے بھائی! میری وہ امانت کہاں ہے جو میں نے تمہارے سپرد کی تھی؟ اس نے کہا' وہ امانت فلاں فلاں جگہ فلاں چوکھٹ کے نیچے مدفون ہے۔ میں نے پوچھا' اے بھائی! کس گناہ میں اس بدبختوں کے مقام پر لائے گئے ہو؟

اس نے کہا' اپنی بہن کی سبب سے۔ کیونکہ میری ایک بہن تھی جو محتاج تھی اور مجھ سے دور سرزمین عجم پر رہتی تھی۔ میں اس سے بے نیاز ہو کر اللہ ﷻ کی عبادت اور مکہ مکرمہ کی حاضری میں منہمک ہوگیا اور اتنے عرصے تک نہ میں نے اس کے کھانے پینے کی فکر کی اور نہ اس کی کچھ پوچھ گچھ کی۔ پھر جب میں مر گیا۔ تو اس نے مجھ سے پوچھا تو کیسے اسے بھول گیا' وہ برہنہ رہی' تو کپڑے پہنتا رہا۔ وہ بھوکی رہی' اور تو پیٹ بھر کے کھاتا رہا۔ وہ پیاسی رہی اور تو سیراب رہا قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی میں قاطع رحم پر رحم نہ کروں گا۔ لے جاؤ اسے برہوت کے کنوئیں میں ڈالدو' تو ملک الموت مجھے یہاں لے آئے۔ اب اس جگہ مجھے عذاب دیا جاتا۔

اے بھائی تم میری بہن کے پاس جاؤ اور مجھے معاف کرنے کی اس سے درخواست کرو' اور اس عذاب سے چھٹکارے کی تدبیر کرو' ممکن ہے کہ اللہ ﷻ مجھ پر رحم فرمائے۔ اس لئے کہ اللہ ﷻ کی جناب میں قطع رحمی' اور اس پر ظلم کرنے کے سوا' میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔

وہ بزرگ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں اس جگہ پہنچا جہاں اس نے امانت کو مدفون بتایا تھا۔ اور میں نے اسے کھودا' اور میں نے تھیلی موجود پائی جس میں میری امانت تھی' میں اسے لے کر عجم کے شہروں کی طرف روانہ ہوا۔ اور اس کی بہن کی بابت دریافت کیا۔ اور وہ مجھے ملی'

میں نے اس سے اول تا آخر سب ماجرا بیان کیا۔

وہ سن کر رونے لگی اور میں نے اس کے بھائی کے چھٹکارے میں اس سے کہا تو وہ اللہ ﷻ کی جناب میں قلت وحاجت کی شکایت کرنے لگی۔ اس پر میں نے کچھ دنیاوی مال اسے دیا۔ اور میں اسکے پاس سے چلا آیا۔ لہٰذا ہر مومن کو سزاوار ہے کہ وہ صلۂ رحمی کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں سونے' موتی' یاقوت' اور زبرجد کے محل دیکھے۔ جس کا ظاہر اس کے باطن سے' اور اس کا باطن اس کے ظاہر سے دکھائی دیتا تھا۔ میں نے پوچھا اے بھائی جبریل علیہ السلام! یہ منازل کن لوگوں کے ہیں؟

انہوں نے بتایا یہ گھر صلہ رحمی کرنے والوں' اسلام کے پھیلانے والوں' نرم گفتگو کرنے والوں' کھانا کھلانے والوں' یتیموں پر مہربانی و نرمی کرنے والوں' اور جب رات میں لوگ سوتے ہوں' تو اس وقت میں نماز پڑھنے والوں کے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ ﷻ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کیا تو اللہ ﷻ اسے اتنا اجر عطا فرمائے گا جتنا اجر اللہ ﷻ مجاہد فی سبیل اللہ کو اس کے شہید ہونے پر عطا فرماتا ہے

اور جس عورت نے اپنے شوہر پر ظلم کیا اور ناقابل برداشت اسے تکلیفیں دیں اور اسے ایذائیں پہنچائیں تو اس پر ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب لعنت کرتے ہیں اور وہ جہنم میں جائے گی

اور جس عورت نے اپنے شوہر کی اذیتوں پر صبر کیا' اللہ ﷻ اسے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ علیہا السلام اور عمران کی بیٹی حضرت مریم علیہا السلام کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اللہ ﷻ فرماتا ہے کہ وہی سب سے زیادہ سچی بات فرماتا ہے۔

جو شخص رحمی قرابت داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرے' اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے اس کا مال بڑھتا ہے اور اس کا گھر فراغ ہوتا ہے اور اس پر سکرات موت کے وقت آسان ہوتی' اور جنت کے دروازے اسے پکارتے ہیں کہ ہماری طرف آؤ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاطع رحم پر رحمت نہیں اترتی۔

ہم اللہ ﷻ سے محرومی پر پناہ مانگتے ہیں اور اللہ ﷻ سے قبول و غفران کی دعا کرتے ہیں۔ اور اس سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں جہنم سے امن و امان میں رکھے۔ آمین۔

نواں باب: والدین کی نافرمانی کے عذاب میں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر اللہ ﷻ کے علم میں زبان کے اندر ''اُف'' سے زیادہ سبک اور کمتر لفظ کوئی اور ہوتا تو اللہ ﷻ اُف کی بجائے اسے استعمال فرماتا (گویا کہ اُف سے زیادہ سبک کلام عرب میں دوسرا لفظ ہے ہی نہیں) چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا. (پ ۱۵ الاسراء ۲۳)

اگر تیرے سامنے والدین میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اف (ہوں) نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کلامِ عرب میں ''اف'' سے کمتر لفظ دوسرا ہوتا تو حق تعالیٰ ''فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ'' نہ فرماتا بلاشبہ اللہ ﷻ نے والدین کے ساتھ نصیحت میں مبالغہ فرمایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والدین کا نافرمان اگر روزہ رکھے اور نماز پڑھے' یہاں تک کہ وہ اس میں منفرد کی مانند بن جائے' مگر وہ اس حال میں مرے کہ اس کے والدین اس پر ناراض ہیں تو اللہ ﷻ سے وہ اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر شدید غضبناک ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والدین کے نافرمان اور ابلیس کے درمیان جہنم میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو آگ کی شاخوں پر لٹکے ہوئے تھے میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا' اے بھائی جبریل علیہ السلام! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا' یہ والدین کے نافرمان لوگ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے والدین کو گالی دی' تو جہنم میں اس کے سر پر گنتی میں اتنے قطرے گریں گے جتنے زمین پر آسمان سے پانی کے قطرے گرے ہیں۔ ہم اللہ ﷻ سے جہنم اور اس کے غضب اور ہر ایسے عمل سے پناہ مانگتے ہیں جس سے جہنم میں داخل ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اتنا کسی کے عذاب نے رنج وغم میں نہ ڈالا جتنا ماں باپ کے نافرمانوں کے عذاب نے مجھے رنج وغم میں ڈالا۔ میں جنت میں تھا وہاں میں مار اور عذاب

سے ان کی چیخوں کی آواز سن رہا تھا۔ میں نے ان کے رونے کی آواز سنی میرا دل ان پر شفقت سے بھر آیا۔ اور میں نے عرش کے نیچے سجدہ کیا اور اس جگہ ان کی شفاعت کی' اللہ ﷻ نے فرمایا:

اے محمد صلی اللہ علیک وسلم! آپ اپنے سر کو اٹھایئے' میں ماں باپ کے نافرمان کو جہنم سے اس وقت تک نہ نکالوں گا جب تک کہ ان سے ان کے ماں باپ راضی نہ ہو جائیں۔ اس کے بعد میں اپنی جگہ واپس آ گیا۔ اور ان سے بے پرواہ ہو گیا جب واپس آیا تو میں نے ان کی چیخ و پکار اور ان کا رونا سنا تو دوبارہ عرش کے نیچے جا کر میں نے سجدہ کیا۔ اللہ ﷻ نے فرمایا:

اے محمد صلی اللہ علیک وسلم! آپ اپنا سر اٹھایئے اور جو آپ مانگیں گے میں آپ کو عطا فرماؤں گا لیکن ماں باپ کے نافرمان کے سواء کیونکہ وہ جہنم سے نہ نکلیں گے جب تک ان کے ماں باپ راضی نہ ہو جائیں۔ پھر میں اپنی جگہ آ گیا۔ اور میں نے ان کو بھلا دیا۔ اس کے بعد میں نے پھر ان کی آہ وزاری اور رونا سنا تو میں نے عرض کیا:

اے خدا' مالک داروغۂ جہنم کو حکم دے کہ ان کے طبقہ کے درواز کو کھولے تا کہ میں ان کے عذاب کا معائنہ کروں کیونکہ میں ان کی چیخوں کی آواز سن رہا ہوں۔

رب العزت نے فرمایا: میں نے اسے حکم دے دیا ہے' اس وقت میں مالک کے پاس پہنچا' اس نے میرے لئے دروازہ کھولا تو میں نے بہت سے لوگوں کو آگ کی شاخوں پر معلق دیکھا' اور عذاب کے فرشتے آگ کے کوڑے ان کی پیٹھوں اور رانوں پر مار رہے ہیں۔ اور ان کے پاؤں کے نیچے سانپ اور بچھو دوڑ رہے ہیں جو انہیں ڈستے رہتے تھے۔ میں یہ دیکھ کر ان کی شفقت میں رونے لگا۔ اور میں نے تیسری مرتبہ عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کیا اور رب العزت نے فرمایا:

ان کا نکلنا بغیر والدین کی رضامندی کے نہیں ہے۔ اس وقت میں نے عرض کیا اے رب ﷻ! ان کے ماں باپ کہاں ہیں؟

اللہ ﷻ نے فرمایا جنت میں اپنی منزلوں میں ہیں۔ اور ان میں سے کچھ لوگ اعراف میں ہیں اور کچھ لوگ جنۃ الماوی میں ہیں اور کچھ ان کے سواء میں ہیں' پھر میں نے عرض کیا:

اے میرے معبود اور میرے مالک! مجھے پہچان عطا فرما ہر اس شخص کی جس کا والد جنت میں ہے تو اللہ ﷻ نے مجھے ان کی پہچان عطا فرمائی اور میں نے ان کے پاس پہنچ کر کہا' اگر تم اپنی اولاد کو دیکھو جو عذاب کے فرشتے ان پر مقرر ہیں۔ اور انہیں عذاب دے

رہے ہیں۔ میرا دل تو ان کے رونے اور چیخنے چلانے سے بھر گیا ہے' یہ سن کر ان کے آباء نے وہ بیان کیا جو دنیا میں ان کی اولاد سے ان پر گزرا تھا۔

اور ان کی ماؤں میں سے ایک نے تو یہ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ان کو عذاب میں ہی رہنے دیجئے' اس لئے کہ انہوں نے میری اہانت کی ہے اور مجھے گالی دی ہے اور میرا دل پاش پاش کیا ہے وہ دنیا اور مال پر قادر تھا اور میں بھوکی رات گزارتی تھی۔ وہ بیوی کو زرق برق لباس پہناتا تھا اور میں ننگی رہتی تھی'

اور دوسری نے کہا' انہیں چھوڑ دیجئے کہ وہ عذاب میں رہیں' اس لئے کہ میں اگر کوئی ان کے اصلاحِ حال کی بات کہتی تھی' تو وہ مجھے مارتے تھے اور مجھے اپنے گھر سے نکال دیتے تھے اور ایسا سلوک میرے ساتھ برابر کرتے رہے۔ اور جو کچھ بیتی ہے اس سے ان کے دلوں میں کینہ پڑ گیا ہے۔

یہ سن کر میں نے ان سے کہا کہ دنیا گزر چکی ہے' اور جو کچھ وہاں ہوا وہ بھی گزر چکا ہے' اب انہیں معاف کر دو اور ان سے درگزر کر دو' اس عزت میں کہ میں تمہارے پاس سفارشی ہو کر آیا ہوں۔ اس وقت اللہ ﷻ نے فرمایا:

اے میرے حبیب' اے محمد صلی اللہ علیک وسلم! آپ ان کے اوپر گرانبار نہ ہوں۔ قسم ہے مجھے اپنے عزوجلال کی میں جہنم سے ان کی اولاد کو نہیں نکالوں گا جب تک ان کے دل راضی نہ ہو جائیں اس وقت تک۔

میں نے عرض کیا' اے میرے رب ﷻ! انہیں حکم دے کہ وہ میرے ساتھ جہنم کی طرف جائیں تاکہ ان کے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں' شاید کہ انہیں ان پر رحم آ جائے تو اللہ ﷻ نے میرے ساتھ جانے کا انہیں حکم دیا تو وہ جہنم کی طرف آئے اور داروغۂ جہنم نے ان کے اوپر سے جہنم کے دروازہ کو کھول دیا۔

جب انہوں نے اپنی اولادوں کی طرف اور ان کے عذاب کی طرف دیکھا۔ تو وہ رونے لگے اور کہنے لگے' خدا کی قسم! ہمیں معلوم ہی نہ تھا کہ وہ اتنے شدید عذاب میں ہیں اور ہر ایک کی مائیں اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے لئے چیخ پڑیں اگر وہ والد تھا تو اپنی اولاد کے لئے چیخ پڑا۔ جب اولاد نے اپنے باپوں اور ماؤں کی آوازیں سنیں' تو ہر ایک رو کر اپنی ماں سے کہنے لگا

کہ اے اماں جان! آگ نے میرے جگر کو جلا دیا ہے۔ اے اماں جان! میں تم پر اس سے بہت آسان تھا اگر میں دھوپ میں بیٹھتا اور ایک گھڑی اس کی حرارت میں رہتا' تو تم اسے برداشت نہ کرتی تھیں۔ اے اماں جان اب تم میرے جسم اور میری ہڈیوں پر رحم نہیں کرتیں؟

یہ سن کر ان کے ماں باپ سب رونے لگے۔ اور کہنے لگے' اے ہمارے حبیب! اے محمد صلی اللہ علیک وسلم ان کے لئے شفاعت کیجئے۔ اللہ ﷻ نے فرمایا: میں ان کو ہرگز نہ نکالوں گا مگر تمہاری شفاعت سے۔ اس لئے کہ ان پر میرا قہر وغضب تمہاری وجہ سے ہے۔

تو انہوں نے عرض کیا' اے ہمارے معبود! اے ہمارے مالک! ہماری اولاد کو جہنم سے نکال کر ہم پر فضل واحسان فرما۔ اس وقت اللہ ﷻ نے والد والدہ سے فرمایا: کیا تم اپنی اولاد سے راضی ہو گئے؟

انہوں نے عرض کیا' ہاں۔ رب العزت نے فرمایا: ہر وہ شخص جس کا والد اس کے نکلنے سے راضی ہوا سے نکال دو' اور ہر وہ شخص جس کا والد اسے نکالنا نہ چاہے' اسے چھوڑ دو' کہ وہ عذاب میں رہے جب تک کہ میں جو چاہوں فیصلہ فرماؤں۔ تو انہوں نے ان کو نکال لیا۔

اور وہ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ تھے۔ پھر ان پر ''نہر الحیوۃ'' کا پانی بہایا گیا اور ان کے جسموں پر گوشت' جلد اور بال اُگے اور وہ جنت میں داخل ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں نماز کی اور والدین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ اس سے عمر میں افزونی (برکت) ہوتی ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' بے شک بندے کی عمر میں اگر تین سال باقی رہ گئے ہیں اور وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو اللہ ﷻ اسے تیس سال بنا دیتا ہے' اور جو اپنے والدین کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے' تو حق تعالیٰ اس کے تیس سال کو تین سال یا تین دن کر دیتا ہے

اور اہل وعیال اور عزیز واقارب کے ساتھ احسان کرنے سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور ان پر ظلم کرنے سے عمر اور رزق میں کمی ہوتی ہے

اور اللہ ﷻ غضب فرماتا ہے' اگرچہ اللہ ﷻ دنیا میں قاطع رحم کو سزا نہ دے مگر اپنے عذاب کو مرنے کے بعد تک مؤخر کر دیتا ہے' اور اس کی روح برہوت کے کنوؤں میں قید کر دی جاتی ہے' جو جہنم کے منہ پر ہے' اور قیامت تک وہیں مقید رہتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی بلاشبہ اس نے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ اور فرمایا والدین کے نافرمان کو جب اس کی قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے دباتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ اور قیامت کے دن جہنم میں لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب تین شخصوں پر ہوگا۔ (۱) والدین کا نافرمان' (۲) زانی اور (۳) مشرک باللہ

حکایت:

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں قبرستان گیا۔ میں نے ایک قبر دیکھی اس سے دھواں نکل رہا تھا پھر میں نے اس طرف غور سے دیکھا تو وہ قبر شق ہوئی اور اس سے سیاہ فام عذاب کا فرشتہ نمودار ہوا اور اس کے ہاتھ میں آگ کا گرز تھا جو ایک گدھے کے سر پر مارتا تھا' اور وہ گدھا' گدھے کی آواز میں چیختا تھا اس کے بعد وہ گدھا آگ کی زنجیروں کے ساتھ باہر آ گیا۔ پھر عذاب کے فرشتے نے اسے قبر میں داخل کر دیا۔ اور خود بھی اس کے پیچھے قبر میں چلا گیا۔ اور قبر کا شگاف قبر میں بند ہو گیا۔

مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا اور میں فکر میں پڑ گیا۔ پھر مجھے ایک عورت ملی' میں نے اس سے اس کے بارے میں پوچھا اس نے بتایا کہ یہ شخص زانی اور شرابی تھا۔ اس کی ماں اس سے جھگڑتی تھی اور اس نے اپنی ماں سے کہا ایسے چیخے جا جیسے گدھا چیختا ہے جب یہ مر گیا تو اللہ نے (ماں کی گستاخی پر) اسے قبر میں گدھے کی صورت کر دیا۔ اور ہر رات عذاب کا فرشتہ اسے اس قبر سے نکالتا ہے اور گرز مار کر کہتا ہے اے گدھے چیخ مار۔ اور اسے زنجیر کے ساتھ گھسیٹ کر نکالتا ہے اور پھر اسے قبر میں لے جاتا ہے اس کے بعد قبر اس پر مل جاتی ہے۔

ہم اللہ ﷻ سے نار سے' غضب جبار سے اور عمل اہلِ نار سے پناہ مانگتے ہیں لہٰذا مسلمان وہی ہے جو سختیوں پر' مشقتوں پر اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ اور قطعیتِ رحم اور دوری وعذاب سے ڈرتا رہے۔

دسواں باب: حُرمتِ غِنا دمزامیر ولطفِ ربّ قدیر

سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن عرش کے نیچے سے پکارا جائے گا۔ کہاں ہیں وہ

لوگ جو دنیا میں اپنی سماعت کو لہو و مزامیر اور باطل سے بچا کے رکھتے تھے تاکہ میں ان کو اپنی حمد اور اپنی ثناء سناؤں اور انہیں خبر دوں کہ ان پر نہ خوف ہے اور نہ غم۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے مزامیر کو باطل کرنے کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے بلا شک وشبہ اللہ ﷻ لیلۃ القدر میں مزامیر والوں کی طرف نظر نہیں فرماتا۔ یاد رہے شبابہ یعنی منہ سے سیٹی بجانا حرام ہے۔

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا۔ انہوں نے چرواہے کے مزمار کی آواز سنی تو اپنی انگلیوں سے اپنے کان بند کر لئے اور راستہ سے ہٹ گئے اور رفتار میں تیزی کر دی کچھ دیر بعد فرمایا:

اے نافع رحمۃ اللہ علیہ مزامیر کی آواز آنی بند ہو گئی؟ میں نے کہا ہاں۔ تو انہوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکال لیں۔ اور راستہ پر آ گئے اور فرمایا ایسا ہی میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے حضور ﷺ نے کبھی مزمار یا شبابہ کی آواز نہیں سنی۔

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَآءً وَتَصْدِيَةً ۔ اور کعبہ کے پاس کفار کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی (پ ۹۔ الانفال ۳۵) (ترجمہ کنز الایمان)

مفسرین فرماتے ہیں کہ مُکاء یعنی ''شابہ'' ہے اور ''تصدیہ'' تالی بجانا اور گانا ہے وہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ مسجدِ حرام میں گاتے صفیرِیؔ شبابہ کے ساتھ بجاتے تھے جب مشرکوں کی عید کا دن ہوتا۔ حق تعالیٰ نے ان کی مذمت کی اور ان کے فعل کو برا کہا اور اس فعل پر ان کے لئے عذابِ الیم کا خوف دلایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجا بجانے والے اور اس کے سننے والے دونوں ملعون ہیں۔ تو جس نے دنیا میں گانے بجانے کو سنا وہ جنت کے مطربات کو کبھی نہ سنے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز نو سو مزامیر کی آواز کے برابر ہو گی۔ وہ مشاہدہ حق کے دن زبور کی تلاوت کریں گے تو اے مسلمانو! جنت کی طرب کی خاطر دنیاوی طرب کو چھوڑ دو۔ اللہ ﷻ نے فرمایا:

لَهُمْ مَا يَشَآءُوْنَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ. ان کے لیے اس میں جو چاہیں اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ (پ ۲۶ ق ۳۵) (ترجمہ کنز الایمان)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور جہنمی جہنم میں، تو موت کو ایک خوبصورت شکل میں لایا جائے گا۔ اور منادی پکارے گا

اے جنتیو! چڑھ کے دیکھو۔ تو وہ سب کے سب چڑھ کر دیکھیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا کیا تم جاننا چاہتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں۔

ان سے کہا جائے گا یہ وہی موت ہے پھر جنت ودوزخ کے درمیان اس ذبح کر دیا جائے گا۔ اور منادی پکارے گا جنتیو! جنت میں ہمیشہ کے لئے رہو اب موت نہیں ہے اور جہنمیو! تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ہو اب موت نہیں ہے۔

اس وقت دوزخیوں پر بڑی حسرت ہو گی اور وہ روتے ہوئے لوٹیں گے اور اہل جنت بے انتہا خوشی میں ہوں گے اور اپنے اپنے محلوں کی طرف لوٹ جائیں گے۔ پھر اللہ ﷻ ان کے لئے حورعین گانے والیوں کو بھیجے گا اور وہ جنت کے باغوں میں سفید موتی کے ایوان میں جس کا طول سو برس کی راہ اور جس کا عرض پچاس برس کی راہ ہو گا بیٹھیں گے۔

اور تمام عورتیں سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس اور مرد نبی کریم ﷺ کے پاس دوسرے ایوان میں ہوں گے۔ اور ان کے لئے مراتب ومسانید نصب کئے جائیں گے، اس کے بعد حورعین آگے بڑھیں گی۔ ان کے لئے حمد الٰہی ایسی آواز سے گائیں گی کہ اس سے بہتر کسی سننے والے نہ سنا ہو گا۔ اور اس میدان میں درخت ہوں گے اور درخت کی ہر شاخ میں مزامیر ہوں گے، ان مزامیر کی تعداد نوے (۹۰) ہو گی، اور فرشتے ان درختوں کو حور کے آگے نصب کریں گے حق تعالیٰ حورعین سے فرمائے گا۔

میرے ان بندوں کو گانا سناؤ جنہوں نے دنیا میں میری خاطر مطربات سے اپنے کانوں کو بچائے رکھا ہے، اور دنیا میں میرے کلام اور رسول ﷺ کی حدیثوں سے لذت رکھی ہے آج ان کے لئے خوشی اور میرے قرب کی کرامت ہے، غرضیکہ حورعین ان کے لئے حق تعالیٰ کی تسبیح وتحمید وتوحید کے ساتھ گائے گی۔ اور ان مزامیر پر عرش کے نیچے سے ہوا پہنچے گی۔ اور تمام لوگ طرب عظیم اور قرب وصال کی خوشی میں جھومنے اور مسرور ہونے لگیں گے۔ اور فرشتے سونے کی کرسی جس پر سونے سے مراتب کڑھے ہوں گے، پیش کریں گے۔ اور اس پر سبز سندس اور استبرق کے برابر کے گدے ہونگے، اور وہ ان کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے۔

فرشتے کہیں گے' حق تعالیٰ نے تمہارے بارے میں فرمایا ہے کہ رقص سے تمہارے اعضاء نہ تھکیں گے۔ یہ بدلہ ہے دنیا میں تمہاری ان مشقتوں کا جو نماز و عبادت میں اٹھاتے تھے۔ ان کرسیوں پر بیٹھو یہ کرسیاں آنکھ کی پلک جھپکنے پر تمہارے ساتھ جھک جائیں گی۔ چونکہ ان میں روح اور بازو ہیں۔ تو وہ لوگ ان کرسیوں پر بیٹھیں گے اور پلک جھپکنے کی مقدار پر ان کے ساتھ جھومیں گی اگر جنت کے گانے خفیف ہوں گے تو ان کا جھومنا بھی خفیف ہوگا۔ اور وہ خوشی سے اپنے وجود سے بے نیاز ہوں گے۔

اور اللہ ﷻ ان کو ان کے درجات کے مطابق اپنے پاس سے خلعت فرمائے گا' اور ان پر نور رحمن سے حزین و مرصع سونے کی پٹی کے ساتھ خلعت ہوگی۔ اور اس پٹی کے وسط میں " بسم اللہ الرحمن الرحیم " لکھا ہوگا اس خلع میں حرفوں میں لکھا ہوگا۔ کہ یہ فلاں بنت فلاں یا فلاں بن فلاں کی خلعت ہے۔ جب ان کے جسموں پر خلعت پہنائی جائے گی۔ تو وہ تکبیر و تہلیل کریں گے۔

اور حق تعالیٰ ان پر ایک ایک مرد ایک ایک عورت پر سلام فرمائے گا۔ اور ان سے فرمائے گا' مرحبا اے میرے بندو! اے میرے اطاعت گزارو! میں تم سے راضی ہو گیا۔ تم بھی مجھ سے راضی ہو گئے؟

اس پر وہ سب عرض کریں گے اے ہمارے رب ﷻ! تو ہی حمد و شکر کا مستحق ہے' ہم کیوں راضی نہ ہوں گے' بلاشبہ تو نے انتہائی کرامت کے ساتھ ہمارا اکرام فرمایا ہے۔

اللہ ﷻ فرمائے گا تم ان چیزوں سے پرہیز کرتے رہے جن کو میں نے تم پر حرام کیا اور اس پر عمل کرتے رہے جن کا میں نے تمہیں حکم دیا۔ میری خاطر تم خاموش رہے۔ اور میری خاطر تم نے نماز پڑھی اور میری جدائی کے خوف سے تم روتے رہے۔ اور تم نے میری مخالفت نہیں کی۔

اب قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی میرا خیال ہے کہ اگر میں تم کو جتنا چاہو بھی عطا فرماؤں گا وہ تمہارا پورا پورا اجر نہ دے سکوں گا۔

اے میرے محبوبو! اے میرے طاعت گزارو! اے مجھ سے محبت کرنے والو! تم اپنے محلوں میں چلے جاؤ۔ اس کے بعد ان کے لئے نجات و عطا کیا جائے گا۔ [illegible]

[illegible] کا خلعت کے لئے ہے۔ [illegible] اللہ علیہ [illegible]

میں ستر ہزار دروازے ہوں گے' اور ہر دروازے کے سامنے ستر ہزار درخت ہوں گے اور ہر درخت میں ستر ہزار شاخیں ہونگی' ہر شاخ میں ستر ہزار قسم کے پھل ہونگے ہر پھل کا رنگ خاص ہوگا جو دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا۔ ہر درخت کا تنا سونے کا ہوگا اور اس کے پتے چاندی کے' ہر پھل چوٹی کے برابر ہوگا۔ اور درختوں کی دونوں صفوں کے درمیان سونے کے تخت ہوں گے۔ ہر تخت کا طول تین سو ہاتھ ہوگا۔ جب وہ اس کا ارادہ کرے گا کہ تخت پر بیٹھے تو وہ کم ہوکر ایک ہاتھ کی برابر نیچا ہو جائے گا اور جب اس پر جم کر بیٹھ جائے گا تو وہ پرواز کرے گا یہاں تک کہ وہ ہوا میں اڑتا رہے گا اور اگر دل میں یہ آیا کہ یہ ان کے ساتھ چلے تو وہ جنت کی زمین میں ان کے ساتھ چلے گا۔ اور اگر اس نے چاہا کہ ان کے ساتھ پرواز کرے' تو وہ درختوں میں اڑے گا اور اپنے سروں کے اوپر سے جو پھل کھانا چاہیں گے' وہ ٹوٹ کر اس کے پاس آ جائے گا وہ کھائیں گے۔ اور ہر تخت پر ستر ہزار بچھونے ہوں گے۔ اور سندس واستبرق کے گدے اور گاؤ تکیے ہونگے اور ہر تخت کے گرد ستر خادم ہوں گے۔ اور ہر خادم کے ہاتھ میں سونے کا مرصع پیالہ ہوگا جو ستر ہزار موتیوں سے مکمل ہوگا۔ ہر پیالہ میں خاص قسم کا پانی ہوگا۔

اور ہر ولی کے لئے حورعین' خدمتگار باندیاں ہونگی' ہر حور پر ستر (۷۰) حلّے ہوں گے۔ قریب ہوگا کہ ان حلّوں کے نور سے آنکھیں چندھیا جائیں۔ اور ستر ہزار قسم کے زیور ہونگے جو زر و جواہر سے مکمل ہوں گے اللہ ﷻ کا ولی ان میں سے جس سے چاہے تمتع کرے گا۔ اللہ ﷻ فرماتا ہے۔ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۔ (پ۱۶ مریم ۶۲)

اور اس میں ان کا رزق ہے صبح و شام (ترجمہ کنزالایمان)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب صبح کا وقت ہوگا' فرشتہ آئے گا اور محل کے دروازہ پر دستک دے گا۔ خادم پوچھے گا۔ کون ہے؟ وہ کہے گا' میں اللہ ﷻ کی طرف سے فرشتہ ہوں' اور تمہارے سردار مرد یا عورت کے پاس آیا ہوں اور دنیا کی نمازِ صبح کا ہدیہ لایا ہوں۔ خادم دروازہ کھول دے گا۔ وہ فرشتہ سامنے آکر ان سے کہے گا۔ ''رب السلام' تمہیں سلام فرماتا ہے اور تم سے فرماتا ہے کہ جب تم دنیا میں تھے تو تم میری طرف اپنی نماز صبح بھیجا کرتے تھے اور میں ان کو قبول کیا کرتا تھا'' میں تمہارے لئے جزا نہیں خیال کرتا اور یہ ہدیہ ہے کہ جسے اللہ ﷻ نے تمہاری طرف بھیجا ہے' یہ تمہاری نماز صبح کے عوض ہے'

اس کے بعد وہ فرشتہ سونے کا خوان پیش کرے گا۔ اس میں ستر طشتریاں ہوں گی، دس سونے کی اور دس چاندی کی، دس یاقوت کی، دس زمرد کی، دس موتی کی، دس مرجان کی، دس عقیق کی اور ہر طشتری میں ایسا کھانا ہوگا جو دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا اور اس پر سفید برف کی روئی ہوگی۔ یہ اس قدرت سے ہوں گی جو حق تعالیٰ کسی شے کے لئے فرماتا ہے، ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے اور وہ سبز سندس کے رومالوں سے ڈھکی ہونگی۔

اور ایک اور فرشتہ آئے گا اس کے ساتھ دوسرا خوانِ نعمت سونے کا ہوگا۔ اس میں اللہ ﷻ کی طرف سے فواکہ ہونگے۔ اور تیجان، عقود یعنی ہار، اساور (کنگن) خلاخیل (پازیب) اور خواتیم (انگشتریاں) ہوں گے۔ اور ہر انسان کو دس سونے کی انگشتریاں دی جائیں گی جن کے نگوں پر سبز نور سے کندہ ہوگا۔

اُس نگ پر جو انگوٹھے کی انگشتری میں ہوگا ''اے میرے بندے میں تم سے راضی ہوں'' اور دوسری انگلی کی انگشتری کے نگینہ پر ہوگا ''تم میرے لئے ہو اور میں تمہارے لئے'' اور تیسرے نگینہ پر تم میرے قرب سے کبھی نہ اکتاؤ گے'' اور چوتھے نگینہ پر ''میرے ٹھہرائے ہوئے گھر میں میرے قرب کی لذت پاؤ۔'' اور پانچویں نگینہ پر ''تم نے دنیا میں بویا اور تم نے آخرت میں کاٹا ہے'' اور چھٹے نگینہ پر ''میرے لئے تم نے جو کیا طویل کیا جبکہ لوگ غافل تھے'' اور ساتویں نگینہ پر ''آج تمہارے لئے میرے مشاہدہ کی خوشی ہے'' اور آٹھویں نگینہ پر یہ بدلہ ہے اس کا چاہئے کہ عمل کرنے والے عمل کریں۔'' اور نویں نگینہ پر ''سلام ہو تم پر بدلہ میں تمہارے صبر کے کتنا اچھا آخرت کا گھر ہے'' اور دسویں نگینہ پر ''رب رحیم کی جانب سے سلام کی بات ہے۔''

غرضیکہ جبرئیل علیہ السلام ہر جنتی مرد و عورت کو دس انگوٹھیاں، اور تین اساور (کنگن) ایک سونے کا، ایک چاندی کا، اور ایک موتی کا جن میں سبز نور سے ہر کنگن پر لکھا ہوگا لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ انا اللّٰہ، ازفوا الیّ حوائجکم بلا حاجب ولا وزیر یا عبادی طبتم فادخلوھا خلدین۔ '' پہنائیں گے اس کے بعد ان کے سروں پر کرامت کے تاج رکھیں گے اور کسی جنتی زیور کے لئے دنیاوی زیور کی مانند بوجھ نہ ہوگا۔ دنیا کے زیور تو شور مچاتے چیختے اور پرانے ہوتے ہیں، مگر جنتی زیور اللہ ﷻ کی خفی آواز سے تسبیح کرتے اور ایسا راگ گاتے ہیں جس سے سننے والوں کو خوشی اور مسرت ہو۔ اس کے بعد اللہ ﷻ فرمائے گا

میرے بندو اور میرے اطاعت گزاروں کو مرحبا! اے میرے فرشتو! انہیں جنتی نغمے سناؤ۔ فرشتے جائیں گے اور جنتی نغمے سنانے والیوں کو لائیں گے جو حور عین ہیں اور ان کے لئے فرشتے شبابہ یعنی طاؤس لائیں گے۔ اور درختوں کی شاخوں پر نصب کریں گے۔ ہر درخت کی ہر شاخ میں ستر ہزار مزامیر ہوں گے عرش کے نیچے سے ہوا چلے گی اور وہ ان مزامیر میں داخل ہوئی اور اس سے ایسے نغمے سنے جائیں گے کہ اس سے بہتر کسی سننے والے نے نہ سنا ہوگا۔

اس کے بعد اللہ ﷻ حور عین سے فرمائے گا میرے بندوں کو نغمہ سناؤ جس طرح کہ انہوں نے نے میری خاطر مطربات سے اپنے کانوں کو دنیا میں بچائے رکھا اور انہوں نے میرے ذکر اور میرے کلام کے سننے سے لذت حاصل کی۔ اب ان کو اپنی آوازوں میں میری حمد وثناء سناؤ۔ تو ان کے لئے حور عین نغمہ سنائیں گی۔ اور وہ مزامیر ان کے ہم آواز ہونگے۔ یہ لوگ اس کے سننے سے وصالِ حضرت میں خوش ہو کر مست ہو جائیں گے۔ اور جب وجد سے افاقہ ہوگا اور طرب سے سیری ہو جائے گی۔

تو عرض کریں گے' اے ہمارے رب ﷻ! ہم دنیا میں تیرے ذکر اور تیرے کلام عزیز سے محبت رکھتے تھے اللہ ﷻ ان سے فرمائے گا۔ ہاں! بلاشبہ تمہارے لئے جنت میں وہ سب کچھ ہے جس کو تمہارا جی چاہے گا اور تم یہاں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔

اس کے بعد اللہ ﷻ فرمائے گا: اے داؤد علیہ السلام! وہ عرض کریں گے لبیک یا رب العالمین۔ حق تعالٰی فرمائے گا اے داؤد علیہ السلام! میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ منبر پر کھڑے ہو کر میرے بندوں کو اور میرے محبوبوں کو زبور کی دس سورتیں سناؤ' حضرت داؤد علیہ السلام منبر پر چڑھیں گے اور زبور کی دس سورتیں پڑھیں گے۔ تو اہلِ جنت حضرتِ داؤد علیہ السلام کی آواز سے جو جنتی نغمہ سراؤں کی طرح طربیہ آواز سے اعظم ہوگی' خوش ہوں گے۔ اور اس خوشی میں وہ مست ہو جائیں گے۔ چونکہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز نوے (۹۰) مزامیر کی آواز کے برابر ہوگی' جب وہ وجد سے افاقہ میں آئیں گے تو حق تعالٰی فرمائے گا۔

اے میرے بندو! کیا تم نے اس سے پیاری آواز سنی ہے؟ عرض کریں گے۔ واللہ نہیں۔ اے ہمارے رب ﷻ! ہمارے کانوں میں تیرے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کی مانند (ایسی آواز) کا گزر نہیں ہوا۔ چہ جائیکہ اس سے بہتر و پیاری آواز۔

اس پر اللہ ﷻ ارشاد فرمائے گا۔ قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی میں تمہیں ضرور اس سے زیادہ طیب و پیاری آواز سناؤں گا۔

اے میرے حبیب! اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم) منبر پر جلوہ آرا ہو جایئے اور سورۃ طٰـہٰ ویٰـس کو پڑھیے' تو نبی کریم ﷺ تلاوت فرمائیں گے۔ تو آپ ﷺ کی آواز مبارک' حسن میں حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے ستر (۷۰) گنا زیادہ ہوگی۔ تو تمام اہلِ جنت مست ہو جائیں گے۔ اوران کے نیچے کی کرسیاں اور عرش کی قندیلیں جھومنے لگیں گی۔ اور فرشتے آپ کے حُسنِ صوت سے وجد کرنے لگیں گے۔ اور حورعین اور غلمان وولدان سب جھومنے لگیں گے غرض کہ جنت میں کوئی چیز باقی نہ رہے گی جو نبی کریم ﷺ کی قرأتِ طٰـہٰ' ویٰـس کے حسنِ صوت سے مست نہ ہو جائے۔

اللہ ﷻ فرمائے گا' اے میرے محبوبو! کیا تم نے کبھی اس سے زیادہ طیب آواز سنی ہے؟ سب عرض کریں گے اے ہمارے رب ﷻ! قسم ہے تیرے عزت وجلال کی' جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی آوازِ مبارک سے زیادہ حسین' طیب اور شیریں آواز نہیں سنی۔

اللہ ﷻ فرمائے گا۔ قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی میں تمہیں ضرور اس سے زیادہ طیب آواز سناؤں گا تو حق تعالیٰ خود سورۃِ انعام کو پڑھے گا۔ جب حضرت حق تعالیٰ کی آواز سنیں گے تو طرب و وجد میں ہوش وحواس کھو بیٹھیں گے اور تمام فرشتے حجابات' ستور' قصور' اشجار' حور اور نور کی نہریں مضطرب ہو جائیں گے' باغات جھومنے لگیں گے۔ اور کلامِ عزیز وغفار سے طرب میں تمام اشجار وانہار وجد کرنے لگیں گے۔ جنت وجد میں آ جائے گی۔ اور خوشی سے اس کے ارکان جھومنے لگیں گے اور عرش وکرسی' فرشتے' روحانین جنبش میں آ جائیں گے اور جنت اور اس کی ہر چیز محبت واشتیاق میں وارفتہ ہو جائے گی۔

اس کے بعد حق تعالیٰ اپنے وجہ کریم سے حجاباتِ عظمت کو مکشوف فرمائے گا۔ اور ندا فرمائے گا میں کون ہوں؟ سب پیکر جمال عرض کریں گے' تو اللہ ﷻ ہمارے رزق کا مالک ہے اس کے جواب میں اللہ ﷻ فرمائے گا:

اے میرے بندو! میں "السلام" ہوں اور تم مسلمان ہو' میں مومن ہوں اور تم مومن ہو'

میں حبیب ہوں اور تم محبوب ہو' یہ میرا کلام ہے تو اسے سنو' یہ میرا نور ہے تو اسے دیکھو' یہ میرا وجہ کریم ہے تو اس کا دیدار کرو۔

اس وقت تمام بندے عزیز و غفور کے وجہ کریم کی طرف نظر کے ساتھ متمتع ہوں گے اور تمام مخلوق تین سو سال تک حق تعالیٰ کے وجہ کریم کی طرف نگاہیں جما کر کھڑے رہیں گے اور ان میں سے کسی کو طاقت نہ ہوگی کہ وجہ کریم کی طرف نظر کی لذت کی شدت سے پلک پر پلک مار سکے تو وہ اپنی نظر کی لذت سے اس کے جمال میں محو ہوں گے۔ اور ان کی نگاہیں اس کے کمال میں جمی ہوں گے حق تعالیٰ لذیذ خطاب کی ساتھ انہیں مخاطب فرمائے گا اور ان سے کہے گا

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَحْبَابِ" تو جتنا چاہو مجھ سے فیض یاب ہو لو اور اپنی سیرابی کر لو آج میں نے تمہارے لئے اپنے وجہ کریم سے حجاب اٹھا دیئے ہیں۔ اس کے بعد حق تعالیٰ ہر ایک کو ایک ایک انار عطا فرمائے گا جس کا پوست سونے کا ہوگا اور اس کے اندر رنگ برنگ حُلّے ہونگے ایک حُلّہ سبز' ایک حُلّہ زرد' ایک حُلّہ سفید اور ایک حُلّہ مختلف رنگوں پر سونے کے ساتھ کڑھا ہوا ہوگا۔ اس کے بعد اپنے حجاب کو پلٹ لے گا اور ان سے فرمائے گا۔

اے میرے بندو! اپنی اپنی منزلوں پر چلے جاؤ میں تم سے راضی و خوش ہوں اور میں نے تمہارے حسن کو ستر (۷۰) گنا بڑھا دیا ہے اور تمام مردوں اور عورتوں کے درمیان ایک ہی مکان ہوگا لیکن مردوں اور عورتوں کے بیچ میں نور کا حجاب ہوگا یہاں تک کے ایک دوسرے کے حرم کو نہ دیکھے گا اور تمام مردوں کے لئے جو اعزاز و اکرام کیا گیا اتنا ہی عورتوں کے لئے پورا اعزاز و احترام کیا گیا۔ اور جب حق تعالیٰ تجلی فرمائے گا تو تمام مردوں اور عورتوں کو مشاہدہ ہوگا جس طرح کہ آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ساری مخلوق ایک آن میں اسے دیکھ لیتی ہے۔ اللہ ﷻ شبیہ و مثال سے برتر ہے اللہ ﷻ کے لئے نہ کوئی شبیہ ہے اور نہ تمثیل۔ اس کے بعد حق تعالیٰ فرمائے گا:

اے میرے فرشتو! انہیں سوار کر کے ان راستوں سے لے جاؤ جن راستوں سے لائے تھے' تو فرشتے انہیں یاقوت کے گھوڑے پیش کریں گے جن کی کاٹھی سرخ یاقوت کی ہوگی۔ اور ان کے بازو سبز یاقوت کے' وہ سبز حُلّوں سے مشکل ہوں گے۔ حق تعالیٰ ان سے فرمائے گا اے میرے بندو! معرفت کے بازار کی سیر کرو تو وہ سیر کریں گے اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے' کوئی کہے گا یہ تو اس کا ہے مگر اے بھائی! تم جنت کے مکانات میں کسی جگہ قیام پذیر ہو؟

جواب میں بتائے گا' میں جنت میں فلاں جگہ اور فلاں مقام میں مقیم ہوں۔ اس طرح ایک دوسرے سے متعارف ہوں گے۔ اس کے بعد فرشتے ان سے کہیں گے تم دنیا میں اپنے بازاروں میں جاتے تھے' اگر تمہیں کوئی کپڑا یا کوئی چیز پسند آتی تو وہ تمہارے لئے بغیر قیمت ادا کئے صحیح نہیں ہوتی تھی لیکن تمہارے رب العزت نے تمہارے لئے اس بازار میں ہر چیز رکھی ہے جس چیز کو تم چاہو اسے بغیر قیمت کے لے سکتے ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ مسندوں فرشوں' رنگ برنگ گاؤ تکیوں اور قسم قسم کے زیوروں اور حلّوں کو دیکھیں گے' تو جو بھی جس چیز کو چاہے گا اپنی آنکھ سے اس کی طرف دیکھے گا اور فرشتے اس کے لئے اسے اٹھا کر اس کے پیچھے لے چلیں گے۔ اس کے بعد وہ بنی آدم کی تصویروں پر گزریں گے۔ ہر وہ تصویر جو اس کی آنکھ میں بھلی اور خوبصورت معلوم ہوگی وہ اس کی طرف دیکھتے ہی اس کی مانند ہو جائے گا اور جس صورت کو وہ چاہے گا اور وہ اس کی سیرت اور اس کی زیب وزینت میں اس کی صورت ہو جائے گی۔ اور وہ اپنی صورت میں قدرت الٰہی سے ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ نظر کرے گا اور اس بازار میں قسم قسم کے حلّے اور بازو پائے گا۔

فرشتے کہیں گے جس طرح بھی جو اڑنا چاہے وہ اس بازوؤں اور حلّوں سے لے کر پہن کر اڑ سکتا ہے تو وہ پہنیں گے اور ان سے اڑیں گے جہاں وہ چاہیں۔ اس کے بعد وہ اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہوں گے اور محلات میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت ان کی بیویاں اپنے شوہر سے کہیں گی' آج تم کتنے حسین ہو اور تمہارا نور کتنا وافر ہے شوہر اپنی بیوی سے کہے گا آج میں نے اپنے رب عزوجل کے وجہ کریم کو دیکھا ہے اور اس کا نور میرے چہرہ پر واقع ہوا ہے اور تم بھی تو واللہ العظیم ایسی ہی حسین وجمیل ہو' اور تمہارے چہرہ کا نور' اور تمہارا حسن کتنا عظیم ہے وہ اس سے کہے گی میرا چہرہ نور سے کیوں نہ جگمگائے اس پر اپنے رب عزوجل کا نور واقع ہوا ہے۔ تو ان سب کے چہرے انوار سے چمکتے رہیں گے اور ''دَارُ القَرَار'' میں ان کی نعمتیں دائمی ہوں گی۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلَ الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ (پ۱۳ الرعد۲)	وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے انہیں خوشی یا طوبیٰ ہو کتنی اچھی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے اس کی جڑ میرے گھر میں

ہے اور اس کی شاخیں جنت کے محلات پر سایہ فگن ہیں اور جنت میں کوئی محل اور کوئی گھر ایسا نہیں ہے، جس پر اس کی شاخوں میں سے کوئی شاخ سایہ نہ کرتی ہو اور اس کی ہر شاخ ہر اس پھل سے بار آور ہے، جتنے دنیا میں پھل تھے اور ہر وہ کلی جو دنیا میں تھی، وہ اس شاخ میں لگی ہو گی، مگر یہ کہ وہ دنیاوی پھل سے زیادہ اور بڑا ہو گا۔ اور وہ کلی دنیاوی کلی سے زیادہ حسین ہو گی۔

درختِ طوبیٰ میں جو انگور لگے ہوں گے اس کا ہر دانہ ایک ماہ کی مسافت کی لمبائی میں ہو گا۔ اور ہر دانہ پانی سے بھرے ہوئے مشکیزہ کی مانند ہو گا۔

یہ سن کر نبی کریم ﷺ سے پوچھا، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اس انگور کا ایک دانہ میرے لئے اور میرے گھر والوں اور میرے خاندان والوں کے لیے کافی ہو گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اس کا ایک دانہ تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے اور تمہاری قوم کے دس لوگوں کے لئے کافی ہو گا اور اس میں کھجوریں بھی ہوں گی، اور ہر کھجور مشکیزوں کے برابر ہو گی۔ اور ہر دو کھجوروں کو برق شمس اونٹ اٹھائے گا۔

اور بیان فرمایا: شاخِ طوبیٰ میں امرود، سیب، انار، اخروٹ اور کشمش بھی لگے ہوں گے۔ اور ہر دو پھلوں کا وزن ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر ہو گا اور درختِ طوبیٰ کے وصف کوئی نہیں جانتا بجز اس ذات کے جس نے اسے پیدا کیا اور جنت میں ہر مومن کے لئے اس کی ایک شاخ میں ہار، کنگن، انگشتریاں، تاج اور زیور ہونگے اور سب چیزیں شاخ کے پتوں کی جگہ ہوں گی اور جب بھی مومن اس سے ایک حلہ لے گا فوراً اس کی جگہ دو حلے اُگ آئیں گے۔ اور اگر ایک کھجور توڑی ہے تو اس کی جگہ دو کھجوریں نکل آئیں گی۔ اور درخت طوبیٰ کے نیچے بہت سے میدان ہوں گے۔ اگر سوار اس کے سائے میں چلے تو سو سال تک چلتا رہے اور مسافت ختم نہ ہو اور ان میدانوں میں شراب کی نہریں شہد کی نہریں اور دودھ کی نہریں ہونگی۔ اور ان نہروں میں مچھلی اور حیتان ہوں گی ان مچھلیوں کی جلد چاندی کی اور ان کا چھلڑ سونے کا اشرفیوں کی مانند ہو گا اور ان کا گوشت برف سے زیادہ سفید اور مکھن سے زیادہ نرم ہو گا اور وہ بغیر ہڈی اور کانٹے کے ہو گا اور ان نہروں میں سرخ یاقوت کی سواریاں ہونگی، جن میں اولیاء اللہ سوار ہوں گے۔ وہ ان میدانوں میں اپنے قصور (محلات) سے آئیں گے اور جائیں گے۔ پہلے قصر کی دیوار سبز، دوسرے قصر کی دیوار زرد، تیسرے قصر کی دیوار سرخ اور چوتھے قصر کی دیوار سفید ہو گی۔

اور جب چاشت کا وقت ہوگا تو وہ سب کے سب ایک رنگ کے محل میں پہنچیں گے چونکہ ہر قصر کا رنگ مختلف ہوگا جیسا کہ بیان کیا گیا۔ اور جب ظہر کا وقت ہوگا تو ان قصور کی تعمیر پلٹ جائے جائے گی۔ کوئی کمرہ سونے کا' کوئی چاندی کا کوئی کمرہ یاقوت کا' اور کوئی کمرہ موتی کا ہو جائے گا۔

اور جب عصر کا وقت ہوگا تو وہ زرد محل اور سفید محل کی طرف جائیں گے یہ محل و قصور اس قدرت سے رنگ بدلتے رہیں گے جس قدرت کے ساتھ حق تعالیٰ کسی شے کے لئے فرماتا ہے ''ہو جا'' تو وہ ''ہو جاتی'' ہے تو وہ اس رنگ برنگی تبدیلیوں سے بڑے خوش ہوں گے۔

اور ہر مومن کے لئے جنت میں مساکن و دیار اور املاک عظیم ہونگی اور اس کا نام اس پر اس کے دروازے پر مکتوب ہوگا اور اس میں اسکے لئے خدمتگار باندیاں اور غلماں ہوں گے۔ اور وہ اس سے تہلیل و تکبیر کے ساتھ ملاقات کریں گے۔ اور اس کے آنے سے خوش ہوں گے۔

اور رضوان آئے گا اور اولیاء کے لئے تخلیہ کرے گا اور ہر ولی کے لئے ایک قبہ ہوگا۔ جس میں دلہن ہوگی اور اس کے جسم پر حلّے اور زیور ہوں گے اور ولی سے کہے گی

اے اللہ ﷻ کے ولی تمہاری ملاقات کے لئے میرے شوق نے طول کھینچا ہے اب اس اللہ ﷻ کا شکر و حمد ہے جس نے مجھے اور تمہیں ایک جگہ جمع فرمایا۔

اس کے جواب میں وہ ولی مومن کہے گا کہ اے اللہ ﷻ کی بندی۔ تم مجھے کیسے جانتی پہچانتی ہو' حالانکہ آج کے دن سے پہلے تم نے مجھے دیکھا تک نہیں۔

وہ دلہن کہے گی' اللہ ﷻ نے مجھے تمہارے لئے پیدا فرمایا۔ اور تمہارا نام میرے سینہ پر لکھا' اور ان منازل کو تمہارے لئے اس نے پیدا فرمایا۔ اور ان کے دروازوں پر تمہارا نام لکھا۔ اور ان تمام باندی اور غلمان کو تمہارے لئے پیدا کیا۔ اور ان کے رخساروں پر تمہارا نام لکھا' جو رخسار پر تل سے زیادہ حسین ہے حالانکہ ابھی تم دنیا میں ہی تھے اور اللہ ﷻ کی عبادت کرتے' نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے اور دن رات کا طویل حصہ عبادت میں گزارتے تھے۔ اور اللہ ﷻ نے رضوان علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ہمیں اپنے بازوؤں پر اٹھا کر تمہارے پاس لے جائے تو ہم تمہارے پاس پہنچیں' اور تمہارے حسین و جمیل افعال دیکھے رضوان علیہ السلام نے ہم سے کہا یہ تمہارا سرتاج ہے تو ہم نے تمہیں دیکھا اور پہچانا اور جب ہمیں تمہارا اشتیاق ہوتا تو ہم قصور کے دروازوں سے باہر نکل

آتے اور ہم رضوان علیہ السلام سے کہتے خدا کی قسم! ہم اپنے قصور (محل) میں نہ جائیں گے جب تک کہ ہمیں ہمارے سرتاج کو نہ دکھادو۔ تو رضوان ہمیں اٹھا کر دنیا میں لے جاتا' اور ہر حور اپنے سردار کو دیکھ لیتی' حالانکہ اسے معلوم بھی نہیں ہوتا۔ اگر کوئی حور رات کے اندھیرے میں نماز پڑھتا دیکھتی تو وہ خوش ہوتی' اور وہ اس سے کہتی' خدمتگزاری کئے جاؤ تا کہ تمہاری خدمت ہو' کھیتی اگائے جاؤ تا کہ آخرت میں تم اسے کاٹو۔

اے میرے سرتاج! اللہ عزوجل نے تمہارا درجہ بلند کیا اور تمہاری اطاعت کو قبول فرمایا ہے اپنے رب جلیل کی خدمت گزاری میں فنا ہونے کے بعد اور اپنی عمر کا طویل زمانہ گزارنے کے بعد اللہ عزوجل مجھے اور تمہیں جمع کرے گا اور ہم تم سے ملنے کے شوق میں آس لگائے بیٹھے ہیں۔

یہ کہنے کے بعد ہم جنت میں اپنی منزلوں میں واپس آتے رہے اور تم دنیا میں ہی رہے حالانکہ تمہیں اس کا علم بھی نہ تھا اور دنیا میں کوئی مومن ایسا مومن نہیں ہے مگر یہ کہ اس کے لئے جنت میں خدام' غلمان اور حوریں ہیں اور وہ سب دیکھتے ہیں مگر وہ مومن نہیں جانتا جب وہ خدمت وعبادت میں ان کو پاتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور جب وہ اسے غفلت میں پاتے ہیں تو غمگین ہوتے ہیں۔ اسکے بعد وہ ان باغوں کے پھل لائیں گے جو ان کے لئے ہیں۔

ایک اور فرشتہ داخل ہوگا۔ اس کے ساتھ گٹھڑی ہوگی اس میں سونے سے مطلا ایک ہزار حلّے ہوں گے۔ ان پر ان کے اسماءِ عظیمہ لکھے ہوں گے وہ فرشتہ کہے گا اے اللہ عزوجل کے ولی! ان حلّوں کی طرف دیکھو۔ اگر ان کی صورت تمہیں پسند ہے تو فبہا' ورنہ میں اس صورت میں بدل دوں گا جس صورت کو تم چاہو گے اور پسند کرو گے۔

اس کے بعد ایک اور فرشتہ آئے گا۔ اس کے ساتھ انواع واقسام کے زیور ہوں گے۔ دنیا کے زیور شور مچاتے اور کانوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں مگر آخرت کے زیور اللہ عزوجل کی تسبیح کرتے اور سننے والوں کو اس کی آواز اچھی معلوم ہوتی ہے یہ دیکھ کر مومن ولی' اللہ عزوجل کے شکر میں سجدے میں چلا جائے گا۔ اس کے بعد وہ فرشتے جو انہیں لے کر آئے نمازِ صبح کے' نمازِ ظہر کے' نمازِ عصر کے' نمازِ مغرب کے' اور نمازِ عشاء کے ہدیے اسے پیش کریں گے۔ اس کے بعد تمام مسلمان' سینیوں اور برتنوں کو فراغت کے بعد جمع کر کے فرشتہ کو واپس دیں گے۔

یہ دیکھ کر فرشتہ ہنسے گا' اور اس سے کہے گا کہ تم اپنے آپ کو دنیا میں ہوتا گمان کر رہے

ہو؟ کہ ہدایاء کو کھا جاتے ہو اور برتنوں کو ہدیہ بھیجنے والے کی طرف لوٹا دیتے ہو؟ اس لئے کہ دنیا والے قلیل چیزوں کے مالک ہیں اور اس کے محتاج ہیں وہ تمہارے لئے برتن میں ہدیے بھیجیں۔ اور یہ ہدایاء اور یہ ظروف اس وقت ربِ عظیم کی جانب سے ہے جو غنی اور ایسا کریم ہے کہ اس کی ملک میں نہ کمی آتی ہے اور نہ اس کے خزانے ختم ہوتے ہیں وہ رب ﷻ وہ ہے جو کسی چیز کے لئے فرماتا ہے کہ ''ہوجا'' تو وہ ہوجاتی ہے بلاشبہ یہ تمام ظروف اور جو کچھ اس میں ہے۔ تمہارے لئے ہیں۔ اس لئے کہ تم دنیا میں رہ کر اللہ ﷻ کی طرف سے دن رات روزانہ پانچ نمازیں بھیجتے تھے اب تم اللہ ﷻ کی طرف سے ہر دن رات میں پانچ ہدیئے اس کے بدلے اور جزاء میں حاصل کرو اور جو دنیا میں اللہ ﷻ کی طرف اپنے لئے زیادہ سے زیادہ فرائض ونوافل بھیجے گا۔ حق تعالیٰ بھی اس کے لئے پانچ ہدیوں سے اتنا ہی زیادہ بھیجے گا جتنا کہ اس نے عمل کیا ہے۔

اے میرے حبیب! جس نے رب کی خدمت کی آخرت میں اس کی خدمت کی جائے گی۔ اور جس نے دنیا میں کھیتی اگائی وہ آخرت میں کھیتی کو کاٹے گا اور جو دنیا میں خسارہ میں رہا وہ شرمندہ ہوگا۔

ایک صحابیہ عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا جنت میں دن اور رات ہوں گے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں اندھیر کبھی نہ ہوگا۔ اور عرشِ الٰہی جنت کی چھت ہے جس طرح کہ آسمان دنیا کی چھت ہے اور عرش نور سے لبریز ہے اور اسے سبز نور اور سرخ نور اور زرد نور اور سفید نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور عرش کے نور کے رنگوں سے دنیا میں تمام نوروں کی زردی سبزی سرخی اور سفیدی متصف ہے اور انوار میں آفتاب کا نور عرش کے نور سے رائی کے دانہ کی برابر ہے۔ لیکن جنت میں دن ورات کی علامت یہ ہے کہ جب دن گزر جاتا ہے اور رات آجاتی ہے تو قصور کے دروازوں کو بھیڑ دیا جاتا ہے اور پردوں کو لٹکا دیا جاتا ہے اور مومن پردہ نشین حور اور اپنی بیبیوں کے ساتھ تخلیہ میں شب باشی کرتا ہے اور بعض مومنوں کا تخلیہ خدائے غفور و رحیم کے مشاہدہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

اور جب طلوع ہوتا ہے تو قصور کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پرندے تسبیح میں چہچہانے لگتے ہیں اور فرشتے انہیں آکر سلام کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کے حکم سے ہدایاء لاتے

ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا وران کے بچے اور ان کے بھائی اور عزیز واقارب ان سے ملاقات کرنے آتے ہیں۔

ہائے افسوس' ان لوگوں پر جو نارِ جحیم میں داخل ہوں اور ایسی ابدی نعمتوں سے وہ محروم ہوں۔

مومن جب ارادہ کرتا ہے کہ اپنے ساتھی سے ملاقات کرے' تو وہ ایسے تخت پر سوار ہو کر روانہ ہوتا ہے کہ جو کوندنے والی بجلی سے زیادہ سریع السیر ہے اور جب دوسرے کے دل میں خیال آتا ہے تو وہ اپنے فرسِ جواد کی مانند تخت پر چلتا ہے' تو دو دونوں جنت کے میدانوں میں ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے باتیں کرتے اور ان باغوں کی سیر کر کے خوش ہوتے ہیں بعد ملاقات و سیر ہر ایک اپنے اپنے مکان و قصر میں لوٹ آتا ہے اور ہر قصر بڑے دریچے ہیں۔ اور ہر دریچہ میں ستر دروازے ہیں اور ہر دروازہ میں سونے کے دو پٹ ہیں۔ ہر دروازہ پر ایک درخت ہے اس کا تنہ سرخ مرجان کا ہے' اس میں ستر ہزار شاخیں ہیں اور ہر شاخ میں ستر ہزار موتی ہیں۔ کوئی انڈے کی مانند ہے کوئی چنے کے برابر ہے اور کوئی اس سے چھوٹا اگر وہ چاہیں تو بڑا لے لیں۔ اور اگر وہ چاہیں تو چھوٹا توڑ لیں' اور جو بھی موتی توڑیں گے اس کی جگہ دو موتی نکل آئیں گے اور ایک درخت زمرد بھرا ہوگا اور ایک درخت یاقوت بھرا وہ جو چاہیں لے کر پہنیں۔

اور ان درختوں کے اوپر سبز پرندے ہیں اور ہر پرندہ مثل اونٹ کے ہے۔ وہ ان شاخوں پر اللہ ﷻ کی تسبیح کرتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں' اے اللہ ﷻ کے ولی جنت کے پھلوں کو کھاؤ اور اس کی نہروں سے سیرابی حاصل کرو' سب اپنے ہی ہیں۔ پھر وہ دستر خوان پر قدرت الٰہی سے آ کر گرتے ہیں' کچھ حصہ بھنا ہوا ہوتا ہے اور کچھ قلیہ' کچھ حصہ شیریں پکا ہوتا ہے اور کچھ ترشہ۔ غرضیکہ مختلف رنگ و ذائقہ ہوتے ہیں۔

تو اس میں سے ہر مومن و مومنات اور حورعین کھاتے ہیں یہاں تک کے اس کی ہڈیاں رہ جاتی ہیں۔ اس کے بعد وہ ویسے ہی ہو جاتے ہیں جیسے کہ قدرتِ الٰہی سے پہلے تھے۔ اور وہ پرندے ان شاخوں پر اڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اللہ ﷻ کی تسبیح کرنے لگتے ہیں اور وہ جلے اللہ ﷻ کے ولیوں کے اشتیاق میں رہتے ہیں کہ کب وہ انہیں پہنیں۔ بلاشبہ یہ تمام قصور و حجر قدرتِ الٰہی

کی وہ صناعی ہے' جو وہ کسی چیز کے لئے حکم فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ اس میں نہ قطع ہے اور نہ وصل۔

غرضیکہ تمام مومن ان قصور میں داخل ہونگے اور وہاں عیش و عشرت کی زندگی گزاردیں گے اور ان میں ستر (۷۰) سال رہیں گے اور وہ ان نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے اور ایک محل سے دوسرے محل کی طرف اور ایک باغ سے دوسرے باغ کی طرف منتقل ہوتے رہیں گے۔ اور فردوس کے گھوڑے سرخ یاقوت کے ہیں' اور ان کی زمینیں سبز زمرد کی ان کے دو بازو سونے کے ہیں۔ اور ان کی رانیں چاندی کی' اور ان کے دو ہاتھ اور دو پاؤں ہیں۔

وہ کہیں گے اے اللہ ﷻ کے ولی مجھ پر سواری کیجئے۔ اگر تم زمین پر چلنا چاہو گے تو میں زمین پر چلوں گا اور پرواز کرنا چاہو گے تو پرواز کروں گا۔ اور اس تیز اسی شان کے ساتھ نا قے بھی ہونگے جب مومن ان گھوڑوں میں سے کسی ایک پر سوار ہوگا۔ تو وہ گھوڑا باقیوں پر فخر کرے گا۔ اور اس کے ساتھ اس کی بیویاں اور خادموں میں سے جس کو وہ چاہے سوار ہوگا۔

تو وہ ان کے ساتھ ایک ساعت میں ستر (۷۰) سال کی مسافت کی سیر کرے گا۔ اور وسط جنت تک جائے گا۔ اور سونے و موتی کے محل دیکھے گا۔ وہاں جواہرات کے درخت ہوں گے جس میں زیورات کے پھل لگے ہوں گے اور اس کے پتے' زیور کے ہوں گے' اور ان میں کھجوریں ہونگی اور ہر کھجور مشکیزہ کے برابر ہوگی اور وہ شہد سے زیادہ شیریں جب وہ اس کھجور کو کھائیں گے تو اس کی گٹھلی رہ جائے گی اور ہر دانہ کے وسط سے باندی یا غلام نکلے گا۔ اور اس کے رخسار پر اس کے مالک کا نام لکھا ہوگا جو رخسار پر تل سے زیادہ حسین ہوگا۔

وہ کہے گا۔ السلام علیکم یا ولی اللہ! میرا شوق آپ سے ملاقات کو بہت دراز ہو گیا۔ اس کے بعد ان قصور کے درمیان دودھ کی نہریں اور شہد مصفیٰ کی نہریں دیکھے گا۔ اور ان نہروں پر یاقوت کے قبے' موتی کے قبے اور مرجان کے قبے ہوں گے۔ اور ان میں کثرت کے ساتھ خدام اور حور و ولدان ہوں گے۔ وہ سب کے سب کہیں گے اے ولی اللہ! تم سے ملاقات کا شوق عرصہ دراز سے تھا تو وہ مومن ان نعمتوں اور ان لذتوں میں اپنی بیوی کے ساتھ ٹھہرے گا مرد عورت کے جمال سے' اور عورت مرد کے جمال سے لطف اندوز ہوں گے' مرد کا نام' عورت کے سینہ پر اور عورت کا نام مرد کے سینہ پر تل سے زیادہ حسین مکتوب ہوگا۔ مرد اپنی صورت کو عورت کی صورت

کے نور میں اور اس کے سینہ کے نور میں دیکھے گا اور عورت اپنی صورت کو مرد کی صورت کے نور اور اس کے سینہ کے نور میں دیکھے گی۔

یہ ان انوار کی کثرت کی وجہ سے ہے جو ان پر ہیں' وہ اسی حال میں ہوں گے کہ ان کے رب ﷻ کی طرف سے ہدایا ان کے پاس آئیں گے اور وہ کہیں گے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ! یہ تمام ہدیے تمہارے رب کی طرف سے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ. تم پر سلام ہو' بدلہ اس کا جو تم نے صبر کیا کتنا اچھا آخرت کا گھر ہے' تو ان خوانوں کو خدام اٹھائیں گے۔ ان میں بعض خوان موتی کے ہوں گے' بعض یاقوت کے اور سونے کے' اور ان کے اندر ظروف ہوں گے جن میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے۔ (وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ. (پ۲۷ الواقعہ ۲۱) اور پرندکا گوشت جس طرح تم چاہو) ان خوانوں کے اوپر جڑے ہوئے موتیوں کے سبز رومال ہونگے اور وہ اور اس کی بیوی مل کر ان کھانوں کو کھائیں گے۔ اس لئے کہ نصف ہدیہ اس کا ہے اور نصف اس کی بیوی کا۔

یہ جزاء ہے ان مجاہدوں کی جو اللہ ﷻ کی طاعت میں انہوں نے کیں۔ اور وہ اللہ ﷻ کے وجہ کریم کی طرف نظر کر کے لذت پائیں گے۔ اور وہ ولی اور اس کی بیوی وحور و ولدان اور خدام کے لئے کافی ہوگا۔ وہ خوانِ نعمت نہ کم ہوں گے اور نہ تغیر واقع ہوگا۔ اور وہ پرندے ان کے سروں پر شاخوں پر بیٹھے حق تعالیٰ کی تحمید و تمجید کے ساتھ ایسی خوش آوازی کی ساتھ نغمہ سنائیں گے کہ وہ خوشی سے وجد میں آجائیں گے اور کسی سننے والے نے اس سے احسن نہ سنا ہوگا۔ اور ان کے دائیں اور بائیں فرشتے باتیں کرتے ہوں گے۔ اور ان کے رب کی بشارتوں کی خوش خبری سناتے ہوں گے۔

اور جب وہ کھائیں گے تو ان کا کھانا بغیر بھوک کے ہوگا اور جب وہ سیر ہو جائیں گے تو نہ پیشاب آئے گا اور نہ رفع حاجت کی ضرورت ہوگی' بلکہ جب سیر ہوں گے تو مشک سے زیادہ خوشبودار اور پاکیزہ پسینہ آئے گا جس کو زیورات چوس لیں گے جو ان کے جسموں پر ہوں گے۔ نہ ان کے لباس پرانے ہونگے اور نہ ان کی جوانی کو فنا ہوگی اور نہ ان کی نعمتیں ختم ہوں گی بلکہ وہ اَبَدُ الْاٰبِدِیْنَ تک دائمی ہوں گی۔

اس کے بعد حق تعالیٰ اپنے دیدار سے مشرف کرنے کے لئے کسی کو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ

یاد فرمائے گا اور کسی کو سال میں ایک مرتبہ اور کسی کو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور کسی کو ہر تین سال میں ایک مرتبہ بلائے گا اور کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو ساری مدت میں ایک ہی مرتبہ دیدار نصیب ہوگا۔ یہ فرق ان کی ان منزلتوں کے اعتبار سے ہوگا جو بارگاہِ الٰہی میں ہیں جیسی انہوں نے دنیا میں حق سے محبت و خدمت گزاری کی ہوگی۔

اب رہے وہ لوگ جن کو ہر جمعہ دیدار الٰہی سے مشرف کیا جائے گا' وہ ہیں جنہوں نے اپنی جوانیوں کو چکنا چور کیا اور بالغ ہونے کے بعد سے دنیا سے رخصت ہونے کے وقت تک اپنی عمروں کو رب ﷻ کی طاعت و خدمت میں فنا کر دیا۔

اور وہ لوگ جن کو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ مشاہدہ ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے رب ﷻ کی طاعت کی مگر ان میں جوانی کی رمق موجود رہی۔ اور وہ لوگ جن کو سال میں ایک مرتبہ دیدار ہوگا وہ ہیں جنہوں نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں اپنے رب ﷻ کی اطاعت و خدمت گزاری کی۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کا دیدار ساری مدت میں صرف ایک مرتبہ کریں گے ان میں کچھ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی ساری عمر کو معاصی میں غرق و فنا کر دیا' اپنے رب ﷻ سے انہوں نے محبت نہ رکھی' مگر جب توبہ کی' تو وہ رب ﷻ سے غافل نہ رہے مگر ایسے لوگ اہلِ جنت میں کم سے کم درجے کے ہیں:

تو اے بندگانِ خدا! اپنی جوانی کے دنوں میں طاعت کی طرف سبقت کرو' اور اپنے رب ﷻ کے دیدار کے شوق میں اس کی خدمت و طاعت بجالاؤ۔ اس لئے کہ اس کے لئے ایک دن ہے حق تعالیٰ اپنے اولیاء کو اس دن تجلی سے سرفراز فرمائے گا اور اسکے دیدار سے مشرف ہونے کی صورت یہ ہوگی کہ جب جمعہ کا دن ہوگا' اہلِ جنت میں اس دن کا نام "یَوْمُ الْمَزِیْد" ہے تو اللہ ﷻ اپنے حضور سے قصور کے دروازہ کی طرف سیب بھیجے گا۔ ہر ولی کو ایک ایک سیب سلام عرض کرے گا جب ولی اس سیب کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا تو فوراً اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے اور اس کے وسط میں سے ایک حور نکلے گی۔ اس کے ساتھ ایک خط ہوگا جس پر مہر لگی ہوگی۔

وہ حور کہے گی "السلام" تمہیں اپنے سلام سے نوازتا ہے یہ اس کا خط تمہارے نام ہے تو وہ اسے کھولے گا۔ اس میں لکھا دیکھے گا" یہ خط اللہ ﷻ کی طرف سے فلاں بن فلاں کے نام ہے بے شک میں تمہیں دیکھنے کا مشتاق ہوں تو تم میری ملاقات کو آؤ' اگر تم مجھ سے ملاقات کا اشتیاق

رکھتے ہو۔"

وہ ولی یہ دیکھ کر کہے گا' میں کس لائق ہوں کہ اللہ عزوجل میرے بارے میں پوچھے یہ تو سراسر حق تعالیٰ کا فضل وکرم ہی ہے' جبکہ میرا آقا ومولیٰ میرا مشتاق ہے تو میں اس کے حضور میں حاضری کا بہت زیادہ مشتاق ہوں پھر تمام مرد اور تمام پردہ نشین عورتیں سوار ہوں گے۔ اور تمام مرد سید عالم ﷺ کے حضور' اور تمام عورتیں سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حضور میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہونگے اور نبی کریم ﷺ براق پر سوا ہوں گے اور لواء الحمد لہرایا جائے گا وہ علم چار ہزار سبز سندس کے پھریروں کا ہوگا۔ اور پر نوری خط سے مکتوب ہوگا۔ "اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ" یہ امت گنہگار ہے رب عزوجل بخشنہار اس علم کو نوری عمود پر باندھیں گے اور فرشتے نبی کریم ﷺ کے سر اقدس پر لہرائیں گے۔

اس کے بعد امت محمد یہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساداتِ کرام اس کے پیچھے چلے چلیں گے۔ یہ عظیم لشکر اپنے گھوڑوں پر سوار ہوگا ان کے ہاتھوں میں "رایات الوصال" (یعنی قرب ووصل کے جھنڈے) ہوں گے اور وہ سب اس شان سے روانہ ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کے قصر کی طرف آئیں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام پوچھیں گے یہ کون حضرات ہیں؟

فرشتے کہیں گے' یہ آپ کے فرزندِ جلیل الشان محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی امتِ اخیار ہے۔ اللہ عزوجل نے ان کو اپنے دیدار کے لئے بلایا ہے تو حضرت آدم عزوجل عرض کریں گے۔

اے میرے حبیب اے محمد صلی اللہ علیک وسلم! ٹھہریے میں حاضر ہوتا ہوں کیونکہ اللہ عزوجل نے مجھے بھی یاد فرمایا ہے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام آئیں گے اور ان کی اولاد میں سے حضرت شیث علیہ السلام' ہابیل علیہ السلام' ادریس علیہ السلام اور صالحین گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف چلیں گے جب حضرتِ موسیٰ علیہ السلام گھوڑوں کے ہنہنانے اور فرشتوں کے بازوؤں کے پھڑ پھڑانے کی آواز سنیں گے' تو پوچھیں گے یہ کون حضرات ہیں؟ فرشتے کہیں گے' یہ آپ علیہ السلام کے بھائی محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ یہ سن کر وہ عرض کریں گے

اے میرے حبیب اے محمد صلی اللہ علیک وسلم! ٹھہریئے میں بھی چلتا ہوں کیونکہ اللہ عزوجل نے مجھے بھی یاد فرمایا ہے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ کے پاس پہنچیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پوچھیں گے یہ کیسا شور ہے؟

فرشتے کہیں گے یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سواری ہے اللہ ﷻ نے اپنے دیدار کے لئے بلایا ہے یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے قصر سے باہر آئیں گے۔ اور عرض کریں گے اے میرے حبیب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! انتظار فرمائیے میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ مجھے بھی اللہ ﷻ نے یاد فرمایا ہے۔

اس کے بعد یہ سب کے سب ہمارے آقا سید عالم ﷺ کے "لواء الحمد" کے نیچے مشاہدہ باری تعالیٰ کی طرف چلیں گے۔ مرد گھوڑوں پر سوار ہوں گے اور عورتیں ہودج پر ہوں گی۔ اور جب منزل مقصود پر پہنچیں گے تو فرشتے عورتوں کو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے قرب میں پہنچا دیں گے۔ اور مرد نبی کریم ﷺ کے جلو میں اور وہ سب ایسے میدان میں ٹھہریں گے۔ جس کی مٹی مشک کی ہوگی۔ اس کا نام "خَطِيرَةُ الْقُدُوْسِ" اس میدان میں بکثرت کرسیاں یاقوت سے نصب ہوں گی۔ اور کچھ کرسیاں سونے سے اور کچھ چاندی سے اور ان کرسیوں کے اوپر منبر مراتب ہوں گے اور یہ تمام کرسیاں نور کی ہوں گی۔ پھر فرشتے ان کے ہاتھ تھام کر ہر ایک کو ان کے مرتبے کے مطابق بٹھائیں گے اور بکثرت حضرات ان کرسیوں پر بیٹھیں گے اور کچھ لوگ مشک کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے جیسی بھی ان کی منزلت ہوگی اور ان کا درجہ بارگاہ رب العزت میں ہوگا۔

اس کے بعد حق تعالیٰ ایک ایک مرد اور ایک ایک عورت پر جلوہ گر ہو کر سلام سے سرفراز فرمائے گا۔ تمام نیک بیبیاں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس سفید موتی کے ایوان میں درخت طوبیٰ کے نیچے بیٹھی ہوں گی۔ ان کے لئے درجوں کے مطابق کرسیاں نصب ہوں گی۔ ہم اللہ ﷻ سے تمنا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے اس نعمت سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

اور حق تعالیٰ ایک ایک مرد و عورت کے پاس تجلی فرما کر ان کو سلام سے سرفراز فرمائے گا۔ اللہ ﷻ فرمائے گا میرے بندو! میرے ولیو! میرے طاعت گزارو! میرے خدمت گزارو! اور مجھ سے محبت رکھنے والو! تم کو مرحبا! اے میرے فرشتو! ان کی ضیافت کرو تو فرشتے ان کے لئے موتیوں کے خوان لائیں گے ان میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے جب وہ کھانے سے فارغ ہو جائیں گے تو حق تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے بندوں کو مرحبا! اے میرے فرشتو اب انہیں پلاؤ۔ تو فرشتے سونے کے پیالے پیش کریں گے جو سرخ یاقوت کے ہوں گے اور پیالوں میں شراب طرح طرح کی قسم سے ہوگا۔ اللہ ﷻ نے فرمایا ہے وسقٰهم ربهم شرابا طھورا [illegible]

ان کا رب ان کو شراب طہور پلائے گا۔

تو ان میں سے ہر ایک ایک پیالہ لے گا اور اس شراب طہور نوش کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جائیں گے وہ پیالہ عرض کرے گا: اے اللہ ﷻ کے ولی! اگر تم نے مجھ سے دودھ نوش فرمایا ہے تو اب مجھ سے شراب طہور نوش کیجئے' اور اگر تم نے مجھ سے شراب طہور نوش کیا ہے' تو اب مجھ سے شہد مصفّٰی نوش کیجئے تو وہ اسے اتنا پئیں گے کہ وہ سیراب ہو جائیں گے۔

اس کے بعد فرشتے کہیں گے ہمارے رب ﷻ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس پیالہ سے انواع واقسام کی شراب طہور پلائیں جو ستر رنگوں میں ہیں۔ اور ہر رنگ دوسرے سے لذیذ تر ہے جب وہ خوب سیر ہو جائیں گے تو اللہ ﷻ فرمائے گا میرے بندوں' میرے طاعت گزاروں' میری خدمت بجالانے والوں اور مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا۔

اے میرے فرشتو! فواکہ سے ان کی تواضع کرو' تو فرشتے سونے کے طباقوں میں انہیں پیش کریں گے۔ ان میں رنگارنگ کے پھل ہوں گے۔

جب وہ کھا چکیں ہوں گے تو (شفیق) اللہ ﷻ فرمائے گا میرے بندوں' میرے طاعت گزاروں' اور مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا۔ اے میرے فرشتو! انہیں خوشبو میں بساؤ تو فرشتے عرش کے نیچے سے سفید مشک اذفر لے کر انہیں پیش کریں گے' اور وہ انہیں ملیں گے' اس کے بعد حق تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے بندوں' اور میرے طاعت گزاروں کو مرحبا۔

اے میرے فرشتو! انہیں خلعت پہناؤ تو فرشتے سبز' سرخ زرد اور سفید خلعتیں ایسے نورِ رحمٰن سے چمکتی ہوئیں کہ اگر اللہ ﷻ لوگوں کی نگاہوں کی حفاظت نہ فرماتا۔ تو اس خلعت کے نور سے ان کی آنکھوں کا نور یقیناً جاتا رہتا۔ ان کو نے کر ہر ایک کو ننست پہنائیں گے۔

اس کے بعد اللہ ﷻ فرمائے گا: میرے میرے بندوں' میرے طاعت گزاروں' اور مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا۔ اے میرے فرشتو! انہیں زیور پہناؤ تو وہ بڑھ کر زیورات پہنائیں گے۔

اور حدیث پاک میں حوروں کو ان کے آقاؤں پر رو کے جانے اور انہیں ان کے تمام احوال سے باخبر کرنے کا سبب یہ ہے کہ ہر ایک حور اپنی ساتھی حور سے پوچھے گی کہ تم نے اپنے آقا کو کس عمل پر قائم پایا ہے؟

وہ جواب میں کہے گی' میں نے انہیں نماز پڑھتے' روتے اور بارگاہِ الٰہی میں گریہ زاری

کرتے پایا ہے اور دوسری حور کہے گی میں نے اپنے سردار کو سوتے ہوئے پایا ہے دوسری کہے گی۔ میرا آقا کثیر مجاہدہ میں ہے اور تمہارا آقا کثیر غفلت میں ہے غالباً تم بھی میرے آقا کی میراث بن جاؤ گی۔ وہ حور اس سے کہے گی حاشا اللہ! میرے آقا مجھ سے جدا ہو۔ اللہ ﷻ ہمارے اور اس کے درمیان کبھی جدائی نہ ڈالے گا اور نہ میں محروموں میں سے ہوں گی۔

اب اگر بندہ اللہ ﷻ کی طاعت سے کوتاہی اور روگردانی کرتا ہے اور معصیت میں گر پڑتا ہے تو اللہ ﷻ قصور سے اس کا نام منادیتا ہے اور دوسرے اہلِ جنت اس کے منازل اور اس کے خدام کے حق دار ہو جاتے ہیں اور اگر بندہ ہمیشہ اللہ ﷻ کی طاعت پر قائم رہتا ہے تو وہ ابدی نعمتوں کا مستحق بن جاتا ہے۔

تو اے اللہ ﷻ کے بندو! بابِ حق کو مضبوط سے تھام لو اور توبہ کو تازہ بتازہ کرتے رہو۔ اور رب العزت کے حضور میں گریہ وزاری کرتے رہو تا کہ احباب کی ملاقات کے ساتھ جنتیوں میں بہرہ ور ہوسکو۔

وَلِلّٰہِ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعِ وَالْمَابِ. وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَمْدُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

مترجم:
غلام معین الدین نعیمی غفرلہ

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

☆ ☆ ☆

چالیس احادیث، آیات بینہ، حکایات ونصائح پر مشتمل عربی کتاب

المواعظ العصفوریه

کا اردو ترجمہ بنام:

مواعظ حسنہ

مصنف

حضرت امام محمد بن ابوبکر العصفوری رحمہ اللہ

مترجم

حضرت مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمہ اللہ

ناشر

مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور

فہرست

مواعظ حسنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَلَاعُدْوَانَ اِلَّاعَلَی الظّٰالِمِیْنَ
والصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

امابعد بندہ گناہگار محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ گناہوں اور نافرمانیوں کے سمندر میں عرصہ دراز تک ڈوبے رہنے کے بعد اُس غفور الرحیم کی ذات سے رضامندگی کا اور شیطان لعین سے مخالفت کا طلبگار ہے اور دوزخ کے عذاب سے بچنے اور جنت النعیم میں داخل ہونے کا طلبگار ہے۔ نفس امارہ نے صراط مستقیم پر چلنے کی اجازت نہیں دی،
لیکن رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے چالیس حدیثیں جمع کیں تو اس کو اللہ ﷻ معاف کر دے گا اور بخش دے گا۔ پس اس امید رحمت پر بندہ نے معتبر مشائخ اور بڑے بڑے آئمہ سے ایسی چالیس احادیث مبارکہ جمع کرنے کا شرف حاصل کیا جن کی سندیں حضور اکرم ﷺ تک پہنچتی ہیں۔
اور بندۂ عاجز نے چند نصیحتوں اور ان حکایات کو جو کہ علماء کرام سے اخبار و اثار میں منقول ہیں، شامل کیا۔ اس امید پر کہ شاید اُس جبار و قہار ذات کے غضب سے محفوظ ہو جائے گا اور آخرت میں اس ستار العیوب ذات کے سامنے ابرومندر ہے۔
ان چالیس احادیث مبارکہ کی برکت سے، قارئین اور واعظین سے گزارش ہے کہ اپنی دعاؤں میں بندۂ ناچیز کو نہ بھولیں۔

محمد بن ابی بکر العصفوری غفرلہ

مخلوق خدا پر رحم کرنے کی تلقین

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحمت وشفقت کرنے والوں پر رحمٰن رحم وکرم فرماتا ہے۔ لہٰذا تم زمین والوں پر رحم کرو تاکہ آسمان والا تم پر رحم فرمائے۔''

حکایت:

اس حدیث مبارک کی موافقت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حکایت ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ کی شاہراہوں سے گزر رہے تھے ایک بچہ کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں چڑیا تھی اور وہ بچہ اس سے کھیل رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس چڑیا پر رحم آیا اور اسے بچے سے خرید کر چھوڑ دیا۔ جب حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو بہت سے لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے ان سے حال پوچھا اور کہا کہ اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟

فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا اور مجھ سے درگزر فرمایا لوگوں نے پوچھا کس عمل کی بدولت؟ کیا آپ کی سخاوت سے یا آپ کے عدل وانصاف سے یا آپ کے زہد وتقویٰ سے؟

آپ نے فرمایا جب تم نے مجھے قبر میں اتارا اور مجھے مٹی سے چھپا دیا اور مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تو دو ہیبت ناک فرشتے میرے پاس آئے انہیں دیکھ کر میری عقل پرواز کر گئی اور ان کی ہیبت سے میرا جوڑ جوڑ تھرتھرانے لگا۔ ان دونوں نے مجھے پکڑ کر بٹھایا انہوں نے مجھ سے سوالات کرنے کا ارادہ ہی کیا کہ

میں نے ندائے ہاتف سنی اس نے کہا تم دونوں میرے بندے کو چھوڑ دو اور اسے نہ ڈراؤ کیونکہ میں اس پر رحم فرماتا ہوں اور اس سے درگزر کرتا ہوں اس لئے کہ اس نے دنیا میں ایک چڑیا پر رحم کیا تھا اور میں آخرت میں اس پر رحم کرتا ہوں۔

حکایت:

دوسری حکایت یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا وہ ریت کے ٹیلہ پر سے گزرا اس وقت بنی اسرائیل بھوک سے دوچار تھے تو اس نے اپنے دل میں تمنا کی کاش یہ ٹیلا آٹے کا ہوتا تو میں بنی اسرائیل کا اس سے پیٹ بھر دیتا تو اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل کے کسی نبی علیہ السلام کی طرف وحی

بھیجی کہ تم فلاں عابد کو میرا پیغام پہنچا دو کہ میں نے تیرے لئے اجر کو اتنا واجب کر دیا ہے جتنا کہ وہ ٹیلا آٹا ہو جاتا تو' تو اسے صدقہ کر دیتا۔

لہٰذا جو اللہ ﷻ کے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ اللہ ﷻ اس پر رحم فرماتا ہے کیونکہ اس بندے نے اللہ ﷻ کے بندوں پر رحم کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر یہ آٹا ہوتا تو اس سے لوگوں کا پیٹ بھر دیتا تو اس نے اتنا ہی ثواب پایا جتنا اس کے کرنے پر وہ پاتا۔

رحمتِ الٰہی سے مایوسی کی ممانعت

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "گنہگار بندہ جو اللہ ﷻ کی رحمت کا امیدوار ہے خدا کے حضور اس عابد سے زیادہ قریب ہے جو رحمت الٰہی سے مایوس ہے"

فرمایا ہمیں بروایت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خبر پہنچی کہ گزشتہ امتوں میں ایک شخص تھا جو عبادت میں خوب ریاضت کرتا تھا اور اپنے نفس کو سختیوں میں ڈالتا تھا اور وہ لوگوں پر اللہ ﷻ کی رحمت سے مایوس تھا۔ جب وہ مر گیا تو اس نے عرض کیا کہ

اے میرے رب ﷻ تیری بارگاہ میں میرے لئے کیا ہے؟ اللہ ﷻ نے فرمایا جہنم کی آگ۔ اس نے کہا اے رب ﷻ! میری اتنی عبادت و ریاضت کیا ہوئی؟

رب ﷻ نے فرمایا چونکہ تو دنیا میں لوگوں پر میری رحمت سے مایوس رہتا تھا تو آج میں تجھے اپنی رحمت سے مایوس رکھتا ہوں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ ایک شخص نے بجز توحید کے کبھی کوئی عمل خیر نہ کیا۔ تو جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلانا یہاں تک کہ وہ مجھے راکھ بنا دے تو میری راکھ کو تیز ہوا کے دن دریا میں اڑا دینا۔ تو اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا مگر اس نے خود کو اللہ ﷻ کے قبضہ میں پایا۔ اللہ ﷻ نے اس سے فرمایا تجھے کس بات نے برانگیختہ کیا کہ تو اپنے ساتھ ایسا کرے؟ اس نے کہا تیرے خوف نے تو اس عذر کی بنا پر اسے بخش دیا گیا۔ حالانکہ توحید کے سوا اس نے کبھی بھی عمل خیر نہیں کیا تھا۔

حکایت:

غسل دینے اور دفن کرنے کو برا جانا اور اسے ٹانگ سے گھسیٹ کر گھوڑے پر پھینک دیا۔ اس پر اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی اور فرمایا

اے موسیٰ علیہ السلام فلاں شخص فلاں محلّہ میں فوت ہو گیا ہے اور فلاں گھوڑے پر اس کی لاش ہے وہ میرے اولیاء میں سے ایک ولی ہے نہ اسے لوگوں نے غسل دیا ہے اور نہ کفن و دفن کیا ہے۔ اب تم جاؤ اسے غسل دے کر کفن دو اور اس کی نماز جنازہ پڑھ کر دفن کرو اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اس محلّہ میں تشریف لے گئے اور میت کے بارے میں دریافت فرمایا۔ لوگوں نے بتایا فلاں شخص مرا ہے وہ ایسا ویسا تھا اور یہ کہ وہ فاسق ملعون تھا۔

یہ سن کر فرمایا: وہ کس جگہ ہے کیونکہ اللہ ﷻ نے مجھے اس کے لئے وحی فرمائی ہے چلو مجھے اس کی جگہ بتاؤ تو وہ گئے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے گھوڑے پر پڑا دیکھا تو اللہ ﷻ کی جناب میں عرض کیا کہ اے اللہ ﷻ تو نے مجھے اس پر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے حالانکہ اس کی قوم اس کی برائی کی گواہی دے رہی ہے اب تو ہی اس کے اچھے اور برے ہونے کو خوب جانتا ہے۔

اللہ ﷻ نے انہیں وحی فرمائی کہ اے موسیٰ علیہ السلام اس کی قوم ٹھیک کہتی ہے جیسا کہ اس کے بارے میں برے افعال کی نسبت بیان کرتی ہے مگر بات یہ ہے کہ اس نے اپنی وفات پر تین باتوں کی مجھ سے استدعا کی تھی اگر مجھ سے ان (تین باتوں) کی اپنی مخلوق کے تمام گنہگار سوال کریں تو میں ان کو ضرور عطا فرماؤں تو میں اس پر کیوں نہ رحم فرماؤں۔ بلاشبہ اس نے اپنے لئے سوال کیا ہے اور یہ کہ میں ارحم الرحمین ہوں موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ وہ تین باتیں کیا ہیں؟

اللہ ﷻ نے فرمایا جب اس کی وفات قریب آئی تو اس نے کہا اے رب ﷻ تو مجھے خوب جانتا ہے کہ میں معاصی کا مرتکب رہا ہوں مگر میں معصیت کو اپنے دل میں برا جانتا تھا لیکن تین باتیں مجھ میں جمع ہو گئیں یہاں تک کہ میں باوجود یہ کہ معصیت کو اپنے دل میں برا جانتا تھا معصیت میں مبتلا ہو گیا۔ پہلی بات تو یہ کہ نفسانی خواہش تھی برائی رفیق بن گئی تھی اور ابلیس لعنۃ اللہ علیہ شریک ہو گیا تھا اس بات نے مجھے معصیت کے فتنہ میں ڈال دیا۔ اب تو خوب جانتا ہے میں نے جو کچھ عرض کیا ہے اب تو مجھے بخشدے اور دوسری بات اس نے یہ کہی کہ اے رب ﷻ تو خوب جانتا ہے میں نے معاصی کا ارتکاب کیا ہے اور میرا اٹھنا فاسقوں کے ساتھ ہو گا لیکن میں صالحین کی صحبت اور ان کے زہد اور ان کے ساتھ اپنے کو پسند کرتا ہوں اگرچہ فاسق لوگ مجھے پسند کرتے تھے۔ تیسری بات اس نے یہ کہی کہ اے میرے معبود تو میرے بارے میں خوب جانتا ہے کہ

ساتھیں میرے نزدیک فاسقوں سے زیادہ محبوب تھے حتیٰ کہ اگر دو شخص میرے پاس آتے ایک صالح ہوتا اور دوسرا فاسق تو میں صالح کی ضرورت کو فاسق پر مقدم رکھتا تھا۔

علماء بیان کرتے ہیں کہ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نے کہا اے رب عزوجل اگر تو نے مجھے معاف کر دیا اور میرے گناہوں کو بخش دیا تو تیرے اولیاء اور تیرے انبیاء علیہم السلام خوش ہوں گے اور شیطان جو کہ میرا بھی دشمن ہے اور تیرا بھی دشمن ہے وہ غمزدہ ہو جائے گا اور اگر تو نے میرے گناہوں کی پاداش میں مجھے عذاب دیا تو شیطان اور اس کے مددگار خوش ہوں گے اور انبیاء و اولیاء غمگین ہوں گے اور میں خوب جانتا ہوں کہ تیرے نزدیک اولیاء کی خوشی شیطان اور اس کے مددگاروں کی خوشی سے زیادہ محبوب ہے اے رب عزوجل مجھے بخش دے۔ اے خدا تو خوب جانتا ہے جو کچھ میں نے عرض کیا ہے تو اب مجھ پر رحم فرما اور مجھ سے درگزر فرما۔

اللہ عزوجل نے فرمایا تو میں نے اس پر رحم فرمایا اور اسے بخش دیا اور اس سے درگزر کیا بے شک میں رؤف و رحیم ہوں خاص کر اس کے لئے جو میرے حضور گناہوں کا اقرار کرے اور یہ گناہوں کا اقرار کرتا تھا تو اسے میں نے بخش دیا اور اس سے درگزر کیا۔

اے موسیٰ علیہ السلام وہ کرو جس کا میں نے تمہیں حکم دیا۔ یقیناً میں اس کی حرمت میں ان لوگوں کو بخش دوں گا جو اس کے جنازے اور اس کی تدفین میں حاضر و شریک ہوں گے۔

بڑھاپے میں اللہ عزوجل کی طرف رجوع و توبہ کرنا

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل ہر صبح و شام بوڑھے کے چہرے کی طرف نظر فرماتا ہے اور کہتا ہے میرے بندے تو بوڑھا ہو گیا ہے تیری کھال خشک ہو گئی ہے تیری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں تیرے مرنے کا وقت قریب آ پہنچا ہے میرے حضور تیرے آنے کا وقت قریب آ پہنچا ہے تو مجھ سے حیا کر میں تیرے بڑھاپے کا خیال کرتا ہوں کہ میں اس حال میں تجھے جہنم میں عذاب دوں۔

حکایت

حضرت علی بن محمد ... [illegible]

[illegible]

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اس کی تکریم اور اس کے بڑھاپے کی تعظیم میں آگے نہ بڑھتے یہاں تک کہ طلوع آفتاب کا وقت قریب آ گیا اور جب بوڑھا مسجد کے دروازے کے قریب آیا تو وہ مسجد میں داخل نہ ہوا اس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جانا کہ وہ نصرانی تھا اور آپ مسجد میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو رکوع میں پایا اور حضور ﷺ نے رکوع کو دو رکوع کے برابر طویل کر دیا۔ یہاں تک کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے رکعت کو پا لیا۔

جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نماز میں رکوع کو کیوں طویل فرمایا ایسا تو آپ نے کبھی کیا نہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میں نے رکوع کیا اور "سُبحان ربّی العظیم" پڑھا جو کہ میرا ورد تھا اور اپنے سر کو اٹھانے کا ارادہ کیا تو جبریل علیہ السلام آئے اور اپنے بازو کو میری کمر پر رکھ دیا اور مجھے بہت دیر تک پکڑے رہے جب انہوں نے اپنا بازو اٹھایا تو میں نے اپنا سر اونچا کیا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا انہوں نے ایسا کیوں کیا؟

حضور ﷺ نے فرمایا میں نے ان سے اس بارے میں دریافت نہ کیا اس لمحہ حضرت جبریل علیہ السلام آ گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! علی کرم اللہ وجہہ الکریم عجلت کے ساتھ جماعت کے لئے آ رہے تھے کہ راستہ میں نصرانی بوڑھا حائل گیا اور انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ نصرانی ہے اور انہوں نے اس کے بڑھاپے کی وجہ سے اکرام کیا اور اس سے آگے نہ بڑھے اور اس کے حق کی حفاظت کی۔ اللہ ﷻ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کو رکوع میں پکڑے رکھوں یہاں تک کہ وہ آپ کو فجر میں پالیں اور یہ بات کوئی تعجب کی نہیں ہے البتہ سب سے بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ اللہ ﷻ نے میکائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ سورج کو اپنے بازوؤں سے روکے رکھیں تاکہ دیر تک سورج طلوع نہ ہو یہ سورج کا روکنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی وجہ سے تھا۔ علماء نے فرمایا کہ شیخ فانی (بوڑھے) کے احترام کا یہ درجہ ہے باوجودیکہ وہ نصرانی تھا۔

حکایت:

ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد کی وفات کا وقت قریب آیا اور وہ اس وقت اسی (۸۰) سال کی عمر مبارک کے تھے تو حضرت شیخ بیمار ہو گئے انہوں نے حضرت امام کو حکم دیا کہ ان کی عمر کا کوئی غلام تلاش کریں اور اسے خرید کر ان کی طرف سے آزاد کر دیں۔

حضرت امام ابو منصور رحمۃ اللہ علیہ نے بہت تلاش کیا مگر اس عمر کا غلام نہ ملا۔ لوگوں نے

عرض کیا اسی (۸۰) سال کا بوڑھا غلام کیسے اس حال میں ملے گا کہ وہ غلامی کی حالت میں بھی ہو اور اسے آزاد نہ کیا گیا ہو یہ سن کر حضرت امام ابومنصور رحمۃ اللہ علیہ واپس اپنے استاد کے پاس آئے اور لوگوں کی بات آپ سے بیان کی کہ حضرت استاد نے جب لوگوں کی یہ بات سنی تو اپنے سر کو زمین پر رکھا اور اپنے رب ﷻ سے مناجات کی اور عرض کیا:

اے میرے معبود! لوگوں کا کرم اس کو برداشت نہیں کرتا جب غلام اسی (۸۰) سال کو پہنچ جائے تو اسے غلامی پر باقی رکھیں بلکہ وہ اسے آزاد کر دیتے ہیں تو تو کیسے مجھے نار سے آزاد نہ کرے گا تو تو کریم جواد عظیم اور غفور و شکور ہے تو اللہ ﷻ نے ان کے حسن مناجات کے سبب آزاد فرما دیا۔

علم دین حاصل کرنے کا درجہ

حدیث: حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جس نے علم دین کے ایک باب کا علم حاصل کیا وہ علم اس کی دنیا اور اس کی آخرت میں نفع پہنچائے گا۔ اللہ ﷻ اس کے لئے دنیاوی عمر کے ایسے ستر ہزار سال کی نیکیاں عطا فرمائے گا جن کے سالوں کے دن روزے میں اور راتیں قیام میں مقبول وغیر مردود گزری ہیں۔

حدیث: حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے علقمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قرآن کی قرأت، ملفیین کے اعمال، نماز عاجزوں کے اعمال، روزہ فقراء کے اعمال، تسبیح عورتوں کے اعمال، صدقہ سخیوں کے اعمال اور تفکر ضعیفوں کے اعمال ہیں کیا میں تمہیں "اعمالُ الابطال" کی رہنمائی نہ کروں؟

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! "اعمالُ الابطال" کیا ہیں؟

فرمایا "اعمالُ الابطال" یعنی باطل کرنے والوں کے اعمال علم دین کا حاصل کرنا ہے کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں مؤمن کا نور ہے۔

حدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی کرم اللہ وجہہ الکریم اس کے دروازے ہیں خوارج نے جب اس حدیث کو سنا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے حسد کرنے لگے [illegible] جمع ہوئے اور انہوں نے کہا ہم میں سے ہر ایک ہی مسئلہ

دریافت کرے اور ہم دیکھیں گے کہ وہ ہمیں کیسا کیسا جواب دیتے ہیں اگر وہ ہم میں سے ہر ایک کو ایسا جواب دیں جو پہلے سے دوسرا (مختلف) ہو تو ہم جان لیں گے وہ ویسے ہی عالم ہیں جیسے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

تو ان میں سے ایک آیا اور اس نے پوچھا اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم علم افضل ہے یا مال؟ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جواب میں فرمایا مال سے علم افضل ہے اس نے پوچھا کس دلیل سے؟ فرمایا علم انبیا کی میراث ہے اور مال قارون وشداد اور فرعون وغیرہ کی میراث ہے وہ یہ جواب لے کر چلا گیا۔

دوسرا آدمی آیا اس نے بھی وہی سوال کیا جو پہلے نے سوال کیا تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جواب میں فرمایا مال سے علم افضل ہے اس نے پوچھا کس دلیل سے؟ فرمایا علم تمہاری نگہبانی کرتا ہے اور رہا مال تو تم اس کی نگہبانی کرتے ہو۔ وہ آدمی یہ جواب لے کر چلا گیا۔

اس کے بعد ان میں سے تیسرا آدمی آیا اس نے بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے نے کیا تھا۔ حضرت کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا مال دار کے دشمن بہت ہوتے ہیں اور صاحب علم کے دوست بہت ہوتے ہیں تو وہ یہ جواب لے کر چلا گیا۔

اس کے بعد ان میں سے چوتھا شخص آیا اس نے بھی وہی سوال کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا علم افضل ہے۔ اس نے پوچھا اس کی دلیل کیا ہے؟ فرمایا جب مال کو خرچ کرو گے تو وہ کم ہو جائے گا اور جب علم کو کام میں لاؤ گے تو وہ بڑھتا جائے گا۔ تو وہ یہ جواب لے کر چلا گیا۔

پھر پانچواں آدمی آیا اس نے بھی یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا علم مال سے افضل ہے اس نے پوچھا کس دلیل سے؟ فرمایا صاحب مال شوم وبخیل کے نام سے پکارا جاتا ہے اور صاحب علم کو عظمت وکرامت کے نام سے یاد کرتے ہیں وہ یہ جواب لے کر چلا گیا۔

پھر چھٹا آدمی آیا اس نے بھی یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا علم مال سے افضل ہے اس نے پوچھا کس دلیل سے؟ فرمایا مال کو چور سے بچایا جاتا ہے اور علم کو چور سے نہیں بچایا جاتا۔ وہ یہ جواب لے کر چلا گیا۔

پھر ساتواں آدمی آیا اس نے بھی یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا علم مال سے افضل ہے اس نے پوچھا کس دلیل سے؟ فرمایا صاحب مال سے قیامت کے دن حساب لیا جائے گا اور صاحب علم قیامت کے دن شفاعت کرے گا وہ یہ جواب لے کر چلا گیا۔

پھر آٹھواں آدمی آیا اس نے بھی یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا علم مال سے افضل ہے اس نے پوچھا کس دلیل سے؟ فرمایا مال زیادہ پڑا رہنے سے اور زیادہ عرصہ گزر جانے سے گھس جاتا ہے اور علم نہ گھستا ہے اور نہ پرانا ہوتا ہے۔

پھر نواں آدمی آیا اس نے بھی یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا علم مال سے افضل ہے اس نے پوچھا کس دلیل سے؟ فرمایا مال قسی القلب (سخت دل) بنا دیتا ہے اور علم دل کو منور کر دیتا ہے وہ یہ جواب لے کر چلا گیا۔

اس کے بعد دسواں آدمی آیا اس نے بھی یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا علم مال سے افضل ہے اس نے پوچھا کس دلیل سے؟ فرمایا صاحب مال' مال کے سبب سے ربوبیت کا دعویٰ کرنے لگتا ہے اور صاحب علم' عبودیت و بندگی کا دعویٰ کرتے ہیں۔

پھر فرمایا اگر تم یہی سوال مجھ سے پوچھتے رہے جب تک میں زندہ ہوں برابر دوسرا ہی جواب دیتا رہوں گا۔ اس کے بعد وہ خوارج آئے۔ اور ان سب نے سر اطاعت خم کر دیا۔

وہ عمل جو جہنم سے دور کرے اور جنت سے نزدیک

حدیث: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت سے نزدیک کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔

فرمایا: جب تم سے کوئی برا عمل ہو جائے تو فوراً اس کے بعد نیک عمل کر لو۔ وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا۔ کیا **لا الٰہ الا اللہ** کا کلمہ حسنات میں ہے؟ فرمایا وہ **احسن الحسنات** ہے۔

حکایت:

ایک شخص عرفات میں کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں سات پتھر تھے۔ اس نے کہا: اے پتھرو! میری طرف سے ہمارے رب جل جلالہ کے پاس گواہی دینا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ "**لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ**" اس کے بعد اس نے خواب میں دیکھا کہ جیسا کہ خواب میں دیکھا جاتا ہے کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور اس کا حساب کیا گیا تو اس کے لئے جہنم واجب ہو گئی

ایک پتھر ان پتھروں میں سے جس کو اس نے گواہ بنا کے پھینکا تھا جہنم کے دروازے پر گر پڑتا ہے تمام عذاب کے فرشتے جمع ہو کر اسے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں مگر وہ اس کے ہٹانے کی طاقت نہیں پاتے۔ اس کے بعد اسے دوسرے دروازہ کی طرف لے جاتے ہیں اس دروازے پر بھی انہیں پتھروں میں سے ایک پتھر آ کے گر پڑتا ہے عذاب کے تمام فرشتے اسے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں مگر وہ ہٹا نہیں سکے پھر وہ تیسرے دروازے کی طرف لے جاتے ہیں وہاں بھی ان پتھروں میں سے ایک پتھر آ پڑتا ہے اس طرح جہنم کے ساتوں دروازوں پر لے جایا جاتا ہے اور وہ ساتوں پتھر جہنم کے ایک ایک دروازے پر آ کر گر پڑتے ہیں۔

اس کے بعد اسے عرش کے نیچے لے جایا گیا اور فرشتوں نے عرض کیا ہمارے رب ﷻ! اس بندے کے حکم سے تو واقف ہیں مگر جہنم میں لے جانے کا کوئی راستہ نہیں پاتے؟

رب ﷻ نے فرمایا: میرے بندے نے پتھروں کو گواہ بنایا ہے جبکہ پتھروں نے تیرے حق کو ضائع نہیں کیا تو میں تیرے حق کو کیسے ضائع کروں گا بلاشبہ میں تیری شہادت کا گواہ ہوں۔ فرمایا: اسے جنت میں داخل کر دو۔ جب جنت کے قریب گیا تو اس کے تمام دروازے بند پائے تو اس وقت **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کی شہادت آئی اور تمام دروازے کھل گئے اور وہ داخل ہو گیا۔

حکایت:

الامام الزاہد سیدی ابن المفتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد المفتی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب ﷻ سے مناجات کی۔ انہوں نے عرض کیا اے رب ﷻ! تو نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور اپنی نعمت اور اپنے رزق سے ان کی پرورش فرمائی پھر ان کو قیامت کے دن اپنی آگ میں داخل کر دے گا؟

اللہ ﷻ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اٹھو اور کچھ حصہ زمین پر کھیتی کرو۔ تو انہوں نے کھیتی بوئی اور اسے سیراب کیا اور انتظار کیا یہاں تک کہ اسے کاٹا اور اس کے تنے چھوڑ دیئے۔

اس کے بعد رب العزت نے ان سے فرمایا۔ اے موسیٰ علیہ السلام اپنی کھیتی کے ساتھ کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا میں نے اسے کاٹ کر اٹھا لیا ہے فرمایا اس میں سے کچھ چھوڑا تو نہیں ہے؟ عرض کیا میں نے کچھ چھوڑا ہے مگر وہ جو کسی کام کی نہ تھی۔ اللہ ﷻ نے فرمایا میں جہنم میں اسی

جو "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کے اقرار سے منہ پھیرتے ہیں۔

وہ اعمال جو بعض گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں

حدیث: ابو نصر واسطی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ابو رجاء عطاردی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک اعرابی آیا۔ اس نے عرض کیا مجھے آپ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ جمعہ سے جمعہ تک اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کہ جو درمیان وقت ہے یہ کبائر سے بچنے والوں کے لئے صغائر کا کفارہ ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس کے بعد مزید فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا کفارہ ہے اور جمعہ کی طرف چلنا کفارہ ہے اور اس کا ہر قدم بیس سال کے عمل کے مانند ہے اور جب جمعہ سے فارغ ہو جاتا ہے تو دو سو سال کے عمل کی جزا دی جاتی ہے۔

حدیث: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بابت یہ حدیث مروی ہے۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں وہ تاجر تھے اور ان کے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے شام میں ایک خواب دیکھا کہ سورج اور چاند دونوں ان کی آغوش میں ہیں اور ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے سینہ سے چپٹا رکھا ہے اور ان دونوں کے اوپر اپنی چادر ڈھانپ رکھی ہے جب وہ بیدار ہوئے تو وہ نصرانی راہب کی طرف روانہ ہوئے تا کہ اس سے خواب کی تعبیر پوچھیں۔ تو انہوں نے پہنچ کر اپنا خواب بیان کیا اور اس سے اس کی تعبیر مانگی۔

راہب نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟

فرمایا مکہ مکرمہ سے پوچھا کس قبیلہ سے ہو؟ فرمایا قبیلہ تیم سے۔ پوچھا کیا کرتے ہو؟ فرمایا تجارت۔ راہب نے کہا تمہارے زمانہ میں ایک ہاشمی شخص ظہور فرمائے گا اس کا نام محمد امین ﷺ ہے۔ اور وہ قبیلہ بنی ہاشم سے ہوگا۔ اور وہی نبی آخر الزماں ہوگا۔

اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ زمینوں اور آسمانوں کو اور جو کچھ ان میں ہیں کو پیدا نہ فرماتا اور نہ حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوتے اور نہ تمام انبیاء و مرسلین اور وہ سید الانبیاء والمرسلین اور خاتم النبیین ہیں اور تم ان سے اسلام میں داخل ہوگے ان کے وزیر ہوگے اور ان کے بعد ان کے خلیفہ ہوگے۔ یہ ہے تمہارے خواب کی تعبیر۔

اس کے بعد اس راہب نے کہا میں ان کی نعت اور ان کی صفت توریت انجیل اور زبور میں پاتا ہوں۔ اور ان پر ایمان رکھتا ہوں مگر اپنے اسلام کو نصاریٰ کے خوف سے چھپاتا ہوں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے راہب سے نبی کریم ﷺ کی صفت سنی تو ان کا دل بھر آیا اور حضور ﷺ کی زیارت کا شوق بے چین کرنے لگا اور مکہ مکرمہ آئے اور آپ کو تلاش کر کے آپ کو پایا اور ان کی محبت کا یہ عالم تھا کہ بغیر آپ کے دیدار کے ایک پل صبر نہ ہوتا تھا۔ جب امر طویل ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا: اے ابوبکر روز تم میرے پاس آتے ہو اور میری مجلس میں رہتے ہو اسلام کیوں نہیں لاتے؟ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر آپ نبی ہیں تو ضرور آپ کے پاس معجزہ ہوگا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا وہ معجزہ کافی نہیں جو تم نے شام میں دیکھا اور اس کی تعبیر راہب نے دی اور تم کو اپنے اسلام لانے کی اس نے خبر کر دی۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سنا اور فوراً کہنے لگے: ''اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ'' اور ان کا اسلام قابلِ رشک بنا۔

حکایت:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں دو مجوسی بھائی تھے جن میں سے ایک نے تہتر سال اور دوسرے نے پینتیس سال آگ کی پوجا کی تھی۔ چھوٹے بھائی نے اپنے بڑے بھائی سے کہا آؤ ہم تجربہ کریں کہ آگ ہمیں محفوظ رکھتی ہے یا ہمیں جلا ڈالتی ہے جس طرح کہ ان لوگوں کو جلا ڈالتی جو اسے پوجتے نہیں اگر محفوظ رکھتی ہے تو ہم اسے پوجتے رہیں گے ورنہ نہیں۔

دوسرے نے کہا ٹھیک ہے تو دونوں نے آگ جلائی اور چھوٹے بھائی نے اپنے بڑے بھائی سے کہا کیا تم اپنے ہاتھ کو آگ میں رکھتے ہو یا میں اپنے ہاتھ کو آگ میں رکھوں؟ اس نے کہا' نہیں تم ہی رکھو۔ چھوٹے بھائی نے اپنے ہاتھ کو آگ پر رکھا اور اس نے اس کی انگلیاں جلا ڈالی۔ وہ کہنے لگا آہ اور اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا اور کہا میں تجھے پینتیس سال سے پوجتا ہوں پھر بھی تو مجھے جلاتی ہے اس کے بعد کہا:

اے بھائی آؤ ہم ایسے رب عزوجل کی عبادت کریں جو ایک ہی معبود ہو اگر ہم اس کا گناہ کریں اور اس کے حکم کی پانچ سو برس تک (مثلاً) عمل نہ کریں پھر بھی وہ ہم سے درگزر فرماتا ہے اور ایک ساعت کی طاعت اور ایک مرتبہ کے استغفار میں ہمیں معاف کر دیتا ہے اس کے بڑے بھائی

نے اس کی یہ بات مان لی اور کہا چلو ہم کسی ایسے شخص کے پاس پہنچتے ہیں جو ہمیں صراط مستقیم کی راہ دکھائے اور دین اسلام کی ہمیں تعلیم دے۔

راوی کا بیان ہے کہ جب دونوں کی رائے اس پر متفق ہوگئی کہ ہم حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جائیں تا کہ وہ ہم دونوں پر اسلام کو پیش کریں تو دونوں ان کی طرف چل دیئے جب دونوں آئے تو حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کو بصرہ کے ایک عام بڑے اجتماع میں وعظ کرتے پایا ان کے گرد خلق کثیر جمع تھی۔

جب دونوں آئے تو دونوں کی نظریں ان پر پڑیں تو بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ میں اسلام نہ لاؤں کیونکہ میری عمر کا بیشتر حصہ آگ کی پرستش میں گزرا ہے۔ اگر میں اسلام لایا اور دین اسلام اور دین محمد ﷺ کی طرف رجوع کیا تو میرے گھر والے اور میرے ہمسائے مجھے شرم و عار دیں گے اور مجھے ان کے عار دلانے سے آگ زیادہ پیاری ہے۔

چھوٹے بھائی نے اس سے کہا ایسا نہ کرو کیونکہ ان کی عار یقیناً زائل ہو جائے گی مگر آگ ہمیشہ رہے گی وہ کبھی زائل نہ ہوگی۔ ان کی طرف دھیان نہ دو۔ مگر بڑے بھائی نے اس کی کوئی بات نہ سنی۔ اس پر اس نے کہا تم جانو اور تمہارا کام جانے اور دنیا و آخرت کو برباد کرنے والے تم شقی ابن شقی ہو۔ اس کے بعد بڑا بھائی پلٹ کر چلا گیا۔ اور اسلام نہ لایا اور چھوٹا بھائی اپنے چھوٹے بچوں اور اپنی بیوی کے ساتھ لوگوں کے درمیان مجلس میں جا کے بیٹھ گیا۔

جب حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اپنے وعظ و تقریر سے فارغ ہوئے تو وہ جوان اٹھ کر ان کی خدمت میں پہنچا اور ان سے سارا قصہ بیان کیا۔ اور استدعا کی کہ اس پر اور اس کے گھر والوں پر اسلام پیش کیا جائے تو انہوں نے عرض اسلام کیا اور وہ سب مسلمان ہو گئے اور تمام لوگ خوشی کے آنسو رونے لگے۔ جب جوان نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو اس سے فرمایا بیٹھو! تمہارے لئے اپنے رفقاء سے کچھ دنیاوی مال جمع کر دوں۔ یہ سن کر اس نے کہا میرا ارادہ نہیں ہے کہ دنیا کے بدلے دین کو فروخت کروں۔ اس کے بعد وہ چلا گیا۔ وہ ایک خرابہ (مقام) میں پہنچا تو وہاں ایک کمرہ بند پایا وہ اس میں ٹھہر گئے جب دوسرا دن نکلا تو اس کی بیوی نے اس سے کہا بازار جاؤ کوئی کام تلاش کرو اور اپنی اجرت سے کچھ خرید کے لاؤ تا کہ ہم اسے کھائیں۔ وہ اٹھا اور بازار گیا اسے کوئی مزدوری نہ ملی۔ اس نے اپنے دل میں کہا بقیہ دن میں اللہ تعالیٰ کا کام کروں گا اور وہ

اس کے بعد خالی ہاتھ گھر لوٹ آیا۔ اس سے اس کی بیوی نے پوچھا کیا آج کوئی مزدوری نہیں ملی؟
اس نے کہا اے رفیقہ! ایک بادشاہ کا آج دن بھر کام کیا ہے اس نے آج تو کچھ نہیں دیا ممکن ہے وہ کل مجھے عطا فرمائے۔ پھر وہ سب بھوکے سور ہے۔ جب صبح ہوئی تو وہ بازار کی طرف گیا مگر اسے آج بھی کوئی کام نہ ملا۔ اور وہ اسی مسجد کی طرف چلا گیا اور وہاں رات تک اس نے نمازیں پڑھیں۔ اس کے بعد خالی ہاتھ گھر میں داخل ہو گیا اس سے اس کی بیوی نے پوچھا کیا آج بھی کچھ نہیں ملا؟ اس نے کہا آج بھی اسی بادشاہ کا کام کیا ہے جس کا میں نے کل کام کیا تھا۔ مجھے امید ہے کہ وہ کل دے گا چونکہ جمعہ کا دن ہے۔ تو ان سب نے اسی طرح بھوکے رات گزاری اور جب صبح ہوئی تو وہ دن جمعہ کا تھا بازار میں پہنچا مگر اسے کوئی کام نہ ملا۔ اس کے بعد وہ اسی مسجد کی طرف چلا آیا۔ اس نے دو رکعت نماز پڑھ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا۔

اے خدا! اے میرے آقا و مولا! یقیناً تو نے مجھے اسلام سے سرفراز فرمایا اور میرے سر پر اسلام کے تاج کے ساتھ تو نے میری ہدایت فرمائی تو اب اس دین کی حرمت میں جس کی تو نے مجھے توفیق دی ہے اور اس بزرگ و برکت والے دن کے صدقہ جس کی قدر و منزلت تیرے حضور عظیم ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے دل کو میرے عیال کے نفقہ سے بے نیاز کر دے اور مجھے وہاں سے رزق عطا فرما جہاں سے میرا گمان بھی نہ ہو۔ اب مجھے تیرے عزت وجلال کی قسم! اپنے اہل وعیال سے شرم آتی ہے اور ان پر ان کی حالت کے بدلنے کا خوف ہے کیونکہ وہ نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔

راوی کا بیان ہے اس کے بعد وہ کھڑا ہوا اور نماز میں مشغول ہو گیا اس نے دو رکعت نماز پڑھی جب آدھا دن ہوا تو وہ جوان جمعہ پڑھنے چلا اور اس کے بال بچے بھوک سے بلک رہے تھے۔ اسی لمحہ ایک شخص اس کے گھر کے دروازے پر جس میں اس کے بال بچے تھے آیا اور دروازے پر دستک دی اور اس کی بیوی باہر آئی اس نے دیکھا کہ ایک حسین وخوبصورت جوان اور کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں سونے کا طباق ہے۔ جو زردار مال سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس نے کہا اس طباق کو لو اور اپنے شوہر سے کہنا یہ تمہارے دو دن کے کام کی مزدوری ہے۔ تم کام زیادہ کرو گے تو ہم اجرت میں اور اضافہ کریں گے خاص کر اس دن میں یعنی جمعہ کے روز اس لئے کہ اسی دن میں تھوڑا کام مالک کے نزدیک بہت زیادہ کام ہے تو اس نے طباق لے لیا جب اس نے دیکھا تو اس میں ایک ہزار اشرفیاں تھیں اور اس نے ایک اشرفی لی اور صراف کے پاس پہنچی وہ صراف نصرانی

تھا اس نے اشرفی کو وزن کیا تو وہ ایک مثقال بلکہ دو مثقال سے بھی زیادہ تھی۔ جب اس نے اس کی تحریر پر نظر ڈالی تو اس نے جانا کہ یہ تو آخرت کے ہدایا میں سے ہے۔

اس نے پوچھا یہ تم نے کہاں سے حاصل کیں۔ تو سارا قصہ بیان کیا یہ سن کر صراف نے کہا اب مجھے عرض اسلام پیش کرو اور وہ مسلمان ہو گیا اس کے بعد اسے ایک ہزار درہم دیئے اور کہا اسے خرچ کرو جب یہ ختم ہو جائیں تو مجھے بتانا غرض کہ جب وہ جوان نماز سے فارغ ہوا تو خالی ہاتھ گھر کی طرف چلا اور اس نے اپنے کپڑے میں گرہ لگائی اور اسے ریت سے بھر لیا۔ اور دل میں کہا کہ اگر بیوی پوچھے گی کہ یہ کیا ہے تو کہہ دوں گا کہ یہ آٹا ہے۔

جب وہ خریتہ میں داخل ہوا اور اپنے گھر کی طرف نظر ڈالی تو وہ فرش وفرُوش سے آراستہ تھا اور گھر میں کھانے کی خوشبو محسوس کی تو اس نے اپنے کپڑے کی بوری کو دروازہ پر رکھا تا کہ بیوی کو پتہ نہ چلے کہ کیا ہے اس کے بعد اس سے اس کا حال پوچھا جو اس نے گھر میں دیکھا۔

اس پر اس (بیوی) نے سارا قصہ بیان کیا یہ سن کر وہ اللہ عزوجل کے شکر میں سجدہ میں گر پڑا۔ پھر اس کی بیوی نے پوچھا تم کپڑے میں کیا لائے تھے اس نے کہا یہ نہ پوچھو۔ تو وہ گئی اور اسے کھولا تو وہ بھی بحکم الٰہی آٹا ہو گیا تھا۔ یہ دیکھ کر پھر سجدہ شکر ادا کیا۔ وہ اللہ عزوجل کا بندہ جب تک زندہ رہا حق تعالیٰ کی عبادت میں ہی مشغول رہا۔

حضرت فقیہہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاؤ اور دعا مانگو کہ جمعہ کی حرمت سے ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری سختیوں کو ہم سے دور کر دے۔ اس جوان نے جب اللہ عزوجل سے دعا مانگی اور بحق یوم جمعہ خدا کے حضور التجا کی تو اللہ عزوجل نے اس کی حاجت اور اس کی روزی کو اس جگہ سے پورا کیا جس کا کسی کو گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ تو اسی طرح جب ہم جمعہ کے دن دعا مانگیں گے تو اللہ عزوجل یقیناً ہماری حاجتوں کو پورا کر دے گا کیونکہ وہ رؤف رحیم اور معبود ہے۔

اعمال حسنہ میں زبور کے منقولات

حدیث: حضرت عبدالصمد بن معقل رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور میں آخری تیس (۳۰) سطروں کو پڑھا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

اے داؤد علیہ السلام! تم جانتے ہو کہ میرے نزدیک کون سا مومن زیادہ محبوب ہے اگر اس کی زندگی دراز ہو۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا وہ مومن، جب وہ لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہے تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور اس کا جوڑ جوڑ تھرتھرانے لگے کیونکہ میں اس کے لئے موت اس بنا پر ایسی ہی ناپسند کرتا ہوں جس طرح باپ اپنے بیٹے کی موت کو ناپسند کرتا ہے لیکن اس کے لئے موت ضروری ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں اس گھر کے سوا دوسرے گھر کی سیر کراؤں اور بلاشبہ اس گھر کی نعمتیں، دنیا کی بلاؤں میں اور اس کی فراخی و نرمی دنیا کی شدت و سختی میں مضمر ہیں اور اس دنیا میں ایسے دشمن ہیں جو تمہارے معاملات کی خرابی میں کوتاہی نہیں کرتے اور وہ خون کی مانند جسم میں روح رواں دواں ہیں اس بنا پر میں اولیاء کے لئے جنت کی طرف جلدی کرتا ہوں۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی جب حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد فوت ہوتی تو صور پھونک دیا جاتا۔

حدیث: اسی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہا اور اس پر قائم رہا تو اس کے چار ہزار گناہ کبیرہ نابود ہو جاتے ہیں۔ اسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بیان فرمایا۔

حکایت:

شیخ امام زاہد یعقوب کسائی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر قرآن کی مجلس میں وارد ہے کہ حضرت حازم بن ولید رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ ان کے پاس طبیب آیا اور اس نے ان کی نبض پر ہاتھ رکھا۔ اس نے کہا ان کو تو کوئی بیماری نہیں ہے لوگوں نے ان سے ان کا احوال پوچھا کیونکہ آدمی اپنے حال کو خود ہی خوب جانتا ہے لوگوں کو دریافت کرنے پر جواب دیا فرمایا میرے وجود میں از قسم بیماری کچھ نہیں ہے میری بیماری اللہ عزوجل کا خوف ہے۔ مجھے اس کے حضور پیش ہونے اور حساب و کتاب ہونے کا خوف ہے اور ایمان کے زوال کا خوف ہے اگر ایسا ہوا تو میں مستحق عذاب ہوں گا۔ وہ کتنے خوش نصیب ہیں۔ جن کا دنیا سے خروج ایمان کے ساتھ ہوا ہے اور وہ دار الجناں جا کر پڑے ہیں۔

حکایت:

حضرت ابوبکر بن عبداللہ قرنی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ایک بادشاہ رب العزت عزوجل کے ساتھ بڑا سرکش اور متمرد تھا۔ مسلمانوں نے اس پر جہاد کیا اور اسے صحیح و سالم گرفتار کر لیا اور انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ رب تعالیٰ سے سرکشی کی بناء پر ہم اس کو کیسے ہلاک

کریں سب کا اتفاق اس پر ہوا کہ اسے ایک بڑے دیگ میں رکھا جائے اور اس کے سر کو بند کر دیا جائے اس کے نیچے آگ جلائی جائے۔ چنانچہ جب اسے آگ کی حرارت پہنچی تو وہ اپنے معبودوں کو پکارنے لگا جن کو وہ اللہ ﷻ کے سوا پوجتا تھا۔

اس نے پکارا اے لات مجھے چھڑا اے ہُبَل مجھے چھڑا اے عزیٰ مجھے چھڑا۔ اے سہیل میں تیرے سر کی مالش کرتا تھا اور اتنے برس میں نے تیری خدمت کی ہے وہ جتنا ان کو پکارتا تھا اتنی گرمی بڑھتی جاتی تھی۔ جب اس نے جان لیا کہ وہ اسے نہ چھڑا سکیں گے اور ان سے مایوس ہو گیا۔ پھر وہ اللہ ﷻ کی طرف رجوع ہوا۔ اور اس دیگ میں سے پکارا ''لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' تو اللہ ﷻ نے اس آگ پر بارش بھیجی اور آگ کو بجھا دیا اور ہوا کو بھیجا جس نے آسمان کی طرف دیگ کو اٹھا لیا۔ یہاں تک کہ آسمان و زمین کے درمیان دیگ اڑتی رہی اور وہ یہی کہتا رہا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ حتیٰ کہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

پھر اسے ہوا نے ایسی قوم کے سامنے لا کے ڈال دیا۔ جو خدا کو جانتی نہ تھی۔ انہوں نے اسے پکڑ لیا اور دیگ کو کھول کر اسے باہر نکالا۔ لوگ اس سے پوچھنے لگے تم کون ہو؟ اور یہ تمہارا کیا قصہ ہے اس نے کہا فلاں جگہ کا بادشاہ ہوں اور اس نے تمام حال بیان کیا اور وہ تمام قصہ اور اپنا تمام حال بیان کیا اور وہ تمام لوگ مسلمان ہو گئے۔

نماز جمعہ کا مرتبہ

حدیث: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازہ پر ستر (۷۰) فرشتے بیٹھے ہوتے ہیں جو لوگوں کے نام لکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس آخری شخص کا نام لکھتے ہیں جو منبر پر امام کے بیٹھنے کے وقت آتا ہے۔ اور وہ اپنے بیٹھنے میں کسی کو ایذا نہیں دیتا اور کوئی بات نہیں کرتا مگر بھلائی کی۔ تو یہ شخص جمعہ کے دن حصہ پانے والوں میں سب سے کم ہوتا ہے اور یہی وہ شخص ہے جس کے دونوں جمعہ کے درمیان بدیوں کو اللہ ﷻ بخش دیتا ہے۔

جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا:

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ

(پ۱ البقرہ ۳۰)

''اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے کہا کیا تو ایسے کو زمین میں خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرے گا اور خونریزیاں کرے گا؟ حالانکہ ہم تیری حمد کرتے اور تیری تقدیس کرتے ہیں؟'' اس پر اللہ عزوجل نے ان کو ملامت کرتے ہوئے فرمایا:

اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (پ۱ البقرہ ۳۰)

''میں وہ جانتا ہوں جسے تم نہیں جانتے'' اس خطاب سے فرشتے خوفزدہ ہو گئے اور سات مرتبہ عرش کے گرد طواف کیا۔ اس کے بعد اللہ عزوجل نے ان سے درگزر فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ زمین پر ایک گھر تعمیر کریں تا کہ اگر اولادِ آدم گنہگار ہو جائے تو وہ اس گھر کے گرد سات مرتبہ طواف کریں اور اللہ عزوجل ان سے اسی طرح درگزر فرمائے جس طرح فرشتوں سے درگزر فرمایا۔

اس کے بعد فرشتے زمین پر آئے اور زمین پر خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ اس کے بعد اللہ عزوجل نے اسے طوفان نوح علیہ السلام کے وقت چوتھے آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ اور اللہ عزوجل نے کعبہ کے پہلو میں ایک منارہ پیدا فرمایا اور اس کا نام بیت المعمور رکھا۔ اس منارہ کی لمبائی پانچ سو برس کی راہ ہے۔ تو جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اس منارہ پر حضرت جبریل علیہ السلام چڑھتے ہیں اور اذان دیتے ہیں اور اسرافیل علیہ السلام منبر پر بیٹھتے ہیں اور خطبہ دیتے ہیں۔ اور میکائیل علیہ السلام فرشتوں کی امامت کرتے ہیں تو جب نماز سے فارغ ہو جاتے ہیں تو جبریل علیہ السلام عرض کرتے ہیں

کہ اذان کے صلہ میں مجھے کیا ثواب حاصل ہوا جسے میں تمام مؤذنوں پر زمین میں ہبہ کروں؟ اور اسرافیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں کہ خطبہ کا مجھے کیا ثواب ملا ہے۔ جسے میں زمین میں تمام خطیبوں میں تقسیم کروں؟ اس کے بعد میکائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں کہ امامت کا مجھے کیا ثواب حاصل ہوا جسے میں زمین میں جمعہ کے دن تمام اماموں میں تقسیم کروں۔ اس کے بعد مقتدی فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جماعت کا ہمیں کیا ثواب حاصل ہوا ہے جسے ہم جمعہ کے دن زمین میں امام کے پیچھے تمام نماز جمعہ پڑھنے والوں میں تقسیم کریں۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے بندوں کا تم کیا اکرام کرو گے۔ میں اکرم الاکرمین ہوں۔ اے میرے فرشتو تم گواہ ہو جاؤ میں نے ان سب کو بخش دیا ہے اور یہ تمام خصوصیات' اس امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہیں۔ گزشتہ تمام امتوں کے لئے کوئی حصہ

نہیں ہے۔

حکایت:

شیخ امام دین وملت کے عالم حضرت زندوسی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو محمد بن عبید اللہ بن فضل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے وہ فارس میں درسِ عام میں اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت بیان کرتے تھے کہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میسرہ بن فنیس رحمۃ اللہ علیہ ایک دن قبرستان میں گزرے اور انہوں نے کہا ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرُ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ خَلَفٌ فَرَحِمَ اللّٰهُ اِیَّانَا وَاِیَّاکُمْ وَغَفَرَلَنَا وَلَکُمْ وَبَارَکَ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقَوْمِ عَلَیْهِ اِذَا صِرْنَا اِلٰی مَاصَرْتُمْ اِلَیْهِ.''

میسرہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک شخص کے جسم میں اللہ عزوجل نے روح کولٹایا اور اس نے فصیح زبان میں جواب دیا کہ اے دنیا والو! تمہیں خوشی ومبارک ہو کہ تم ہر مہینہ میں چار مرتبہ حج کرتے ہو۔ میسرہ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اللہ عزوجل تم پر رحمت فرمائے ہم ہر مہینہ میں چار مرتبہ کہاں کا حج کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا جمعہ کے دن نماز جمعہ کا اس کے بعد اس نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ جمعہ حجِ مبرو (مقبول) ہے۔

میسرہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہمیں بتاؤ کہ ہم کون سے عمل پر ہمیشگی رکھیں۔ اللہ عزوجل تم پر رحمت فرمائے؟ اس نے کہا۔ استغفار کو۔ اے دنیا والو! استغفار آخرت میں تمام چیزوں سے زیادہ نفع والا عمل ہے۔ میسرہ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کس چیز نے تم کو باز رکھا کہ تم ہمارے سلام کا جواب نہیں دیتے۔ اس نے کہا سلام ایک نیکی ہے اور اعمال نیک بجالانے کو ہم سے اٹھا لیا گیا ہے اب نہ ہماری نیکی بڑھتی ہے اور نہ بدی سے نقصان ہوتا ہے اس نے کہا دنیا والو! ہم تم سے راضی ہیں کہ تم ہمارے لئے کہتے ہو''رحمہ اللہ''یعنی فلاں متوفی پر خدا رحمت نازل کرے۔

شیخ امام دین وملت کے عالم حضرت زندوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے ''ہفتہ'' کا دن حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھ پچاس نبی و رسول علیہم السلام کو عطا فرمایا اور ''اتوار'' کا دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ پچاس نبی و رسول علیہم السلام کو عطا فرمایا۔ اور ''پیر'' کا دن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کے ساتھ تریسٹھ نبی و رسول علیہم السلام کو عطا فرمایا۔ اس لئے کہ انبیا علیہم السلام (کم وبیش) ایک لاکھ

لہٰذا ان کے ساتھ تیرہ نبی اور رسول کا اضافہ کیا گیا۔ اور "منگل" کا دن حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے ساتھ پچاس نبی و رسول علیہم السلام کو دیا گیا اور "بدھ" کا دن حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے ساتھ پچاس نبی و رسول علیہم السلام کو دیا گیا اور "جمعرات" کا دن حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے ساتھ پچاس نبی و رسول علیہم السلام کو دیا گیا۔ اب باقی رہا "جمعہ" کا دن تو وہ اللہ عزوجل کے لئے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا۔

اے رب عزوجل! تیری طرف سے میری امت کا کیا حصہ ہے؟ اللہ عزوجل نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیک وسلم! جمعہ کا دن اور جنت میرے لئے ہے اور میں جمعہ کا دن اور جنت دونوں آپ کی امت کو عطا فرماتا ہوں جمعہ اور جنت کے ساتھ میری رضا ان کے لئے ہدیہ ہے۔

خوف خدا عزوجل اور توکل علی اللہ

حدیث: حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اے ابن آدم! اپنی معصیت کے وقت مجھ سے شرم کر میں پیش ہونے والے بڑے دن تجھ سے حیا کروں اور تجھے عذاب نہ دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو مجھ سے اس حال میں روز قیامت ملے کہ تیرے ساتھ زمین والوں کے برابر نیکیاں ہوں تو میں تجھ سے قبول نہ کروں گا جب تک کہ تو میرے وعدے اور وعید کی تصدیق اپنے ساتھ نہ رکھتا ہوگا۔

اے ابن آدم! بے شک میں ہی رازق ہوں اور تو مرزوق ہے اور تو جانتا ہے کہ میں نے تجھے تیرا رزق پورا پورا دیا ہے۔ تو تو رزق کے سبب چھوڑتا ہے تو میں نے تجھ پر اپنا عذاب واجب کر دیا ہے۔ اے ابن آدم! ان پانچ باتوں کو تو نے یاد رکھا تو تیرے لئے جنت ہوگی۔

اے میرے بھائی! رزق پر گھمنڈ نہ کرو اور تمہارا رزق تمہیں طاعت سے باز نہ رکھے۔ کیونکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ۱۲ھود۶) اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔ (ترجمہ کنزالایمان)

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ عزوجل نے ہوا میں ایک سبز پرندے کو پیدا فرمایا ہے۔ ایک نیزہ اس کی پشت پر ہے اور ایک نیزہ اس کے پیٹ کے نیچے ہے اور اللہ عزوجل نے دریا میں مچھلی کو پیدا کیا جو چھوٹی مچھلی کو کھاتی ہے اور اس کے دانتوں کے درمیان مچھلی کا گوشت پھنس جاتا

ہے جس سے اسے ضرور تکلیف ہوتی ہے اور وہ اپنے سر کو پانی سے باہر نکال کر اپنے منہ کو کھول دیتی ہے وہ سبز پرندہ آتا ہے اور مچھلی کے منہ میں چلا جاتا ہے اور وہ پرندہ مچھلی کے دانتوں میں جو گوشت پھنسا ہوتا ہے نکال کر کھالیتا ہے اور اس کے وہ دونوں تیز دو عمود کی مانند مچھلی کے منہ میں رہتے ہیں جس کی وجہ سے اس کے چبانے اور اس کے کھانے پر مچھلی قادر نہیں ہوتی۔ اور جب مچھلی کے دانتوں کے درمیان گوشت ختم ہو جاتا ہے تو وہ پرندہ ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ اللہ ﷻ نے اس کے رزق کو مچھلی کے دانتوں کے درمیان رکھا ہے۔ مچھلی اپنی جگہ چلی جاتی ہے۔ اور اس کے سبب راحت پاتی ہے حالانکہ ہر ایک دونوں میں سے ایک دوسرے کا سبب ہے جب اللہ ﷻ پرندے کو بغیر رزق کے نہیں رہنے دیتا تو بھلا انسان کو بغیر بھوک رزق کے کیسے چھوڑے گا۔

حکایت:

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مذکورہ ہے کہ ان کی توبہ کا سبب یہ تھا کہ ایک دن وہ شکار کے لئے گئے اور ایک منزل میں قیام کیا۔ دستر خوان بچھایا تاکہ کھانا کھائیں۔ اسی لمحہ ایک کوا آیا اور دستر خوان سے روٹی کو اپنی چونچ میں دبایا اور ہوا میں اڑ گیا۔ اس سے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو تعجب ہوا۔ اور گھوڑے پر سوار ہو کر کوے کے تعاقب میں روانہ ہوئے۔ یہاں تک کے کوا پہاڑ پر چڑھا اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے غائب ہو گیا۔ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بھی کوے کی جستجو میں پہاڑ پر چڑھے اور انہوں نے اس کوے کو بہت دور سے دیکھا۔ جب حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ قریب گئے تو کوا اڑ گیا اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو رسی سے بندھا پیٹ کے بل لیٹا دیکھا۔ جب انہوں نے اس شخص کو اس حال میں دیکھا تو وہ گھوڑے سے اترے اور اس کے بندھن کھولے

اور اس کے حال کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا میں تاجر تھا مجھے ڈاکوؤں نے پکڑ لیا اور میرے ساتھ جتنا مال تھا سب لوٹ لیا اور مجھے مار پیٹ کر اور باندھ کے اس جگہ لا کے ڈال دیا اور مجھ پر سات دن گزر گئے۔ روزانہ یہ کوا روٹی لاتا اور میرے سینہ پر بیٹھ جاتا اور اپنی چونچ سے روٹی توڑ کر منہ میں ڈال دیتا۔ اللہ ﷻ نے مجھے ان دنوں بھوکا نہ رکھا۔ یہ سن کر حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور اسے اپنے پیچھے بٹھا لیا اور اسے لے کر اس جگہ آئے جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے اور حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کی اور اللہ ﷻ کی طرف رجوع کیا اور لباس فاخرہ کو اتار کر صوف کا لباس پہن لیا اور اپنے غلاموں کو آزاد کر دیا اور اپنی زمین

املاک کو راہِ خدا میں وقف کر دیا اور اپنے ہاتھ میں عصا لے کر بغیر توشہ اور بغیر سواری کے اللہ ﷻ پر توکل کر کے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو گئے باوجود یکہ توشہ کا اہتمام نہ کیا مگر بھوکے بھی نہ رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور اللہ ﷻ کا شکر بجا لائے اور اس پر اس کی ثنا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا. (پ ۲۸ الطلاق ۳)

اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بے شک اللہ نے ہر چیز کا اندازہ رکھا ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

جنت کا طالب ہونا اور جہنم سے پناہ مانگنا

حدیث: حضرت کلیب بن حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے ہیں اے لوگو! جنت کو اپنی کوشش سے طلب کرو اور جہنم سے اپنی کوشش سے بھاگو۔ اس لئے کہ جنت اپنے طالب کو نہیں سونے دیتی اور جہنم اپنے بھاگنے والے کو نہیں سونے دیتی بلاشبہ جنت مکارہ یعنی غیر مرغوب چیزوں میں پوشیدہ ہے اور جہنم قوتوں اور شہوتوں میں محفوظ ہے۔ لہٰذا تم آخرت سے بے پرواہ نہ ہو۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو منادی پکارے گا اب تمہارے لئے زندہ رہنا ہے اور کبھی تم نہ مرو گے۔ اب تمہارے لئے صحت ہی صحت ہے کبھی بیمار نہ ہو گے اور اب تمہارے لئے سیرابی ہی سیرابی ہے کبھی پیاسے نہ ہو گے۔ اب تمہارے لئے عیش و عشرت ہی ہے اب کبھی محروم نہ ہو گے۔ اور اللہ ﷻ کے ارشاد کا یہی مطلب ہے کہ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. (پ ۸ الاعراف ۴۳)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروی ہے کہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ﷻ فرماتا ہے میں نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے جنت میں وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔ اگر تم چاہو تو حق تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھ لو فرمایا

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔
(پ۲۱ السجدہ ۱۷)

تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے۔ صلہ ان کے کاموں کا۔
(ترجمہ کنزالایمان)

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ o وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ o وَّفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ o لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ o وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ o
(پ۲۷ الواقعہ ۳۰ تا ۳۴)

اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوا اور نہ روکے جائیں اور بلند بچھونوں میں
(ترجمہ کنزالایمان)

حدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے مناجات کی کہا اے رب عزوجل مجھے یہ بتا جنت میں آخری شخص کون داخل ہوگا اور اس کے لئے جنت کا حکم کب ہوگا؟

اللہ عزوجل نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام جہنم میں ایک مرد کے سوا کوئی مسلمان باقی نہ رہے گا اسے میں اپنی رحمت کے سبب نکالوں گا۔ اور وہ جنت کے دروازے پر ٹھہرے گا تو میں اسے فرماؤں گا جنت میں داخل ہو جا وہ کہے گا میں جنت میں کیسے داخل ہوں تمام لوگوں نے اپنی اپنی منزل اور اپنے اپنے درجہ پر قبضہ کر لیا ہوگا۔ میرے لئے تو نہ کوئی چیز ہوگی نہ مکان۔ میں فرماؤں گا اے میرے بندے تو جنت میں اتنے مکان سے راضی ہے جتنا دنیا میں دو بادشاہوں کی مملکت ہوتی ہے۔ یہ سن کر وہ کہے گا میں راضی ہوں میں فرماؤں گا تو جنت میں داخل ہو جا تیرے لئے اس سے دونا ہے اور میں اسے چار بادشاہوں کی مملکت کے مطابق عطا فرماؤں گا۔

(مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ چار مملکتیں خراسان، عراق، یمن اور شام کے برابر ہوں گی۔)

فرمایا جنت کی صفت اتنی وافر ہے کہ جتنا بھی کوئی بیان کرے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے لیکن اس کے ساتھ جہنم کا ذکر بھی ضروری ہے چنانچہ حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ:

اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ
(پ۱۴ الحجر ۴۳)

بے شک جہنم ان سب کا وعدہ ہے۔
(ترجمہ کنزالایمان)

تو رسول اللہ ﷺ رونے لگے اور بڑی شدت کے ساتھ روئے اور آپ کے صحابہ بھی آپ کے ساتھ رونے لگے۔ حالانکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر کیا نازل کیا

ہے اور کسی میں اتنی طاقت بھی نہ تھی کہ وہ آپ سے استفسار کرے۔

چونکہ نبی کریم ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ جب آپ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھتے تو آپ اس سے خوش ہوتے تھے۔ اس لئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر پہنچے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گئے اور انہوں نے کہا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہ" انہوں نے فرمایا وعلیک السلام اور پوچھا، تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا میں عبدالرحمٰن بن عوف ہوں رضی اللہ عنہ۔

فرمایا اے ابن عوف رضی اللہ عنہ تمہیں کس لئے بھیجا ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو روتا ہوا غمزدہ چھوڑا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ جبریل علیہ السلام نے آپ پر کیا نازل کیا ہے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر فرمایا تم یہیں ٹھہرو تا کہ میں اپنی چادر اوڑھ لوں اور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوں ممکن ہے حضور مجھے بتادیں کہ جبریل علیہ السلام کیا حکم لائے ہیں تو انہوں نے ایسا کمبل اوڑھا جس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے ہمارے لئے کتنے رنج وغم کی بات ہے کہ کونین کے شہنشاہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی اس عالم میں اتنی عسرت میں رہیں اور قیصر وکسریٰ کی بیٹیاں ذریدو کمخواب پہنیں اور رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اون کا ایسا کمبل اوڑھیں جس میں بارہ پیوندوں کو کھجور کے ریشوں سے سیا گیا ہو۔

جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بارگاہِ نبوت میں آئیں تو انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اور آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ میرے لباس سے تعجب کر رہے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو مکرم فرمایا میرے لئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے پانچ سال سے کوئی بستر نہیں ہے سوائے بھیڑ کی کھال کے جس پر اپنے اونٹ کو چارہ ڈال کر کھلاتے ہیں اور جب رات ہوتی ہے ہم اسے بچھا لیتے ہیں اور ہمارا اوڑھنا کھال کا ہے جس میں کھجور کا ریشہ بھرا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! میری بیٹی سے کچھ نہ کہو انہیں اپنے ہی حال میں رہنے دو۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میری جان آپ پر فدا ہو آپ کو کس چیز نے رلایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں کیسے نہ روتا جبکہ جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر آئے ہیں کہ: "اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ" (پ ۱۴ الحجر ۴۳) سیدہ فاطمہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے جہنم کے بارے میں کچھ بتائیے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جہنم میں رہون باب یہ ہے کہ اس میں ستر ہزار آگ کے پہاڑ

ہیں اور ہر پہاڑ میں ستر ہزار آگ کی وادیاں ہیں اور ہر وادی میں ستر ہزار آگ کی گھاٹیاں ہیں اور ہر گھاٹی میں ایک ایک ہزار شہر ہیں اور ہر شہر میں آگ کے ستر ہزار محل ہیں اور ہر محل میں ستر ستر ہزار آگ کے مکان ہیں اور ہر مکان میں ستر ستر ہزار آگ کے کمرے اور ہر کمرے میں ستر ستر ہزار آگ کے صندوق ہیں اور ہر صندوق میں ستر ستر ہزار آگ عذاب کی قسمیں ہیں اور کوئی عذاب دوسرے عذاب کے مشابہ نہیں ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے اپنے چہرے کے بل گر پڑیں اور کہنے لگیں ہائے خرابی اس کے لئے جو جہنم میں داخل ہوا اور حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہ نے کہا اے کاش کہ میں اپنے گھر کا بھیڑ ہوتا اور وہ مجھے ذبح کرتے اور میرا گوشت کھاتے اور میرے اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے اور میری ہڈیوں کو چکنا چور کر دیتے اور میں جہنم کا ذکر نہ سنتا۔

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھ کر کہنے لگے اے کاش میں جنگل کا کوئی پرندہ ہوتا جو پھلوں کو کھاتا اور نہروں سے پانی پیتا اور درختوں کی شاخوں پر بسیرا کرتا اور مجھ پر حساب نہ ہوتا اور نہ عذاب' اور نہ میں جہنم کے ذکر کو سنتا۔

اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اے کاش میری ماں مجھے نہ جنتی اور میں جہنم کے ذکر کو نہ سنتا۔

اس کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کچھ کہتے ہوئے نکل کر ''بقیع الغرقد'' کی طرف اپنے سر پر ہاتھوں کو رکھے' چلائے اور بلند آواز میں پکارتے جاتے تھے کہ قیامت کے اس سفر کا توشہ کتنا کم ہے۔ اس کے بعد انہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ملے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے عبداللہ! کیا بات ہے میں تمہیں روتا ہوا غمزدہ دیکھ رہا ہوں۔

کہا اے بلال رضی اللہ عنہ! میرے لئے اور تمہارے لئے افسوس کا مقام ہے اگر ہمارا دنیا سے جانا ہوگا تو روٹی اور کتان کے کپڑے پہننے کے بعد آگ کے کانٹے ہم سے چپٹے [illegible] گے۔ کہا اے بلال رضی اللہ عنہ! میرے لئے اور تمہارے لئے کتنا افسوس کا مقام ہوگا [illegible] گلے ملنے کے بعد شیطان کے ساتھ بیڑیوں میں رہیں گے۔ اے بلال! [illegible] اور تمہارے لئے کتنے افسوس کا مقام ہوگا جب ہمیں پیپ و [illegible] اور [illegible]

حکایت:

دنیا میں زہد کا مرتبہ اور راہِ خدا میں صدقہ کی فضیلت

حدیث: حضرت جعفر بن محمد رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہا مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بتایا کہ میں اپنے گھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا میں نے ان کو بیٹھا ہوا دیکھا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان کے پاس مسکرا رہے تھے اور وہ کچھ لپیٹ رہی تھیں جو میں نے ان سے کہا اے کریمۃ النساء کیا تمہارے پاس کچھ ہے جو اپنے شوہر کو کھلا سکو؟

انہوں نے کہا خدا کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں ہے البتہ یہ چھ درہم ہیں جسے سلمان رضی اللہ عنہ لائے ہیں اور میں ان کے عوض اون بٹ رہی ہوں اور میرا ارادہ ہے کہ اس سے امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لئے کھانا خریدوں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کہا: اے کریمۃ النساء یہی لاؤ۔ تو انہوں نے ان کے ہاتھ میں دے دیئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ان سے کھانا خریدنے کو نکلے اچانک ایک شخص کھڑا ہوا آواز لگا رہا تھا کون ہے جو اللہ عزوجل کو قرض دے اور پورا پورا اجر پائے۔

یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اس کے قریب گئے اور وہ چھ درہم اسے دے دیئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس خالی ہاتھ پہنچے جب انہوں نے ان کی طرف دیکھا اور دیکھا کہ وہ خالی ہاتھ ہیں تو رونے لگیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان سے کہا اے کریمۃ النساء کس بات نے تمہیں رلایا؟

انہوں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے! مجھے کیا ہوا ہے کہ آپ کو خالی ہاتھ دیکھ رہی ہوں۔ انہوں نے کہا اے کریمۃ النفس میں نے اللہ عزوجل کو قرض دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا تم نے بہت اچھا کیا۔

پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم رسول اللہ ﷺ کے حضور حاضر ہونے کے ارادے سے نکلے۔ اچانک ایک اعرابی ملا جس کے ساتھ اونٹ تھا جسے وہ کھینچ کر لا رہا تھا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اس کے پاس پہنچے اس نے آپ کو دیکھ کر کہا اے ابوالحسن مجھ سے اس اونٹ کو خرید لو۔ فرمایا میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اعرابی نے کہا میں اسے آپ کے ہاتھ تاخیر کے ساتھ فروخت کرتا ہوں یعنی رقم بعد میں دے دینا۔ آپ نے پوچھا کیا قیمت ہے؟ اس نے کہا سو درہم۔ فرمایا

میں نے اسے خرید لیا۔ اسی لمحہ ایک اور بدوی آیا اس نے کہا اے ابوالحسن!

کیا آپ اسے فروخت کرتے ہیں؟ فرمایا ہاں اس نے پوچھا کیا قیمت ہے؟ فرمایا تین سو درہم۔ اس نے کہا میں اسے خریدتا ہوں اور نقد تین سو درہم دے دیئے اس کے بعد آپ نے اونٹ کی نکیل اسے تھما دی۔ اور درہم لے کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئے جب انہوں نے دیکھا تو ہنسنے لگیں اور کہا اے ابوالحسن یہ کیا ہے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کہا اے بنت رسول اللہ ﷺ! میں نے اونٹ کو تاخیر سے رقم ادا کرنے پر سو درہم میں خریدا اور اسے تین سو درہم میں نقد فروخت کر دیا۔ سیدہ نے کہا آپ نے بہت اچھا کیا۔

اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ان کے پاس سے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہونے چلے جب وہ مسجد نبوی کے دروازے میں داخل ہوئے اور ان کی طرف نبی کریم ﷺ نے نظر اٹھائی تو تبسم فرمایا۔ جب وہ آئے اور نبی کریم ﷺ کو سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے ابوالحسن تم مجھے بتاؤ گے یا میں تمہیں بتاؤں؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کیا اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ ہی زیادہ جانتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم! تمہیں خوشی ہو اور مبارک ہو تم نے اللہ ﷻ کو چھ درہم قرض دیئے تو اللہ ﷻ نے تمہیں تین سو درہم عطا فرمائے گویا ایک درہم کے بدلے میں پچاس درہم۔ پہلا اعرابی یعنی فروخت کرنے والا جبریل علیہ السلام تھا اور دوسرا اعرابی یعنی خریدنے والے اسرافیل علیہ السلام تھے۔ ایک روایت میں پہلے جبریل علیہ السلام اور دوسرے میکائیل علیہ السلام تھے۔

ایک اور سنی ہوئی حدیثوں میں سے ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہے آپ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ جب اس کے مالک کے ہاتھ سے نکلتا ہے تو سائل کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے اللہ ﷻ کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے۔

تو اللہ ﷻ پانچ باتیں ارشاد فرماتا ہے۔ وہ یہ کہ تو حقیر تھا میں نے تجھے بڑائی دی۔ تو کمتر تھا میں نے تجھے کثرت دی تو دشمن تھا میں نے تجھے دوست بنایا۔ تو فانی تھا میں نے تجھے باقی رہنے والا کیا۔ اور تو میرا نگہبان تھا مگر اب میں تیرا نگہبان ہوں"

حضرت مکحول شامی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: جب مومن صدقہ دیتا ہے تو اللہ ﷻ اس کے سبب اس سے راضی ہو جاتا ہے اور جہنم پکارتی ہے کہ

اے رب ﷻ مجھے اپنے شکر میں سجدہ کی اجازت دے کیونکہ تو نے امت محمدیہ ﷺ میں سے ایک شخص کو میرے عذاب سے نجات دی۔ اس لئے کہ میں محمد مصطفیٰ ﷺ سے حیا کرتی ہوں کہ میں آپ کے کسی امتی کو عذاب دوں۔ اور صدقہ کی فضیلت میں یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۖ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اے محبوب ان کے مال سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا ہے۔

(پ ۱۱ التوبہ ۱۰۳) (ترجمہ کنزالایمان)

مطلب یہ ہے کہ آپ کی دعا مسلمانوں کی طمانیت کا باعث ہے۔ بلاشبہ اللہ ﷻ نے ان کی طرف سے صدقہ کو قبول فرمایا۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ (پ ۱۱ التوبہ ۱۰۴)

کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

معلوم ہوا کہ اللہ ﷻ صدقات کو قبول فرماتا ہے جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ نے ان صدقات کو لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب آیہ کریمہ

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ

تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔

(پ ۳۰ الزلزال ۷) (ترجمہ کنزالایمان)

نازل ہوئی تو میں نے کہا اے رب ﷻ یہ میری امت کے حق میں کم ہے۔ اللہ ﷻ نے فرمایا اگر آپ اسے کم خیال فرماتے ہیں۔ تو ایک نیکی بدلے میں دو نیکیاں ہو جائیں گی۔ چنانچہ فرمایا

وَاُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا

اُن کو اُن کا اجر دوبالا دیا جائے گا۔

(پ ۲۰ القصص ۵۴) (ترجمہ کنزالایمان)

میں نے عرض کیا یارب ﷻ! میری امت کے حق میں یہ بھی کم ہے۔

اللہ ﷻ نے فرمایا: ایک نیکی کو دس گنا کر دیا جائے گا۔ چنانچہ فرمایا۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

جو ایک نیکی لائے اس کے لئے اس کی دس ہیں۔

میں نے عرض کیا اے میرے رب ﷻ میری امت کے حق میں یہ بھی کم ہے۔ تو حق تعالیٰ نے فرمایا: ایک نیکی کو سات سو گنا تک کر دیا جائے گا۔ ارشاد ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ.

ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی مانند ہے جس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوتے ہیں اور اللہ جتنا چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

(پ۳ البقرہ ۲۶۱)

اور اللہ بڑھانے والا جاننے والا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً

ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہتر گنا بڑھا دے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

(پ۲ البقرہ ۲۴۵)

رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا اے رب ﷻ! میری امت کے لئے اور زیادہ کر تو اس وقت آیہ کریمہ نازل ہوئی:

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

صابروں ہی کو ان کا اجر بھرپور دیا جائے گا۔ (ترجمہ کنز الایمان)

(پ۲۳ الزمر ۱)

بلاشبہ احادیث میں آیا ہے کہ جس نے ایک کھجور صدقہ میں دی وہ روز قیامت اپنے میزان میں پہاڑ کے برابر اس کا ثواب پائے گا۔

واضح رہنا چاہیئے کہ صدقہ میں سات خوبیاں ہیں۔ ایک یہ کہ صدقہ تمہاری گردن کو چھڑائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ بلاؤں کے ستر دروازوں کو بند کرتا ہے دوسری یہ کہ صدقہ تمہارا طبیب و معالج ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے مرضوں کا علاج صدقہ سے کرو۔ تیسری یہ کہ صدقہ تمہارا نگہبان ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا صدقہ کے ذریعہ اپنے مالوں کی حفاظت کرو۔ چوتھی یہ کہ صدقہ رب تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ پانچویں یہ کہ صدقہ بھائیوں میں الفت و یگانگت پیدا کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا صدقہ ہدیہ ہے۔ ہدیہ بھیجو تا کہ محبت پاؤ۔

پائے تو اسے چاہئے صدقہ کی خوب کثرت کرے ساتویں خوبی یہ کہ صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا صدقہ بلا کو رد کرتا ہے اور عمر میں اضافہ کرتا ہے۔

حکایت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی جس کا دایاں ہاتھ خشک تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میرا ہاتھ درست ہو جائے اور اپنی پہلی حالت پر آ جائے نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا کس وجہ سے تیرا ہاتھ خشک ہوا ہے اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے اور جہنم بھڑک رہی ہے اور جہنم آغوش میں جست (جلدی) کے ساتھ لے رہی ہے۔ اور آگ کی بہت سی وادیاں ہیں۔

میں نے دیکھا کہ جہنم کی ایک وادی میں میری والدہ ہے اس کے ایک ہاتھ میں چربی کا ٹکڑا ہے اور دوسرے ہاتھ میں چھوٹا سا کپڑا ہے۔ ان کے ذریعہ آگ سے اپنے کو بچا رہی ہے۔

میں نے پوچھا اے اماں جان! کیا بات ہے میں تمہیں اس وادی میں دیکھ رہی ہوں حالانکہ تم اپنے رب عزوجل کی اطاعت گزار تھیں۔ اور تم سے تمہارا شوہر راضی تھا؟

اس نے کہا اے بیٹی میں دنیا میں بخیل عورت تھی اور یہ وادی بخیلوں کی ہے۔ میں نے پوچھا یہ دونوں ہاتھ میں گوشت کا پارچہ اور کپڑا کیسا ہے جسے میں دیکھ رہی ہوں اس نے کہا یہ دونوں وہ صدقے ہیں جن کی میں نے دنیا میں خیرات کی ہے اور میں نے اپنی ساری عمر میں کچھ خیرات نہیں کیا بجز اس گوشت کے پارچہ اور اس کپڑے کے۔ اب میں انہیں دونوں کے ذریعہ آگ کے عذاب سے اپنی جان کو بچاتی ہوں۔

میں نے پوچھا میرے والد کہاں ہیں؟ کہا کہ وہ سخی تھے وہ جنت میں سخیوں کے مقام میں ہیں پھر میں جنت میں گئی میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ آپ کے حوض کے کنارے پر کھڑے ہیں اور لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ہاتھ سے پیالہ لیا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہاتھ سے

میں نے کہا ابا جان! میری والدہ یعنی تمہاری بیوی اپنے رب ﷻ کی اطاعت گزار تھیں اور تم ان سے راضی تھے اور جہنم کی فلاں وادی میں ہیں اور تم چونکہ نبی کریم ﷺ کے حوض سے لوگوں کو پانی پلا رہے ہو اور وہ پیاسی ہیں تو مجھے ایک گھونٹ پانی دو کہ انہیں پلاؤں؟ یہ سن کر میرے باپ نے کہا اے بیٹی تیری والدہ بخیلوں، گنہگاروں اور نافرمانوں کی وادی میں ہیں اور اللہ ﷻ نے نبی کریم ﷺ کے حوض کے پانی کو بخیلوں، گنہگاروں اور نافرمانوں پر حرام کیا ہے۔ لڑکی کہتی ہے میں نے ان کے ہاتھ سے پیالہ لیا اور اس میں پانی کے پلانے کے لئے بھرا اور جا کر انہیں پلا دیا۔ جب انہوں نے پانی پی لیا تو میں نے ایک آواز سنی جس نے کہا اللہ ﷻ تیرے اس ہاتھ کو خشک کر دے جس سے تو نافرمان بخیلہ عورت کو نبی کریم ﷺ کے حوض کا پانی پلایا ہے۔ پھر بیدار ہوگئی اور میں نے دیکھا کہ میرا ہاتھ خشک ہو گیا ہے۔

یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تجھے تیری والدہ کے دنیاوی بخل نے مارا ہے۔ تو اس کے لئے آخرت میں کیا کچھ ہو رہا ہوگا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے بعد اپنے عصاء کو اس کے ہاتھ پر رکھا اور کہا اے خدا اس خواب کے بدلے جو اس نے بیان کیا ہے اس کے ہاتھ کو درست کر دے۔ تو اس کا ہاتھ اسی جگہ درست ہو گیا جیسے کہ پہلے تھا۔

مسلمانوں کے سینوں سے کینہ کا دور کرنا

حدیث: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ کسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ	اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے۔
(پ ۱۴ الحجر ۴۸)	(ترجمہ کنز الایمان)

کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو سرخ یاقوت کا بیس میل مربع تخت لایا جائے گا جس میں نہ صدع ہوگا اور نہ فصل اور وہ قدرت الٰہی سے معلق ہوگا اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھیں گے۔ پھر زرد یاقوت کا تخت پہلے تخت کی مانند لایا جائے گا اور اس پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیٹھیں گے۔ پھر سبز یاقوت کا تخت پہلے کی مانند لایا جائے گا اور اس پر حضرت عثمان ابن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ بیٹھیں گے پھر سفید یاقوت کا تخت پہلے کی مانند لایا جائے گا اور اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بیٹھیں گے پھر اللہ ﷻ ان تختوں کو اڑنے کا حکم دے گا

اور وہ تخت ان کو لے کر عرش الٰہی تک آئیں گے پھر ان کے اوپر عمدہ موتی کا خیمہ نصب کیا جائے گا اگر اس میں تمام آسمان والوں اور ساتوں زمین والوں کو جمع کیا جائے اور ان دونوں میں خدا کی جتنی مخلوق ہے جمع ہو۔ تو وہ سب اس خیمہ کے ایک گوشہ میں آ جائیں۔ اس کے بعد چار پیالے پیش ہوں گے۔ ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے دوسرا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے تیسرا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے لئے اور چوتھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے اور وہ سب اس میں پئیں گے۔ اس بارے میں حق تعالیٰ نے فرمایا:

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ. (پ ۱۴ الحجر ۴۷)

اور ہم نے ان کے سینوں سے جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر روبرو بیٹھے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اس کے بعد اللہ عزوجل جہنم کو حکم دے گا کہ وہ پانی کی موجوں کو اچھالے اور روافض و کفار کو ان موجوں کے اوپر لا ڈالے اور اللہ عزوجل کفار کی آنکھوں سے اس وقت پردہ ہٹائے گا اور روافض و کفار رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی منزلت و مقام کو اور حضور کی امت کو جنت میں دیکھیں گے اور کہیں گے یہ تمام لوگ تو ان سے عقیدت و محبت رکھنے کی بناء پر سعید و کامیاب ہو گئے ہم بدبخت و شقی ہی رہے اس کے بعد انہیں قعرِ جہنم میں لوٹا دیا جائے گا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں باقی نہ رہے گا اور میں ان کو اپنی شفاعت کے ذریعہ نکال لوں گا۔

شیخ امام علاؤالدین زندتی رحمۃ اللہ علیہ روضۃ العلماء میں فرماتے ہیں کہ میں نے سعد بن محمد الاشروشی الفقیہہ الزاہد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے وہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے وہ ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے زیر تفسیر آیہ کریمہ

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ (پ ۱۴ الحجر ۲)

بہت سے کافر لوگ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔

سے روایت کرتے ہیں اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ فرمایا جب جہنمی جہنم میں اکٹھے ہوں گے اور ان کے ساتھ وہ اہل قبلہ بھی ہوں گے جن کو خدا نے چاہا۔ تو کافر جہنم میں ان لوگوں سے جو اہل قبلہ نہیں کہیں گے کیا تم مسلمان نہ تھے؟

ہمارے ساتھ جہنم میں ہو وہ کہیں گے ہم پر گناہوں کا بوجھ تھا اور اللہ ﷻ نے ان گناہوں کی بدولت ہمیں پکڑ لیا اور اللہ ﷻ نے ان کی وجہ سے غضب فرمایا پھر اللہ ﷻ انہیں اپنے فضل و رحمت سے بخش دے گا اور حکم فرمائے گا جہنم میں جتنے بھی اہل قبلہ ہیں جہنم سے خارج کر دیئے جائیں تو وہ جہنم سے نکالیں جائیں گے اس وقت کفار آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امت کی ایک جماعت کو صراط پر لایا جائے گا اور یہ لوگ اس امت کی پہلی جماعت ہوگی جو انبیاء علیہم السلام کے ماسوا جنت میں پہلے داخل ہوگی اور اس امت کے آخری لوگ وہ ہوں گے جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی اور نبی کریم ﷺ روز قیامت ان کو دیکھیں گے اور اپنی امت کو پہچانیں گے کیونکہ ان کے اعضا وضو "غر المحجلین" یعنی چمکتے ہوں گے اس سے حضور ان کو پہچانیں گے آپ فرمائیں گے۔

اے جبریل علیہ السلام! کیا وجہ ہے کہ میری امت کو صراط پر روک دیا گیا ہے؟ حق تعالیٰ ان مسلمانوں کو قیامت کی وادیوں میں روپوش کر دے گا یہاں تک کہ حضور جنت میں داخل ہو جائیں گے جب رسول اللہ ﷺ قیامت کی طرف نظر ڈالیں گے کہ آپ کی ساری امت جنت میں آ چکی ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو حق تعالیٰ عذاب کے فرشتوں سے فرمائے گا ان اہل قبلہ گنہگاوں کو لے جاؤ اور انہیں داروغہ جہنم کے سپرد کرو۔

جب داروغہ جہنم انہیں دیکھے گا تو کہے گا اے بدبخت لوگو! تم کون ہو اور کس امت میں سے ہو؟ میرا تو خیال تھا کہ اب کوئی جہنم میں داخل ہونے والا باقی نہیں رہا ہر امت کے کفار آ چکے ہیں اور وہ طوق و سلاسل میں جکڑے ہوئے شیاطین کے ساتھ مقید ہیں اور ان کے منہ جل کر سیاہ فام ہو چکے ہیں اور ان کی آنکھیں چوپٹ ہو چکی ہیں اور میں تمہارے پیروں میں بیڑیاں اور تمہارے ہاتھوں میں زنجیریں بھی نہیں دیکھ رہا ہوں اور نہ تمہارے چہرے سیاہ ہیں اور نہ تمہاری آنکھیں چوپٹ ہیں۔ تم اپنے پاؤں پر چل رہے ہو بتاؤ کہ کس کی امت میں سے ہو؟

وہ کہیں گے۔ اے داروغہ جہنم! ہم سے نہ پوچھ۔ اب ہمیں شرم آتی ہے کہ ہم تمہیں بتائیں گے کہ ہم کس امت میں سے ہیں لیکن ہم قرآن کے حافظ ہیں اور ہم رمضان کے روزے رکھنے والے ہیں اور ہم حاجی و غازی ہیں اور ہم زکوٰۃ دینے والے اور یتیموں کی عزت کرنے والے ہیں۔ ہم ناپاکی کے بعد غسل کرنے اور پنجگانہ نمازیں پڑھنے والے ہیں۔

یہ سن کر داروغہ جہنم کہے گا۔ اے بدبختو! کیا قرآن نے تمہیں اللہ ﷻ کی نافرمانی سے

نہیں منع کیا۔ یہاں تک کہ تم اس میں پڑے رہے جس میں تمہیں نہ پڑنا چاہیے تھا وہ اہل قبلہ کہیں گے ہمیں نہ جھڑکو۔ اب تو ہم نے اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں کے جھڑکنے سے نجات پائی ہے اسی اثنا میں یکا یک عرش کی جانب سے منادی کہے گا۔

اے مالک علیہ السلام! انہیں جہنم کے بڑے دروازے سے داخل کر دو۔ داروغۂ جہنم کہے گا۔ اے بد بخت لوگو! تم نے حکم سنا' اس کا مطلب سمجھے؟ وہ کہیں گے ہاں ہم نے سنا لیکن اے مالک علیہ السلام ہمیں تھوڑی سی مہلت دو کہ ہم اپنی جانوں پر رو پیٹ لیں۔ مالک علیہ السلام کہے گا مجھے اس کی اجازت دینے کی گنجائش نہیں ہے اسی وقت عرش کی جانب سے آواز آئے گی۔

اے مالک علیہ السلام انہیں مہلت دو کہ یہ اپنی جانوں پر رو لیں اور وہ جدا جدا ٹولیوں میں بٹ جائیں گے۔ حافظ قرآن علیحدہ' حجاج علیحدہ' غازی ومجاہد علیحدہ' اور عورتیں علیحدہ تو جس دوران وہ روتے اور آہ زاری کرتے ہوں گے۔ اچانک عرش کی جانب سے آواز آئے گی۔

اے مالک علیہ السلام! ان کو جہنم کے بڑے دروازے میں سے داخل کر دو۔ یہ سن کر مالک کہے گا۔ اے بد بخت لوگو! تم نے کلام کو سنا اور اسے سمجھا؟ وہ کہیں گے' ہاں اے مالک علیہ السلام! اور مالک پوچھے گا۔ تم کس کی امت میں سے ہو؟

وہ کہیں گے ہمیں بتاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اس کے بعد مالک علیہ السلام انہیں لے کر چلے گا بوڑھوں کو ان کے آگے اور جوانوں کو ان کے پیچھے اور عورتوں کو ان کے پیچھے جب وہ جہنم کے کنارے پہنچ جائیں گے تو ان کی طرف سختی وشدت کرنے والے فرشتے جن کو بغیر دلوں کے پیدا کیا گیا۔ بڑھیں گے اور وہ ان پر رحم نہیں کریں گے اور ان میں سے ہر انسان کے لئے عذاب کے ایک ایک ہزار فرشتے ہوں گے۔ اور وہ ان کو آگ میں داخل کریں گے۔ کسی کو آگ ٹخنوں تک پکڑے گی۔ کسی کو آگ گھٹنوں تک پکڑے گی۔ کسی کو آگ اس کی کمر تک پکڑے گی اور کسی کو آگ اس کے سینوں تک پکڑے گی۔ اور جب آگ ان کے سینوں اور ان کے چہروں کو جلانے کا قصد کرے گی تو عرش کی جانب سے آواز آئے گی۔

اے مالک علیہ السلام ان کے سینوں سے اور ان کے چہروں سے آگ کو محفوظ رکھو۔ کیونکہ یہ ظالم لوگ ایسے ہیں جو اپنی زبانوں سے اقرار کرتے ہیں اور اپنے دلوں سے مجھے پہچانتے ہیں اور یہ ایسے ظالم لوگ ہیں کہ اپنی دنیاوی زندگی میں میری طرف اپنی پیشانیوں سے سجدے کرتے تھے جب وہ یہ آواز سنیں گے تو وہ سب کے سب چیخ اٹھیں گے اور پکاریں گے۔

یا محمداہ۔ یا ابا القاسماہ! اے بیواؤں پر احسان کرنے والے! اے یتیموں پر شفقت فرمانے والے! اے فخر قیامت! اے فاتح امم! اے فاتح ابواب جنت! اے جہنم کے دروازوں کو اپنی امت سے بند کرنے والے! اے شفیع الامم! ہم آپ کی امت کے کمزور لوگ ہیں ہمیں جہنم کی آگ کی برداشت نہیں ہے اور جنت کی جانب اپنی شفاعت کے ذریعے فریاد رسی کیجئے۔

ان میں سے ایک شخص اپنے ہاتھوں کو کانوں پر اس طرح رکھے گا۔ جس طرح موذن رکھتا ہے اور وہ بلند آواز میں پکارے گا۔ ہم امت محمدیہ میں سے ہیں۔ یہ سن کر مالک علیہ السلام جنت کی طرف جائے گا اور حضور اکرم ﷺ کے دہن اقدس پر اپنا ہاتھ رکھ دے گا آپ اس وقت جنت میں اس کی نعمتوں میں مشغول ہوں گے۔ مالک علیہ السلام عرض کرے گا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تو جنت کی نعمتوں میں ہیں اور آپ کی کمزور امت آپ سے فریاد کر رہی ہے اب ان کی فریاد کو پہنچئے۔ کیونکہ وہ کمزور ہیں انہیں جہنم کی آگ کی برداشت نہیں ہے۔ حضور اکرم ﷺ یہ بات سنیں گے تو اپنے تخت سے اچھل کر کھڑے ہو جائیں گے اور براق پر سوار ہو کر فرمائیں گے اے براق جلدی کر جلدی۔ کیونکہ میری کمزور امت جہنم کی آگ کی برداشت نہیں رکھتی۔ تو وہ قدم اٹھا کر جہنم کے کنارے پر رکھے گا اور حضور اکرم ﷺ جب ان کی آہ وزاری کو سنیں گے تو آپ روتے ملیں گے اور وہ سب بھی روئیں گے۔

آپ مالک علیہ السلام سے فرمائیں گے میری امت کو جہنم سے نکالو! مالک علیہ السلام عرض کرے گا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب تک مجھے حکم الٰہی نہ آئے میں تعمیل حکم سے عاجز ہوں پھر حضور ساق عرش پہنچیں گے اور براق سے اتر کر سر کو سجدے میں رکھیں گے اور عرض کریں گے اے رب جل جلالہ! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہ فرمایا تھا کہ تمہاری امت کو آگ میں نہ ڈالا جائے گا؟

اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک یہ لوگ آپ سے نسبت رکھتے ہیں لیکن چونکہ دنیا میں انہوں نے آپ کی شریعت کو چھوڑ رکھا تھا تو میں نے بھی ان کو ان پر آپ کی شفاعت سے آج بھلا دیا۔ تو اب ان کی شفاعت کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ پھر حضور ﷺ ان سب کی شفاعت کریں گے۔ اور اپنی شفاعت کے ذریعے انہیں جہنم سے نکالیں گے۔ اس وقت جہنم میں صرف کفار ہی باقی رہیں گے اس وقت کافر کہیں گے کاش کہ ہم مسلمان ہوتے۔ تو ہم نکال لے جاتے جیسا کہ وہ نکال لئے گئے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیہ کریمہ تلاوت

کی رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۔ (پ۱۴ الحجر۲)

تقلیلِ کلام اور یادِ موت کی تلقین

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مسجد میں تشریف لائے تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ کثرت سے باتیں کر رہے ہیں۔ فرمایا کاش کہ تم کثرت کے ساتھ اپنی موت کو یاد کرتے تو یقیناً تمہیں اس حال میں تم اس وقت موت کو دیکھتے۔ لہٰذا تم زیادہ سے زیادہ موت کو یاد کیا کرو۔

اس لئے کہ آدمی جب بھی قبروں پر سے گزرتا ہے۔ وہ یہ چھ باتیں کہتی ہے:

(۱) میں نے مسافرت کی حالت میں رات بسر کی ہے' (۲) اور میں نے تنہائی میں رات بسر کی ہے' (۳) میں نے پریشانی میں رات بسر کی ہے' (۴) میں نے اندھیرے میں رات بسر کی ہے' (۵) میں نے مٹی میں رات بسر کی ہے' اور (۶) میں نے کیڑوں میں رات بسر کی ہے۔

اور جب بندۂ مومن کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس سے قبر کہتی ہے کہ مرحبا و اہلاً و سہلاً بے شک تم مجھے پسند کرتے تھے جب میری پشت پر گزرتے تھے۔ اب جبکہ آج تم میرے سپرد ہوئے ہو تو' میری طرف آئے ہو تو' تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں۔ پھر وہ قبر اس کے لئے حدِ نظر تک کشادہ ہو جاتی ہے اور جنت کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں اور جب بندہ کافر کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے نہ تجھے مرحبا ہے اور نہ اہلاً و سہلاً کیونکہ تو میری طرف آنے کو برا جانتا تھا جب تو میری پشت پر چلتا تھا۔ اب جبکہ تو میرے قبضہ میں آیا ہے اور میری طرف پھرا ہے تو دیکھ لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں پھر قبر اسے کھینچتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست رہ ہو جاتی ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اشارہ کر کے بتایا کہ جس طرح ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل ہو جاتی ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ ستر اژدہوں کو ڈسنے کے لئے بھیجتا ہے اگر ان میں سے ایک اژدھا زمین پر پھنکارے تو زمین میں قطعاً روئیدگی نہ ہو اور نہ دنیا باقی رہے۔ تو وہ اسے ڈستے اور کاٹتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے حساب کی طرف قیامت میں لے جایا جائے۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ

ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گھڑا۔

حکایت:

ابو بکر اسماعیلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب ان کے سامنے جہنم کا ذکر کیا جاتا تو وہ نہ روتے لیکن جب قبر کا ذکر کیا جاتا تو وہ رونے لگتے تھے ان سے دریافت کیا گیا امیر المومنین اس کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا جب تم قبر کا ذکر کرتے ہو تو مجھے اپنی تنہائی یاد آ جاتی ہے کیونکہ قبر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی نہ ہوگا۔

اور یہ کہ قبر کی کنجی حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ہاتھ میں ہے وہی قیامت کے روز اسے کھولیں گے اور فرماتے تھے جس کے لئے اس کی دنیا قید خانہ تھی۔ اس کے لئے اس کی قبر جنت اور جس کے لئے اس کی دنیا جنت ہے اس کے لئے اس کی قبر قید خانہ ہے اور جس کے لئے دنیاوی زندگی قید تھی تو اس کے لئے موت اس کی رہائی کا پیغام ہے اور جس نے دنیا میں اپنی خواہشوں کو پورا چھوڑا آخرت میں وہ پورا پورا حصہ پائے گا۔

اور فرماتے تھے لوگوں میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جس نے دنیا کو اس سے پہلے چھوڑ دیا کہ دنیا اسے چھوڑتی اور وہ اپنے رب عزوجل سے اس سے پہلے راضی ہو گیا کہ رب تعالیٰ خود اس سے ملے۔ اور اس کی قبر کی زندگی اس کے قبر میں داخل ہونے سے پہلے کی زندگی پر موقوف ہے۔

حکایت:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی کا جنازہ گزرا اور اس کے پیچھے بہت سے لوگ تھے اور جنازہ کے نیچے ایک چھوٹی سی لڑکی دوڑ رہی تھی اور اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے اور وہ رو رہی تھی۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور جنازہ کے پیچھے چل دیئے۔ اس لڑکی نے کہا اے بابا جان! میری عمر میں میرے اس دن کی مانند کبھی کوئی دن نہ آئے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے لڑکی سے فرمایا تیرے باپ کے لئے اس دن کی مانند کوئی دن نہ آئے گا۔

راوی نے بیان کیا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے جنازہ کی نماز پڑھی اور پلٹ آئے جب دوسرا دن آیا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے صبح کی نماز پڑھ لی اور سورج طلوع کر آیا۔ اور

آپ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھے تھے تو آپ نے اسی لڑکی کو دیکھا کہ وہ روتی ہوئی اپنے باپ کی قبر کی طرف اس کی زیارت کے لئے جارہی ہے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا یہ لڑکی دانا ہے میں اس کے پیچھے جاؤں گا ممکن ہے کہ کوئی بات ایسی بولے جو مجھے نفع دے۔

راوی کا کہنا ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اس لڑکی کے پیچھے پیچھے چل دیئے جب وہ اپنے باپ کی قبر پر پہنچ گئی تو حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اس کی نظروں سے اوجھل رہنے کے لئے کانٹے دار درخت کے پیچھے چھپ گئے اور وہ لڑکی اپنے باپ کی قبر سے لپٹ گئی اور اپنے رخساروں کو مٹی پر رکھ دیا اور کہنے لگی۔

اے بابا جان اندھیری قبر میں بغیر چراغ اور بغیر غمخوار کے کیسے رات گزاری۔ اے بابا جان! کل رات تو میں نے تمہارے لئے چراغ روشن کیا تھا۔ آج رات کس نے تمہارے لئے چراغ روشن کیا ہوگا؟ اے بابا جان! کل رات میں نے تمہارے لئے بستر بچھایا تھا آج رات کس نے تمہارے لئے بستر بچھایا ہوگا۔ اے بابا جان! کل رات تو میں نے تمہارے ہاتھ پاؤں دبائے تھے آج رات کس نے دبائے ہوں گے؟ اے بابا جان! کل رات تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا آج رات کس نے تمہیں پلایا ہوگا؟ اے بابا جان! کل رات تو میں نے تمہارے جسم پر کپڑا اڈالا تھا جب کہ وہ اتر جاتا تھا آج رات کس نے کپڑا ٹھیک کیا ہوگا؟ اے بابا جان! کل رات میں تمہارے چہرے سے پسینہ صاف کرتی رہی ہوں آج رات کس نے کیا ہوگا؟ اے بابا جان! کل رات تو تم مجھے پکارتے تھے تو میں آجاتی تھی آج رات تم نے کسے پکارا ہوگا اور کون آیا ہوگا؟ اے بابا جان! کل رات تو میں نے تمہارے لئے کھانا پکایا جب تمہیں کھانے کی خواہش ہوئی تو آج رات جب کھانے کی خواہش ہوئی ہوگی تو کس نے کھانا تیار کیا ہوگا؟ اے بابا جان! کل تک تمہارے لئے قسم قسم کے کھانے پکاتی رہی ہوں۔ آج رات تمہارے لئے کس نے پکایا ہوگا۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ یہ سن کر رونے لگے اور اس پر لڑکی پر خود کو ظاہر کردیا اور اس کے قریب آکر فرمایا!

اے بیٹی ان چیزوں کا نام نہ لو۔ بلکہ یہ کہو کہ میں نے میں نے تمہارا منہ قبلہ رخ کیا تھا اور اسی حال میں تم رہے ہو یا دوسری طرف پھیر دیئے گئے ہو؟ اے بابا جان! میں نے تمہیں اچھا کفن پہنایا تھا کیا تم اسی کفن میں ہو یا اسے تم سے اتار لیا گیا ہے؟ اے بابا جان! میں نے تم کو قبر میں صحیح وسالم بدن کے ساتھ رکھا ہے کہ کیا تم اسی حال میں باقی ہو یا کیڑوں نے اسے کھا لیا ہے؟

اے بابا جان! علماء فرمایا کرتے تھے کہ بندے سے ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو کوئی جواب دے گا اور کوئی مایوس رہے گا تو کیا تم نے ایمان کے سوال کا جواب دیا ہے یا تم جواب سے مایوس رہے ہو؟ اے بابا جان! علماء فرماتے ہیں کہ بعض مردوں پر قبر کشادگی کرتی ہے اور بعض پر تنگی۔ تو کیا قبر نے تم پر تنگی کی ہے یا کشادگی؟ اے بابا جان! علماء بتاتے تھے کہ کسی میت کے کفن کو جنت کے کفن سے بدل دیا جاتا ہے اور کسی کو جہنم کی آگ کے کفن سے بدل دیا جاتا ہے تو تمہارے لئے آگ سے بدلا گیا ہے یا جنت سے؟ اے بابا جان! علماء فرماتے ہیں کہ قبر کسی کو شفیق والدہ کے گلے ملانے کی مانند گلے ملتی ہے اور کسی پر وہ غضب کے ساتھ ملتی ہے یہاں تک کہ پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں تو قبر تمہارے ساتھ محبت کے ساتھ ملی ہے یا غیظ وغضب کے ساتھ؟ اے بابا جان! علماء فرمایا کرتے ہیں کہ ہر میت کو جب قبر میں اتارا جاتا ہے تو وہ شرمندہ ہوتا ہے اگر وہ متقی ہے تو اس پر کہ اس نے نیکیاں زیادہ کیوں نہ کیں۔ اور اگر عاصی ہے تو اس پر کہ معاصی کا ارتکاب کیوں کیا وہ اس پر شرمندہ ہوتا ہے تو اے بابا جان! تم اپنے معاصی پر شرمندہ ہوئے یا نیکیوں کی کمی پر؟ اے بابا جان! جب میں تمہیں پکارتی تھی تو تم مجھے جواب دیتے اور میں کتنی بدنصیب ہوں کہ آج میں تمہاری قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر تمہیں پکارتی ہوں تو کیا وجہ ہے کہ تمہاری آواز نہیں سنتی۔ اے بابا جان! تم ایسے روپوش ہوئے ہو کہ قیامت تک تم مجھ سے مل نہیں سکتے۔ اے خدا قیامت کے دن ان کی ملاقات سے محروم نہ کرنا۔

یہ سن کر اس لڑکی نے کہا اے حسن رحمہ اللہ! آپ نے کتنا اچھا اپنے باپ پر نوحہ کرنے کا طریقہ بتایا ہے اور کتنی اچھی نصیحت کی باتیں آپ نے مجھے سکھائی ہیں اور غافلوں کی نیند سے کیا آپ نے مجھے بیدار کیا ہے اس کے بعد وہ روتی ہوئی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ لوٹ آئی۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بے حساب جنت میں جائیں گے

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جبریل علیہ السلام سے ملے۔ حضور نے ان سے دریافت کیا کہ کیا میری امت پر حساب ہے؟

جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں ان سب پر حساب ہے سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان پر کوئی حساب نہیں ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں داخل کر دیا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس وقت تک جنت میں نہ جاؤں گا

جب تک میرے ساتھ وہ نہ جائیں جو دنیا میں مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔

حکایت:

اس ضمن میں بسند متصل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے دربار میں بیٹھے ہوئے تھے اسی لمحہ ایک صحابی حضور ﷺ کے دربار میں آیا اس کی دونوں پنڈلیوں سے خون بہہ رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا یہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں فلاں منافق کے کتے کے قریب سے گزرا تو اس نے مجھے کاٹ لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ تو وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ کچھ دیر گزری تھی کہ اچانک دوسرا صحابی آیا اس کی پنڈلی سے بھی خون رواں تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں فلاں منافق کے کتے کے قریب سے گزرا تو اس نے مجھ کاٹ لیا۔

حضور اکرم ﷺ کے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے اصحاب سے فرمایا مجھے اس کتے کے پاس لے چلو۔ تا کہ ہم اسے مار ڈالیں تو تمام صحابہ کھڑے ہو گئے اور ایک نے اپنی تلوار اٹھالی۔ جب وہ اس کے پاس آئے اور انہوں نے تلوار سے اسے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تو وہ کتا رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور بزبان فصیح گویا ہوا کہ مجھے قتل نہ کرو میں اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں حضور ﷺ نے اس سے پوچھا پھر تو نے دو شخصوں کو کیوں کاٹا ہے؟ کتے نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں مامور کتا ہوں۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو برا کہے میں اس کو کاٹ کھاؤں۔

نبی ﷺ نے فرمایا اے دونوں شخصو! تم سن رہے ہو کہ کتا کیا کہہ رہا ہے؟ ان دونوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم اللہ ﷻ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

مردہ کا اس کے زندہ عزیزوں کے نیک اعمال سے خوش ہونا

اور ان کی بدیوں سے غمزدہ ہونا

حدیث: حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے روایت کی جس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زندوں کے اعمال ان کے مردہ آباء اور قرابت داروں کے سامنے پیش ہوتے ہیں اگر وہ اعمال نیک ہیں تو اللہ ﷻ کا شکر بجالاتے ہیں

اور خوش ہوتے ہیں اور اگر اس کے غیر (یعنی برے اعمال) ہوتے ہیں تو دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ان کو نہ مارنا جب تک کہ ہدایت پر تو ان کو نہ لے آئے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میت کو اپنی قبر میں ایسے ہی ایذا ہوتی ہے جیسے وہ اپنی حیات میں ایذا محسوس کرتا تھا۔ کسی نے دریافت کیا میت کو ایذا دینے کا کیا مطلب ہے؟

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میت (مردہ) نہ تو گناہ کرتا ہے اور نہ جھگڑتا ہے اور نہ کسی سے دشمنی کرتا ہے اور نہ ہمسایہ کو ایذا پہنچاتا ہے مگر یہ کہ جب تم میں سے کوئی کسی سے لڑتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ تمہیں برا کہتا ہے اور تمہارے والدین کو برا کہتا ہے تو اس برائی کے وقت وہ ایذا پاتے ہیں جس طرح کہ ان کے حق میں احسان کرنے سے وہ خوش ہوتے ہیں۔

حکایت:

ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت میں آیا ہے کہ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعہ کی رات کو قبرستان کی زیارت کیا کرتے تھے اور صبح تک اپنے رب ﷻ سے مناجات کرتے رہتے تھے۔ ایک دن وہ مناجات میں اونگھ گئے اور خواب میں دیکھا کہ تمام قبر والے اپنی اپنی قبروں میں سے عمدہ لباس اور حسین چہروں کے ساتھ باہر نکلے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے سامنے خوان آئے ہیں جن میں قسم قسم کے کھانے ہیں

اور ان کے درمیان غمزدہ جوان ہے اس کے بال گرد آلود ہیں دل غمگین ہے پرانے کپڑے ہیں سر جھکائے ہوئے آنسو بہا رہا ہے اور اس کے لئے خوان نہیں آیا۔ اس کے بعد تمام قبر کے لوگ خوش خوش اپنی قبروں میں چلے گئے۔ یہ جوان بھی مایوس غمزدہ سر جھکائے لوٹنے لگا۔

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے اس کا حال پوچھا اور کہا کہ اے جوان! ان لوگوں کے درمیان تم کون ہو؟ ان کے پاس خوان آئے! اور خوش خوش لوٹ گئے اور تمہارے پاس خوان نہیں آیا۔ اور تم خوان سے مایوس ہو کر مغموم محزون جا رہے ہو؟

اس نے کہا کہ امام المسلمین میں ان کے درمیان بے وطن ہوں۔ میرا کوئی نہیں ہے جو احسان و دعا کے ساتھ مجھے یاد کرے۔ ان سب لوگوں کی اولادیں ہیں۔ اقربا و اعزہ ہیں وہ ان کو دعاؤں احسان اور ہر جمعہ کی رات میں صدقہ کے ذریعہ یاد کرتے ہیں اور ان خیرات و صدقات کا ثواب انہیں پہنچتا ہے اور میں ایک حج کرنے والا شخص تھا۔ میری ایک والدہ تھی اور ہم حج کے ارادے چلے جب ہم اس شہر میں داخل ہوئے تو حکم الٰہی مجھ پر جاری ہوا اور میری والدہ نے مجھے

اس قبرستان میں دفن کر دیا اور اس نے اپنا عقد ایک شخص سے کر لیا اور وہ مجھے بھول گئی۔ اور دعا وصدقہ کے ساتھ مجھے یاد نہیں کرتی اور ہر آن اور ہر وقت میں مایوس و مغموم رہتا ہوں۔

یہ سن کر حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے جوان! مجھے بتا کہ تیری والدہ کس جگہ ہے؟ تا کہ میں اسے تیری حالت اور تیری بابت کہوں اس نے کہا فلاں محلہ کے فلاں گھر میں ہے۔ آپ اس سے فرمایئے اگر وہ آپ کی بات سچ نہ مانے تو آپ اس سے فرمائیں کہ اس کے باپ کی میراث کی سو مثقال چاندی تیرے پاس ہے اور وہ اس کا حق دار ہے اس علامت سے وہ آپ کی تصدیق کر دے گی۔

غرضیکہ جب وہ اس کی تلاش میں گئے تو اس کی والدہ کو آپ نے پالیا اور اسے اس کے بیٹے اور مثقال کی بابت بیان کیا جو اس کے قبضہ میں تھے تو اس عورت پر غشی طاری ہو گئی جب اسے افاقہ ہوا تو وہ سو مثقال حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دیئے اور کہا آپ وکیل ہیں میرے مسافر بیٹے کے حق میں ان درہموں کو صدقہ کر دیجئے اور حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں لے لیا اور اس کے حق میں صدقہ کر دیا۔

پھر جب آئندہ جمعہ کی رات آئی تو حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بھائیوں کی زیارت کو قبرستان گئے اور انہیں اونگھ آ گئی اور انہوں نے ویسا ہی خواب دیکھا جیسا کہ پہلے دیکھا تھا اور اس جوان کو عمدہ لباس میں ہشاش بشاش چہرہ اور خوش دل دیکھا۔ اور اس نے کہا اے امام المسلمین! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے جس طرح آپ نے مجھ پر رحم فرمایا ہے

لہٰذا ان دونوں روایتوں سے ظاہر ہوا کہ مردے قبروں میں برائی کے وقت ایذا محسوس کرتے ہیں اور احسان کے وقت خوش ہوتے ہیں۔

سورۂ اخلاص کی قرأت کا اجر و مرتبہ

حدیث: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منقول ہے کہ آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قل ھو اللہ احد کو آخر سورہ تک نماز فجر کے بعد دس مرتبہ پڑھا تو اس دن میں اسے کوئی گناہ نہ پہنچے گا۔ اگرچہ شیطان کتنی ہی کوشش کرے اور یہ سورۃ مکیہ ہے اس میں چار آیتیں پندرہ کلمے اور سینتالیس حروف ہیں۔

حدیث: حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت

کرتے ہیں کہ فرمایا جس نے سورہ اخلاص کو ایک مرتبہ پڑھا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** کو ایک مرتبہ پڑھا گویا کہ اس نے تہائی قرآن پڑھا اور جس نے دو مرتبہ پڑھا گویا اس نے دو تہائی قرآن پڑھا اور جس نے تین مرتبہ پڑھا گویا اس نے پورا قرآن پڑھا اور جس نے گیارہ مرتبہ پڑھا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا گھر بنائے گا۔

سورۂ اخلاص کے شانِ نزول کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابی ان کعب' جابر بن عبداللہ' ابوالعالیہ' شعبی اور عکرمہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ کفار مکہ مجتمع ہو کے بارگاہِ رسالت میں آئے' ان میں عامر بن طفیل' زید بن قیس وغیرہ بھی تھے۔

انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ) ہمیں اپنے رب کی صفت بتایئے کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا یا تانبے کا؟ کیونکہ ہمارے معبود تو انہی دھاتوں کے ہیں۔

یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اللہ عزوجل کا رسول ہوں میں اللہ عزوجل کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ نہیں دے سکتا اور نہ اس کے بارے میں اپنی طرف سے کوئی بات کہہ سکتا ہوں۔ اس وقت اللہ عزوجل نے یہ سورہ نازل فرمائی اور کہا ''**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ' اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ** ○ (پ۳۰ الاخلاص) یعنی اے محبوب فرمادو! اللہ یکتا ہے اللہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ اس سے کوئی جنا' اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا **اَلصَّمَدُ** اسے کہتے ہیں جس کا شکم نہ ہو۔ نہ وہ کھائے اور نہ وہ پیئے اور اگر شکم ہو تو ضرور کسی شے کی طرف محتاج ہوگا حالانکہ وہ کسی شے کا محتاج نہیں بلکہ ساری مخلوق اس کی محتاج ہے اور یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ **اَلصَّمَدُ** وہ ہے جو **لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ** ہے اور فرمایا گیا **لَمْ يَلِدْ** یعنی اس کا کوئی باپ نہیں ہے جس کی ملک کا یہ وارث ہو۔ **وَلَمْ يُوْلَدْ** اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے جو اس کی ملک کا وارث بنے۔ **وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ** نہ اس کا کوئی مقابل ہے نہ شریک وہمسر۔ اور نہ اس کی شکل کا کوئی ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی تو کفار مکہ دارالندوہ کے دروازہ پر مجتمع ہوئے اور وہ (دارالندوہ) ابوجہل کی گلی میں تھا لوگوں نے کہا کون ہے جو محمد (ﷺ) کو ہماری طرف واپس لائے۔ یا معاذ اللہ ان کا سر لائے اور ہم سے سرخ بڑے سروں کے اونٹ انعام میں لے۔

یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا جس کا نام سراقہ بن مالک تھا۔ اس نے کہا میں انہیں تمہاری طرف لاتا ہوں انہوں نے اس انعام کی ضمانت دی۔ چنانچہ وہ تعاقب میں روانہ ہوا اور اس نے نبی کریم ﷺ کو پالیا اور اس نے اپنی تلوار سونت لی تا کہ معاذ اللہ آپ کو قتل کر دے تو زمین نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے اسے دھنسا لیا اور حضور ﷺ نے زمین کو حکم دیا اور اس کے گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے اس نے پکارا یا رسول اللہ! اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ.

اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیئے دعا کی تو اللہ ﷻ نے اسے نجات دی۔ کچھ دور وہ گیا پھر وہ تلوار سونت کر قتل کے ارادے سے لوٹا لیکن زمین نے اس کے گھوڑے کے پاؤں دھنسا لئے یہاں تک کہ اس کی ناف تک پکڑ لیا۔ وہ پھر چیخا اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ ۔ اب میں ایسی جرأت کبھی نہیں کروں گا تو حضور ﷺ نے دعا کی اور اللہ ﷻ نے اسے نجات دی۔ پھر وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا۔ اور بیٹھ کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے اپنے معبود کے بارے میں بتائیے اس کی قدرت کیسی ہے کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا۔

تو حضور ﷺ نے اپنا سر مبارک خاموشی کے ساتھ خوب جھکا لیا۔ اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ" اور آخر سورۃ تک اور "فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ" (پ ۲۵ الشوریٰ ۱۱) آسمانوں اور زمین کا بنانے والا تمہارے لیے تمہیں میں سے جوڑے بنائے۔ نر اور مادہ چوپائے اس سے تمہاری نسل پھیلاتا ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان) "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ" (پ ۲۵ الشوریٰ ۱۱) اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا اور دیکھتا ہے (ترجمہ کنزالایمان)

یہ سن کر سراقہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے اسلام کی دعوت فرمائیے تو حضور ﷺ نے عرض اسلام کیا اور وہ مسلمان ہو گیا اور اس کا اسلام حسن ہوا۔ رضی اللہ عنہ

حکایت:

نبی کریم ﷺ مسجد نبوی شریف کے دروازے پر جلوہ افروز تھے ایک شخص کا جنازہ آیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا اس پر قرض ہے لوگوں نے عرض کیا اس پر چار درہم قرض ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس کی نماز جنازہ پڑھو میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ جس کے اوپر چار درہم قرض ہوں اور بغیر قرض ادا کئے مر جائے۔

پر سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے جبریل علیہ السلام کو آدمی کی صورت میں بھیجتا ہوں اور وہ اس کا قرض ادا کرتا ہے اور آپ اٹھیے اور اس کی نماز جنازہ پڑھئے کیونکہ وہ مغفور ہے اور حق تعالیٰ فرماتا ہے جو اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوگا اللہ عزوجل اسے بھی بخش دے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے بھائی جبریل علیہ السلام! اس شخص کو یہ عزت وکرامت کس کی بدولت حاصل ہوئی؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ شخص روزانہ سومرتبہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" آخر سورہ تک پڑھتا تھا جس میں اللہ عزوجل کی صفات کا بیان ہے اور اس کی ثناء وتعریف ہے اور کہا

جس نے تمام عمر میں ایک مرتبہ اس سورۃ کو اخلاص کے ساتھ پڑھا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک کہ جنت میں اپنے گھر کو وہ نہ دیکھ لے خصوصاً جس نے روزانہ کی پانچوں نمازوں میں بار بار اسے پڑھا تو روز قیامت اس کے لئے اور اس کے تمام ان اقرباء کے لئے جن پر جہنم واجب ہو چکی ہے یہ سورہ شفاعت کرے گی۔

مریض کے نامہ اعمال میں تندرستی کے زمانہ کے اعمال لکھے جاتے ہیں

حدیث: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ عزوجل فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ میرے بندے کے اعمال حسنہ اس طرح لکھتے جاؤ جس طرح اس کی صحت وتندرستی کی حالت میں لکھتے تھے۔

حدیث: دوسری حدیث مروی ہے فرمایا جب بندۂ مومن یا بندۂ مومنہ بیمار ہوتے ہیں تو اللہ عزوجل اس کی طرف چار فرشتوں کو بھیجتا ہے اور اللہ عزوجل ایک فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کی قوت لے لو تو وہ بحکم الٰہی اس کی قوت لے لیتا ہے اور وہ کمزور ہو جاتا ہے اور دوسرے فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ اس کے منہ سے کھانے کی قوت کو لے لو اور تیسرے فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ اس کے تمام گناہوں کو لے لو تو گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور جب اللہ عزوجل اسے تندرست کرنا چاہتا ہے تو ان فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اس کی لی ہوئی قوت کو اسے واپس کردو۔ اور اس فرشتے سے فرماتا ہے جس نے اس کے چہرے کی رونق کو لیا ہے فرماتا ہے کہ اس کے چہرہ کی رونق اسے واپس کردو مگر اس فرشتے کو حکم نہیں دیتا جس نے اس کے گناہوں کو لیا ہے کہ اسے واپس کردو تو

فرشتہ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو کر عرض کرتا ہے اے رب ﷻ ہم چار فرشتے تیرے حکم میں تھے۔ تین فرشتوں کو تو اس کی لی ہوئی چیزوں کو واپس کرنے کا حکم دیا مگر مجھے حکم کیوں نہ دیا گیا کہ میں اُس کے لئے ہوئے گناہوں کو واپس کروں۔

رب العزت ﷻ فرماتا ہے کہ میرے شان کرم کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں اس کے گناہوں کو واپس کرنے کا حکم دوں اس کے بعد میں نے اس کی جان کو مرض کی تکلیف میں مبتلا کیا۔ وہ فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب ﷻ اب میں (ان گناہوں) کا کیا کروں رب العزت فرماتا ہے تم جا کر اسے دریا میں ڈال دو۔ یہ سن کر فرشتہ جا کر دریا میں اسے پھینک دیتا ہے

اور اللہ ﷻ ان گناہوں سے دریا میں کیڑے مکوڑے پیدا کرتا کر دیتا ہے اور اگر مریض آخرت کی طرف کوچ کر جاتا ہے تو وہ دنیا سے گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔ جب کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک دن رات کا بخار سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

حکایت:

بنی اسرائیل میں ایک فاسق وفاجر شخص تھا اور وہ فسق سے کسی طرح باز نہ آتا تھا۔ شہر کے لوگ اس کے فسق میں مبتلا رہنے سے عاجز آ گئے تھے یہاں تک کہ اہل شہر نے بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کی۔ اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل میں ایک جوان فاسق ہے اسے ان کے شہر سے نکال باہر کریں تا کہ ان پر عذاب نہ آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور اسے نکال باہر کیا۔ اور وہ جوان کسی گاؤں میں چلا گیا۔

اللہ ﷻ نے حکم دیا کہ اسے اس گاؤں سے بھی نکال دو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے اس گاؤں سے بھی نکال باہر کیا اور وہ جوان جنگل میں ایسی جگہ چلا گیا جہاں نہ کوئی مخلوق تھی اور نہ چرند وپرند۔ اور وہ وہاں بیمار پڑ گیا اور اس کے پاس کوئی اس کی مدد کو نہ تھا جو اس کی اعانت کرتا اور وہ زمین پر پڑ گیا۔ اس جوان نے اپنے مرض کی حالت میں کہا

اے رب ﷻ! اگر میری والدہ میرے پاس ہوتی تو وہ مجھ پر شفقت کرتی اور وہ میری زبوں حالی پر روتی اور اگر میرا والد میرے پاس ہوتا تو وہ میری مدد کرتا اور مجھے نہلاتا اور کفناتا اور اگر میری بیوی پاس ہوتی تو میری جدائی پر روتی اور اگر میری اولاد ہوتی تو وہ میرے جنازے کے پیچھے روتے اور وہ دعا کرتے کہ اے خدا ہمارے غریب الوطن، کمزور گنہگار اور فاسق باپ کو بخش [illegible] جب ایک شہر سے دوسرے شہر، پھر شہر سے گاؤں کی طرف پھر گاؤں سے بیابان کی طرف

نکال باہر کیا گیا۔ اور دنیا سے آخرت کی طرف ہر چیز سے مایوس نکلا ہے۔ مگر تیری رحمت سے مایوس نہیں ہے۔ اس جوان نے دعا کی کہ اے خدا اگر تو نے مجھے میری والدہ، میری اولاد اور میری بیوی سے جدا کیا ہے تو اب مجھے اپنی رحمت سے جدا نہ کرنا اور ان کی جدائی کے ساتھ میرے دل کو نہ جلانا۔ اور اپنی آگ سے مجھے میری معصیت کی وجہ سے نہ جلانا۔

تو اللہ ﷻ نے ایک حور کو اس کی ماں کی صورت میں ایک اور حور کو اس کی بیوی کی صورت میں اور غلمان کو اس کی اولاد کی صورت میں اور فرشتہ کو اس کے باپ کی صورت میں اس کے پاس بھیجا وہ سب اس کے پاس بیٹھ کر اس پر رونے لگے۔ گویا وہ اس کی اولاد اس کی بیوی، اس کی ماں اور اس کا باپ سب اس کے پاس موجود ہیں یہ دیکھ کر وہ جوان خوش ہو گیا۔ اور اس نے کہا اے خدا اپنی رحمت سے مجھے جدا نہ کرنا بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔ اور وہ اللہ ﷻ کی رحمت کی طرف پاک و مغفور ہو کر چلا گیا۔

اس کے بعد اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ فلاں بیابان میں فلاں جگہ جاؤ وہاں ایک شخص مر گیا ہے جو میرا ایک ولی ہے تو تم اسے غسل و کفن دے کر اس پر نماز پڑھو۔

جب موسیٰ علیہ السلام اس جگہ پہنچے تو آپ نے اسی جوان کو دیکھا جسے شہر سے اور گاؤں سے حکم الٰہی سے باہر نکالا تھا۔ اور ایک حور عین کو دیکھا جو اس پر رو رہی تھی۔

یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے رب ﷻ! کیا یہ وہی فاسق جوان ہے جسے میں نے تیرے حکم سے شہر نکالا تھا؟ اللہ ﷻ نے فرمایا ہاں اے موسیٰ علیہ السلام! لیکن میں نے اس پر رحم فرمایا ہے اور اس کے بیمار ہونے کی حالت میں اس کے وطن اس کے والدین اس کی اولاد اور اس کی بیوی سے جدائی کے سبب میں نے اس سے درگزر کیا ہے اور میں نے حور عین کو اس کی ماں کی صورت میں اور فرشتہ کو اس کے باپ کی شکل میں اس کے پاس بھیجا تاکہ وہ اس کی بے وطنی میں اس کے بچھڑنے پر اس سے شفقت کا اظہار کریں اور جب وہ بے وطن فوت ہوا تو تمام آسمان و زمین والے اس کی شفقت میں روئے ہیں تو میں اس پر کیسے رحمت نہ کرتا جبکہ میں ارحم الرحمین ہوں۔

تعجب خیز ایمان رکھنے والے کون ہیں؟

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مخلوق میں کس کا ایمان تعجب خیز ہے؟

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم فرشتوں کا ایمان ہوگا۔

حضور ﷺ نے فرمایا فرشتے کیوں نہ ایمان رکھتے جبکہ وہ امر کا معائنہ کرتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! انبیاء علیہم السلام کا ایمان ہوگا؟ حضور نے فرمایا انبیاء کیوں نہ ایمان رکھتے جبکہ آسمان سے روح الامین امر کو لیکر نازل ہوتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کے صحابہ کا ہوگا۔ فرمایا صحابہ ایمان کیوں نہ لاتے جبکہ وہ میرے معجزات کو دیکھ رہے ہیں اور جو مجھ پر نازل ہوتا ہے خود انہیں بتاتا ہوں' فرمایا لیکن لوگوں میں سب سے زیادہ تعجب ان لوگوں کے ایمان رکھنے میں ہے۔ جو میرے بعد آئیں گے اور مجھ پر ایمان رکھیں گے انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا مگر وہ میری تصدیق کریں گے۔ وہی لوگ میرے بھائی ہیں۔

حکایت:

ایک دن کفار ابوجہل کے گھر جمع ہوئے ایک شخص آیا اس کا نام طارق صیدلانی تھا اس نے کہا اگر تم سب میری بات سے متفق ہو جاؤ تو محمد (ﷺ) کا قتل کرنا ہمارے لئے کتنا آسان ہو جائے۔ لوگوں نے پوچھا اے طارق وہ کیسے؟

اس شخص نے کہا محمد (ﷺ) خانہ کعبہ کی دیوار سے تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی جائے اور خانہ کعبہ کے اوپر سے بڑا پتھر پھینکے تو یقیناً وہ اسی وقت فوت ہو جائیں۔ یہ سن کر ایک شخص اٹھا اس کا نام شہاب تھا۔ اس نے کہا اگر تم مجھے اجازت دو تو یہ کام میں کروں۔ ان سب نے اسے اجازت دے دی اور ایک بڑا پتھر ساتھ لے کر خانہ کعبہ پر چڑھا اور دیوار کعبہ سے اسے اس پتھر کو نبی کریم ﷺ کی طرف دھکیل دیا اور وہ پتھر ہوا میں معلق ہو گیا جب رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے اٹھے تو وہ پتھر زمین پر آ گرا اور اس جگہ سے دیوار ڈھل گئی پھر ویسی ہی ہو گئی جیسی کہ تھی۔

شہاب اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس پر تعجب کر رہا تھا پھر وہ خانہ کعبہ سے نیچے آیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آیا اور اس کا اسلام حسن رہا پھر طارق بھی اسلام لے آیا اور شہاب رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ کے بعد تمام اس کے ساتھی ان معجزات کو دیکھنے کے بعد اسلام لے آئے۔

حضور اکرم ﷺ پر آخر زمانہ میں ایمان لانا افضل الرایت ہے اس لئے کہ ان لوگوں کا ایمان واسلام پر ثابت قدم رہنا ہے۔ یکھا ہے' نہ ان لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور نہ آپ

بعض وہ نشانیاں جنہیں اہل جاہلیت نے دیکھا اور سنا

حدیث: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منقول ہے آپ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ابتدائے اسلام کے زمانہ میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص اونٹنی پر سوار ہمارے پاس آیا اور سفر کا گردوغبار اس پر بھی تھا اور اس کی اونٹنی پر بھی اور ظاہر تھا کہ وہ دور سے سفر کر کے آیا ہے۔ تو وہ ہمارے پاس کھڑا ہوا اور اس نے کہا تم میں محمد (ﷺ) کون ہیں؟

تو ہم نے حضور ﷺ کی طرف اشارہ کر کے بتایا اس نے کہا اے محمد (ﷺ)! کیا آپ مجھے بتائیں گے جو آپ کے رب ﷻ نے آپ کو حکم دیا ہے یا میں بتاؤں جو میرے بت نے مجھے بتایا ہے؟

یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ میں تجھے بتاؤں گا جس کی خبر مجھے میرے رب ﷻ نے دی ہے۔ حضور ﷺ نے اس پر اسلام پیش کیا اور فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر اس کی شرائط کے ساتھ ہے اس کے بعد اس نے کہا اے محمد (ﷺ) میں غسان بن مالک عامری ہوں ہمارا ایک بت ہے ہم رجب کے مہینہ میں اپنی قربانیوں کے جانوروں کو اس کے نزدیک ذبح کرتے ہیں اور اپنی قربانی کے ذریعہ اس کی طرف تقرب کرتے ہیں تو ہم میں سے ایک نے اس کے پاس ایک قربانی کا ایک جانور ذبح کیا اس آدمی کا نام عصام ہے جب اس نے جانور پر سے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس نے بت کے پیٹ سے ایک آواز سنی کہ

''اے عصام! اسلام آ گیا بت باطل ہوئے اور خونریزی موقوف ہوئی اور صلہ رحمی پھیلی اور حقیقت وسلامتی کا غلبہ ہوا۔'' یہ سن کر عصام خوش ہوا اور ہمیں بتانے کے لئے وہ آیا اس کے بعد یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کی خبر ہمیں معلوم ہوئی۔ پھر کچھ دنوں بعد ایک اور شخص نے اس بت کے پاس قربانی دی اس شخص کا نام طارق ہے۔ اس نے جانور سے اپنا ہاتھ اٹھایا تو ایک آواز سنی جو بت کے پیٹ سے آ رہی تھی اس نے کہا

''اے طارق! نبی صادق مبعوث ہوئے اور وحی ناطق لائے جو العزیز الخالق کے طرف سے ہے۔'' یہ سن کر وہ لوگوں کی طرف چیختا چلاتا پہنچا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کے بارے میں ہمیں جو خبریں پہنچی تھیں وہ مضبوط تر ہو گئیں مگر ہم صدق وکذب کے درمیان ہی رہے۔ تین دن کے بعد جب میں اپنی قربانی اس بت کے پاس ذبح کی اور میں نے اپنے ہاتھ اس پر سے

اٹھائے تو بت کے پیٹ سے بہت بلند آواز سنی وہ بزبان فصیح پکارتا تھا۔ "یَا غَسَّانُ بْنُ مَالِكِ الْعَامِرِيْ جَاءَ الْحَقُّ نَبِيًّا هَاشِمِيًّا بِتَهَامَةِ النَّاصِرِيَهِ اَسْلَامَةُ الْخَاذِلِيَتِهِ النَّدَامَةُ هَادِيًا وَدَاعِيًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" اے غسان بن مالک عامری نبی ہاشمی تہامی کے ساتھ حق آ گیا۔ اس کی نصرت کرنے والوں کے لئے سلامتی ہے اور اسے چھوڑنے والوں کے لئے شرمندگی ہے وہ ہادی ہے اور قیامت تک داعی ہے۔

اس کے بعد وہ بت زمین سے اچھلا اور اپنے منہ کے بل گر پڑا۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے تکبیر کہی اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ نے بھی تکبیر کہی اور غسان نے عرض کیا میں نے تین شعر کہے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اسے پیش کروں تو حضور ﷺ نے اجازت دی اس نے کہا: ؎

اسراع سیرافی طلب سبیل وحزن فی بلادمن الرمل

لانصر خیر الناس نصرا موزدا داعقد جبلا من حبالک فی حبل

واشهد ان اللہ حق موحدا وهذاوین به مانقلت قلمی نعلی

علماء فرماتے ہیں کہ نزول وحی کے بعد سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق پھر حضرت علی مرتضیٰ پھر زید بن حارثہ پھر قمریہ باندی پھر حضرت حمزہ پھر حضرت عثمان پھر حضرت زبیر پھر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح پھر حضرت طلحہ پھر حضرت زبیر رضوان ﷺ اسلام لائے اور ان سب کافروں سے اپنے اسلام کو چھپایا۔

اس کے بعد جبریل علیہ السلام آئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور آپ کو حکم فرماتا ہے کہ تمام لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے جبل ابوقیس پر کھڑے ہو کر آواز بلند ندا فرمائی اور کہا اے لوگو تم کہو "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" جب لوگوں نے آپ کی نداء کو سنا تمام کفار دارلندوہ میں جمع ہوئے اور باہم مشورہ کرنے لگے اور کہنے لگے محمد (ﷺ) ہمارے معبودوں کو باطل قرار دیتے ہیں اور ہمیں ایسے معبود کی طرف بلاتے ہیں جسے ہم جانتے نہیں تو اس کی کیا تدبیر ہو۔

محمد (ﷺ) ہم سے فرماتے ہیں کہ تم اپنے معبودوں کو نہ پوجو۔ جو تین سو ساٹھ بت ہیں بلکہ اللہ واحد قہار کی عبادت کرو۔ ان کافروں میں شیبہ بن ربیعہ ولید بن حارث صفوان بن امیہ

کعب بن اشرف' اسود بن عبد یغوث' صخر بن حارث اور کنانہ بن ربیعہ تھے اور وہ لوگ کافروں کے سردار تھے۔ انہوں نے کہا ہمیں ایسے معبود کی طرف بلاتے ہیں جسے ہم جانتے نہیں۔ اور ہمارے معبودوں کو گالی نہیں دیتے۔ پھر ان میں ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا محمد (ﷺ) اس بات سے مال کے خواستگار ہیں لہٰذا تم ان کی طرف التفات ہی نہ کرو۔ اور تم سب کہنے لگو کہ وہ ساحر کذاب ہیں۔ اس کے بعد سب نے مل کر ولید سے کہا تمہاری رائے کیا ہے؟

اس نے کہا میں اس بارے میں کچھ نہیں کہتا جو تم ان کی طرف نسبت کرتے ہو اور اسے بہت غصہ آ گیا۔ پھر اس نے کہا مجھے تین دن کی مہلت دو ولید کے سونے اور چاندی کے دو بت تھے جو جواہرات اور قسم قسم کے موتیوں سے مرصع تھے اور وہ کرسی پر رکھے ہوئے تھے اور اس پر رنگ رنگ کے پردے ڈال رکھے تھے تو اس نے ان دونوں بتوں کی تین دن اور تین رات متواتر پوجا کی نہ اس نے کھایا نہ پیا اور نہ اپنے گھر اور اپنے بچوں میں گیا۔ اور ان دونوں کے آگے خوب رویا پیٹا جب تیسرا دن ہوا تو اس نے کہا میں نے جو تم دونوں کی تین دن متواتر پوجا کی ہے اس پوجا کے صدقہ میں تم دونوں بولو اور مجھے محمد (ﷺ) کے بارے میں بتاؤ؟ تو شیطان بت کے منہ داخل ہوا اور اس نے جنبش کی اور بولا کہ محمد (ﷺ) نبی نہیں ہیں اور تم ان کی تصدیق نہ کرو۔ یہ سن کر ولید خوش ہو گیا اور جا کر کافروں کو بت کی بات سنائی اور کفار مکہ اکٹھے ہو کر ولید کے پاس آئے اور انہوں نے کہا ہمیں سزاوار نہیں کہ ہم محمد (ﷺ) سے جا کر بات کریں۔

جب نبی کریم ﷺ نے ان کی باتوں کو سنا تو آپ ﷺ غمگین ہو گئے اس وقت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! جہنم کی وادی ہے اس کے لئے جس نے یہ بات گھڑی ہے یعنی ولید نے جو بات بنائی ہے۔ جب ولید نے اپنے عذاب کے بارے میں حکم خدا سنا تو وہ ہنسا اور کہنے لگا کوئی مضائقہ نہیں ہے پھر کافروں نے اپنے آگے اس بت کو رکھا جس کا نام ہبل تھا اور اس کے آگے رنگ رنگ کے پردے ڈال رکھے تھے اور اسے سجدہ کیا۔

نبی کریم ﷺ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کافروں کے قریب بیٹھ گئے۔ پھر شیطان بت کے پیٹ میں داخل ہوا اس شیطان کا نام مسعر تھا۔ اور اس نے نبی کریم ﷺ کی بت کے پیٹ میں ہجو کی۔

جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بت کی آواز سنی تو حیرت میں رہ گئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ بت کیونکر بولتا ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! اس سے خوف نہ کھاؤ کیونکہ یہ شیطان کی آواز ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ واپس تشریف لے آئے اور آپ کو راستہ میں ایک سوار ملا اس کے اوپر سبز کپڑے تھے اور وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب دیا۔ اور پوچھا اے سوار تم کون ہو؟ تمہارے سلام نے مجھے تعجب میں ڈال دیا۔

اس نے حضور ﷺ سے عرض کیا میں جنات کے قبیل سے ہوں اور میں حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں مسلمان ہوا ہوں لیکن میں اپنے وطن سے غائب تھا۔ میں جب آیا تو میں نے اپنے گھر والوں کو روتا ہوا پایا میں نے ان سے پوچھا انہوں نے مجھے بتایا کہ تم نہیں دیکھتے کہ مسغر نے کذب بیانی کی ہے اور محمد ﷺ کے خلاف باتیں بتائی ہیں۔

جب میں نے یہ سنا تو میں مسغر کے تعاقب کے میں چلا اور میں نے اسے صفا و مروہ کے درمیان قتل کر دیا اور یہ اس کا خون میری تلوار پر ہے اور اس کا سر کوڑے گھر میں ہے اور اس کا بدن صفا و مروہ کے درمیان پڑا ہے۔ وہ سر کٹے کتے کی صورت میں ہے۔

یہ سن کر نبی کریم ﷺ خوش ہوئے اور اسے دعائے خیر دی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام مہیر بن عبہر ہے اور میرا گھر طور سینا کے پہاڑ پر ہے اس کے بعد اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کافروں کی مذمت ان کے بتوں کے منہ میں کروں جس طرح کہ مسغر نے آپ کی ہجو کی تھی۔

حضور ﷺ نے فرمایا اجازت ہے چنانچہ دوسرے دن کفار جمع ہوئے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بلایا اور کفار نے ہبل کو اپنے آگے رکھا اور اس پر رنگ رنگ کے پردے چڑھائے اور رونا پیٹنا شروع کر دیا جس طرح کے پہلے دن کیا تھا اور انہوں نے کہا

اے ہبل! محمد (ﷺ) کی ہجو سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کر۔ یہ سن کر ہبل نے کہا

اے مکہ والو! جان لو کہ وہ نبی برحق ہیں اور ان کا دین حق ہے اور محمد ﷺ تم کو حق کی طرف بلاتے ہیں اور تمہارے بت سب باطل ہیں اب اگر ان پر ایمان نہ لاؤ گے اور ان کی تصدیق نہ کرو گے تو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے لہٰذا تم محمد ﷺ کی تصدیق کرو وہ اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام اور خیر الخلق ہیں۔ یہ سن کر ابوجہل علیہ اللعنۃ اٹھا اور بت کو اٹھا کر زمین پر دے پٹخا اور اسے چورا چورا کر کے آگ میں جلا دیا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ اپنے کاشانہ اقدس کی طرف خوش خوش واپس آ گئے اور حضور نے اس کا نام عبداللہ بن عبہر رکھا اور اس نے مسغر شیطان کے قتل

پر اشعار کہے تو یہ ہیں۔

اَنَــا عَبْــدُالــلّٰــهِ بْــنِ عَبْهَــرَا ۔ اِنّــِیْ قَتَـلْـتُ ذَاالْفُجُوْرِ مُسَـفَـرَا

هَــمَّـتُـهٗ بِـضَـرْبِ سَیْفِـیْ مُنْكِـرًا ۔ لَاٰیَ لِصَفَا وَالْمَرْوَۃ اَلْمَاطِفِی وَاسْتَكْبَرَا

خَــالَفَ الْــحَــقُّ وَقَــالَ مُنْـكَــرًا ۔ بِشَــمَّتِــهٖ نَبِیِّــهٗ الْــمُــطَهَّــرَا

وَالــلّٰـــهِ لَااَبْـرَحُ حَتّٰـی یَـنْـصُـرَا ۔ وَیَــظْهِــرُ الْاِسْلَامِ حَتّٰـــی یَـفْــرَا

اَوْ بِــذِلِّ فِیْـــهِ كُــلُّ مَــنْ تَـكَبَّــرَا ۔ كُــلُّ یَهُــوْدِیِّ وَمَــنْ تَــنَــصَّـــرَا

جُنُوْدُ كِسْرٰی وَمُلُوْكُ قَیْصَرَا

خوف خدا اور اللہ عزوجل سے شرم وحیا

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل سے شرم وحیا کرو جیسا کہ شرم وحیا کرنے کا حق ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم اللہ عزوجل سے حیا کرتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا یہ حیا کرنا نہیں ہے البتہ وہ شخص اللہ عزوجل سے حیا کرتا ہے اور حیا کا حق ادا کرتا ہے جو سر کو اور جو سر میں ہے اور پیٹ کو اور جو پیٹ میں ہے اس کی حفاظت کرتا ہے اور اسے لازم ہے کہ وہ موت اور بلا کو یاد رکھے اور جو آخرت چاہتا ہے وہ دنیاوی زیب وزینت کو چھوڑ دیتا ہے اور آخرت اس دنیا کے بعد آنے والی ہے تو جس نے ایسا کیا تو یقیناً اس نے اللہ عزوجل سے حیا کی اور حیا کا حق ادا کیا ہے اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اَلْــحَیَـــاءُ مِــنَ الْاِیْمَانِ'' حیا ایمان کا جزو ہے۔ جیسا کہ ایک واقعہ میں آیا ہے کہ

حکایت:

ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں نے بڑے گناہ کیے ہیں مجھے اس کا تدارک بتائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کی جناب میں توبہ کرو۔ اس نے عرض کیا زمین میرے گناہوں کو جانتی ہے کیونکہ میں نے اس پر گناہ کیے ہیں اور زمین قیامت کے دن میرے خلاف گواہی دے گی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا توبہ کے بعد وہ زمین تمہارے خلاف گواہی نہ دے گی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ''جس دن زمین کو دوسری زمین سے بدلا جائے گا'' پھر اس نے عرض کیا آسمان جو

میرے اوپر ہے وہ جانتا ہے روہ روز قیامت میرے خلاف گواہی دے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ ﷻ آسمان کو لپیٹ لے گا جیسا کہ حق تعالٰی کا ارشاد ہے

یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ۔ جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے جیسے سجل فرشتہ (کاتب اعمال) نامہ اعمال کو لپیٹتا ہے۔

(پ ۱۷ الانبیاء ۱۰۴) (ترجمہ کنز الایمان)

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کراما کاتبین نے میرے گناہوں کو نامہ اعمال میں لکھا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں

(پ ۱۲ ھود ۱۱۴) (ترجمہ کنز الایمان)

پھر حضور ﷺ نے فرمایا توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کے گناہ کیا ہی نہیں۔ اس کے بعد اس عورت نے کہا فرشتے میرے اعمال سے واقف ہیں وہ میرے خلاف میرے برے عملوں کی گواہی دیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ ﷻ قیامت کے روز حفظہ کو بھلا دے گا جیسا کہ کتاب "ربیع الابرا" میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بندہ خدا کی جناب میں توبہ کرتا ہے اور اللہ ﷻ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے تو حفظہ یعنی نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کی یادداشت کو اس سے فراموش کر دیتا ہے جو بندے نے عمل کیا اس عورت نے کہا اللہ ﷻ فرماتا ہے:

یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے

(پ ۱۸ النور ۲۴) (ترجمہ کنز الایمان)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ﷻ زمین اور بندے کے اعضاء سے فرمائے گا کہ بندے کے گناہوں کو چھپاؤ اور کسی پر اسے کبھی ظاہر نہ کرو۔ پھر اس عورت نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! بلاشبہ یہ تمام باتیں توبہ کرنے والوں کے حق میں برحق ہیں مگر روز قیامت شرمندگی اور اللہ ﷻ سے حیا کی اس بندے میں کیسے طاقت آئے گی۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیک وسلم نے فرمایا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کہ جب بندہ قیامت کے دن اپنے گناہوں کو یاد کرے گا۔ تو وہ اللہ ﷻ سے حیا کرے گا اور اس حیا سے وہ پسینہ پسینہ ہو جائے گا اور اس پسینہ کا پانی کسی کے گھٹنے تک اور کسی کے ناف تک اور کسی کے گلے تک پہنچ جائے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا

اے مسلمانو! اس دن کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے غافل نہ ہو اور اللہ ﷻ کے حضور میں توبہ کرو اور گریہ وزاری کرو بے شک اللہ ﷻ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

دنیا میں مسلمانوں کی خوشی ومسرت کے ثمرات

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں جس نے اپنے مسلمان بھائی کے دل میں خوشی مسرت پیدا کی اللہ ﷻ اس سے ایک فرشتے کو پیدا کرتا ہے جو اس سے آفتوں کو دور رکھتا ہے اور جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ رفیق (فرشتہ) اس سے کہے گا خوف نہ کرو یہ سن کر وہ پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں وہ خوشی ومسرت ہوں جو تم نے اپنے مسلمان بھائی کے دل میں دنیا کے اندر داخل کی تھی۔

نبی کریم ﷺ کی ایک اور حدیث میں اسے اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان کے دل میں خوشی ومسرت کا پیدا کرنا ساٹھ سال کی نفلی عبادت سے بہتر ہے۔

حکایت:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے بازار میں چالیس درہم میں گھوڑا بکتے دیکھا آپ نے پوچھا۔ یہ اتنا ارزاں کیوں ہے کسی نے کہا اس میں کئی عیب ہیں۔ پوچھا وہ کیا عیوب ہیں؟ کہا کہ یہ دشمن کے پیچھے نہیں دوڑتا اور یہ ٹھہر جاتا ہے یہاں تک کہ دشمن اسے پکڑ لیتا ہے۔ اور ایسی جگہ ہنہناتا ہے اور بولتا ہے جہاں خاموش رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ گراں ہے اور اسے چھوڑ دیا۔

پھر اسے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد نے خرید لیا اور جب لڑائی کا دن آیا تو اس نے مقابلہ کیا اور گھوڑے نے بہت اچھا کام کیا۔

یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگرد سے پوچھا کیا تمہیں اس کے عیبوں کا تجربہ ہوا؟ اس نے کہا ہاں یہ ویسا ہی تھا جیسا کہ لوگوں نے بتایا تھا لیکن جب میں نے اسے خریدا تو میں نے اس کے کان میں کہا تھا کہ اے گھوڑے میں گناہوں سے باز آتا ہوں اور اللہ ﷻ کی طرف رجوع اور توبہ کرتا ہوں۔ تو تو بھی ان عیبوں کو چھوڑ دے جو تجھ میں ہیں۔

تو اس نے اپنے سر کو تین مرتبہ ہلایا اور گناہوں سے باز آنے پر خوشی کا اظہار کیا تو میں نے جان لیا کہ یہ عیوب گھوڑے والے کے ہیں نہ کہ گھوڑے کے اس لئے کہ کافروں کا گھوڑا اپنے

مالک پر لعنت کرتا ہے جب وہ اس کی پشت سے اترتا ہے یہی حال ظالم سوار کا ہے کیونکہ اللہ ﷻ نے فرمایا ''اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ '' جب اس کا رب اس پر لعنت کرتا ہے تو ہر چیز اس پر لعنت بھیجتی ہے اس طرح گھوڑا بھی اپنے مالک پر لعنت بھیجتا رہتا ہے جبکہ وہ کافر یا ظالم یا منافق یا متکبر ہو۔ جب تک کہ وہ اس کی پشت سے نہ اترے۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ جانور اپنے مالک کی خوشی کے سبب خوش ہوتے ہیں اور اس کا اتباع کرتے اور اس کا کہا مانتے ہیں یہی حال اس خوشی کا ہے جو قیامت کے دن رفیق (فرشتہ) کی صورت بن کر آئے گی اور وہ اپنے رفیق کو تھامے گی اور جنت کی طرف لے جائے گی۔

وہ خصلتیں جو مغفرت کی ضامن ہیں

حدیث: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دن گھر سے باہر تشریف لے گئے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سامنے آ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا اے ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ! کس حال میں تم نے صبح کی۔

انہوں نے کہا اے امیر المومنین چار غموں کے اندر میں نے صبح کی ہے پوچھا خدا تم پر رحم کرے وہ کون سے غم ہیں؟ کہا گھر والوں کا غم کہ وہ روٹی مانگتے ہیں اور خالق کا غم ہے کہ وہ اطاعت کا حکم دیتا ہے اور شیطان کا غم کہ وہ معصیت کی ترغیب دیتا ہے اور ملک الموت کا غم کہ وہ میری روح کا خواستگار ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا اے ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ تمہیں خوشی ہو یقیناً آپ کے لئے ہر بات میں ایک درجہ ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم! تم نے کس حال میں صبح کی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! چار غموں میں صبح کی ہے۔ ایک غم اس کا ہے کہ گھر میں بجز پانی کے کچھ نہیں ہے اور میں اپنے حال کی فراخی کے غم میں ہوں۔ دوسرا خالق کی طاعت کا غم ہے تیسرا آخرت کا غم ہے اور چوتھا ملک الموت کا غم ہے۔

یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم! تمہیں خوشی ہو کہ گھر والوں کا غم آگ سے پردہ ہے اور خالق کی طاعت کا غم عذاب سے امان ہے اور عاقبت کا غم جہاد ہے اور یہ ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے اور ملک الموت کا غم تمام گناہوں سے کفارہ ہے۔

اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم! جان لو کہ گھر والوں کا رزق اللہ ﷻ پر ہے اس علم کے باوجود اگر تم غم کرو گے نہ ضرر دے گا اور نہ نفع۔ بجز اس کے کہ اللہ ﷻ تمہیں اجر دے۔ لہٰذا تم شکر گزار اور

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (پ۴ ال عمران ۱۱۰)
تم بہتر ہو ان سب امتوں سے جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ (ترجمہ کنز الایمان)

کیونکہ یہ امت رسول اللہ ﷺ کی بغیر معجزہ وتمثیل کے سالہا سال گزر جانے کے بعد تصدیق کرتی رہے گی۔

اخلاص کا مرتبہ اور ریاکاری کی مذمت

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو منادی پکارے کہاں ہیں ریاکار لوگ اور کہاں ہیں اخلاص مند لوگ؟ اٹھو اور اپنے اعمال لاؤ اور اپنے مال کی وصولی سے اپنا اجر لو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ریاکاروں کو ان کے اعمال کا کچھ حصہ نہ ملے گا بجز حسرت وندامت اور بدبختی کے۔

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم! الاخلاص' الاخلاص۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں اس سے جو مجھے اپنی امت کے شرک اصغر سے ڈرایا گیا ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! شرکِ اصغر کیا ہے؟ فرمایا وہ ریا ہے اللہ عزوجل ان لوگوں (ریاکاروں) سے فرمائے گا جس دن وہ اپنے بندوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا کہ:

اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَرَاؤُنَ لَهُمْ هَلْ تَجِدُوْنَ مِنْهُمْ خَيْرًا.
ان اعمال کو ان لوگوں کے پاس لے جاؤ جن کے دکھانے کے لئے تم عمل کرتے تھے کیا ان میں کچھ بھلائی پاتے ہو؟

خواہشات نفسانی کے چھوڑنے کی فضیلت

حدیث: حضرت عبدالصمد بن حسان رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے حدیث کو سنا کرتا تھا تو ایک دن میں نے ان کے ساتھ مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی پھر وہ اپنے گھر گئے بعد ازاں میری طرف تشریف لائے ان کے ہاتھ میں برتن تھا جس میں مٹھی بھر کشمش کے دانے تھے اور مجھے وہ اپنے خلوت خانہ میں لے گئے میں نے عرض کیا اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے۔ کاش کہ آپ لوگوں کے عطیات کو قبول فرما کر کشادگی فرماتے؟ کیونکہ آپ کے پاس شرفا وضعدار لوگ بھی آتے ہیں اور فقیر ومالدار بھی۔ وہ لوگ

اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ (پ۹ الانفال ۲۸)

کہ تمہارے مال اور اولاد سب فتنہ ہے اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

آیۃ الکرسی پڑھنے کا اجر وثواب

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا جو مومن بندہ صبح اٹھ کر بارہ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے گا۔ پھر وضو کر کے فجر کی نماز پڑھے گا اللہ عزوجل اسے شیطان کے شر سے محفوظ رکھے گا اور بمنزلہ اس شخص کے ہوگا جس نے پورے قرآن کریم کو تین مرتبہ پڑھا ہے اور ایسا نوری تاج قیامت کے دن پہنے گا جس سے تمام دنیا والے منور ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! روزانہ پڑھنا چاہئے؟ فرمایا نہیں بلکہ ہر جمعہ کے دن کیونکہ جمعہ کے دن ہی پڑھنا تمہاری عمر بھر کے لئے کافی ہوگا اسی قسم کی حکایت ہے جس میں مسلمانوں کے لئے بشارت ہے وہ یہ کہ گذشتہ امتیں قلیل البصر اور کم فہم ہوتی تھیں وہ اپنے رسولوں کی تصدیق نہیں کرتے تھے مگر معجزات اور چشم سر سے معائنہ کے ذریعہ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا:

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ (پ۱ البقرہ ۵۵)

ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے جب تک علانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے آلیا۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور انہوں نے خدا کو دیکھنے کا مطالبہ کیا اور کہنے لگے کہ تمہارا رب سوتا ہے۔ حالانکہ توریت میں لکھا ہوا تھا کہ

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ (پ۳ البقرہ ۲۵۵)

اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند (ترجمہ کنزالایمان)

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو توریت میں تھا بتایا اور وہ قوم کہنے لگی یہ کیسے ممکن ہے کہ نیند نہ آئے؟ اس پر اللہ عزوجل نے حکم دیا دو بوتلیں پانی کی لے کر اپنے ہاتھوں میں ان دونوں کو پکڑے رہو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو بوتلوں کو لیا اور اللہ عزوجل نے ان پر غنودگی طاری کر دی اور دونوں بوتلیں گر کر ٹوٹ گئیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام اپنی امت سے فرماؤ اگر اللہ عزوجل پر نیند آتی تو یہ سارا جہاں تباہ ہو جاتا۔ اور اس مثال سے ذریعہ انہیں سمجھایا گیا مگر اللہ عزوجل نے امت محمدیہ ﷺ کی تعریف فرمائی ہے اور فرمایا

پئیں گے تو ضرور انہیں رفع حاجت کی ضرورت ہوگی؟ حالانکہ جنت پاکیزہ ہے وہاں گندگی نہ ہوگی؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں ہر شخص کی حاجت کے قائم مقام اس کے جسم سے پسینہ برآمد ہوگا جو مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا۔

فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی اَسّی (۸۰) میری امت کی ہوں گی اور چالیس (۴۰) صفیں تمام امتوں کی۔ مروی ہے کہ ہر صف کی لمبائی مشرق سے مغرب تک اور ہر صف کی چوڑائی دنیا کی چوڑائی کی مانند ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ﷻ اہل جنت سے فرمائے گا۔ اے اہل جنت! تو سب کہیں گے ''لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ'' رب تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی وخوش ہو گئے؟ وہ عرض کریں گے ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم راضی وخوش نہ ہوں۔ تو نے اتنا کچھ عطا فرمایا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو اتنا عطا نہ فرمایا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا اب میں تمہیں اس سے افضل شے عطا فرماؤں گا وہ عرض کریں اے رب ﷻ! اس سے افضل کون سی شے ہے؟ اللہ ﷻ فرمائے گا میں نے تمہارے لئے اپنی رضامندی مقرر فرمائی ہے اس کے بعد کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے تو منادی ندا کرے گا کہ اب تم ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہو گے۔ اور کبھی تم نہ مرو گے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہ پڑو گے اور تم ہمیشہ سیر رہو گے اور کبھی بھوکے نہ رہو گے اور ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے اور کبھی محروم نہ ہو گے اس بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (پ ۸ الاعراف ۴۳)

اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی صلہ تمہارے اعمال کا! (ترجمہ کنز الایمان)

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ ﷻ نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں وہم وخیال گزرا۔ تم اللہ ﷻ کا یہ ارشاد پڑھ لو:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. (پ ۲۱ السجدہ ۱۸)

تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا! (ترجمہ کنز الایمان)

آپ سے حدیث پاک سنتے بھی ہیں اور آپ سے حدیث روایت بھی کرتے ہیں۔

یہ سن کر حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تمہارے خیال میں حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کیسے شخص ہیں؟ میں نے کہا وہ امام ثقہ اور مامون ہیں پھر فرمایا تمہارے خیال میں حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کیسے شخص ہیں؟ میں نے کہا وہ امام اور آئمۃ المسلمین میں سے ہیں۔ فرمایا حضرت علقمہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم تمہارے خیال میں کیسے شخص ہیں؟ میں کہا وہ اجلہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ہیں۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم سے حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ نے انہوں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ عزوجل نے جنات عدن کو پیدا فرمایا تو جبریل علیہ السلام کو طلب کر کے فرمایا جاؤ دیکھو جو میں نے اپنے بندوں اور اپنے اولیاء کے لئے پیدا فرمایا ہے تو جبریل علیہ السلام گئے اور ان باغوں کا چکر لگایا اچانک ایک حورعین جنت کے ایک محل سے نکل کر ان کے سامنے آئی اور اس نے جبریل علیہ السلام کو دیکھ کر تبسم کیا۔ اور اس کے سامنے کے دانتوں کی چمک سے جنات عدن روشن ہو گیا۔ یہ دیکھ کر جبریل علیہ السلام سجدے میں گر گئے اور گمان کیا یہ رب العزت جل وعلی کا نور ہے اللہ عزوجل نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔

اے اللہ عزوجل کے امین! اپنا سر اٹھاؤ اور اس حور کو دیکھو۔ جب انہوں نے دیکھا کہنے لگے پاک ہے وہ ذات جس نے تجھے پیدا کیا۔ اس حور نے کہا اے اللہ عزوجل کے امین! تم جانتے ہو کہ مجھے کس لئے پیدا فرمایا گیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا نہیں۔ اس نے کہا مجھے اس شخص کی خدمت کے لئے پیدا کیا جس نے اپنی نفسانی خواہش کے خلاف اللہ عزوجل کی رضا کی خواستگاری رکھی ہو اور نبی کریم ﷺ سے جنت کی عمارت کے بارے میں استفسار کیا گیا کہ اس کی تعمیر کیسی ہے؟

تو حضور ﷺ نے فرمایا اس کی اینٹ سونے اور چاندی کی ہے اور اس کا مسالہ مشک اذخر اور اس کی مٹی زعفران کی اور اس کے کنکر موتی اور یاقوت کے ہیں۔

فرمایا کہ ایک اہل کتاب شخص آپ کے پاس آیا تو اس نے عرض کی اے ابوالقاسم! آپ کہتے ہیں کہ اہل جنت کھائیں گے اور پئیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں مجھے یقین ہے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جنت میں ہر شخص کو سو مردوں کے کھانے پینے اور جماع و شہوت کی قوت دی جائے گی۔ اس نے کہا جب وہ لوگ کھائیں گے اور

جود وسخا کا مرتبہ

حدیث: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سخی' اللہ ﷻ سے قریب ہے' لوگوں سے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے۔ اور بخیل اللہ ﷻ سے دور ہے جہنم سے قریب ہے اور جاہل سخی' اللہ ﷻ کو زیادہ محبوب ہے بہ نسبت بخیل عالم کے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سخی جنت میں ایک درخت ہے۔ اس کی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں جس نے اس کی شاخ تھام لی وہ اسے جنت کی طرف کھینچ لے گا اور بخیل جہنم میں آگ کا درخت ہے اس کی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں جس نے اس کی شاخ تھام لی وہ اسے جہنم کی طرف کھینچ لے گا۔

حکایت:

بہرام مجوسی کی بابت ایک حکایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک سال حج کے لئے گیا میں حطیم اسماعیل علیہ السلام میں تھا اور میں سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم بغداد واپس جاؤ تم فلاں محلہ فلاں جگہ جانا اور بہرام مجوسی کو تلاش کرنا اور اس سے میرا اسلام کہنا اور اس سے کہنا کہ اللہ ﷻ تجھ سے راضی ہے میں بیدار ہو گیا اور میں پڑھا "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" یہ خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ پھر میں نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور کعبہ معظّمہ کا طواف کیا جس قدر اللہ ﷻ نے چاہا اس کے بعد مجھ پر نیند غالب آ گئی اور میں نے پھر وہی خواب دیکھا اس طرح تین مرتبہ دیکھا غرض یہ کہ میں نے جب حج تمام کیا اور بغداد واپس آیا تو میں نے محلّہ اور گھر تلاش کیا۔

اور میں نے وہاں بہت بوڑھا شخص پایا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا تو ہی بہرام مجوسی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا تو نے اللہ ﷻ کے نزدیک کوئی اچھا کام کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے دس بارہ آدمیوں کو چھوڑا ہے یہ کام میرے نزدیک اچھا ہے' میں نے کہا یہ کچھ نہیں اس کے سوا کوئی اور ہے؟ اس نے کہا ہاں' میری چار بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں میں نے اپنے خاندان میں ان کو بیاہ دیا ہے میں نے کہا یہ بھی کچھ نہیں اس کے سوا کوئی اور بتا؟ اس نے کہا ہاں ایک لڑکی بہت خوبصورت تھی اس کا کفو میں نہیں پاتا تھا میں نے اس کی شادی اپنے سے کردی

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کے لئے جنت میں ایک ذرہ برابر جگہ اس دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ اگر تم چاہو تو اللہ ﷻ کا ارشاد پڑھ لو:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (پ۴ ال عمران ۱۸۵)

جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور یہ کہ یقیناً جنت میں ایسے درخت ہیں جس کے سایہ ہیں اور سوار سو سال تک دوڑتا رہے تو وہ سایہ ختم نہ ہو۔ اگر تم چاہو تو ارشاد باری پڑھ لو۔

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۙ (پ۲۷ الواقعہ ۳۰ تا ۳۴)

اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہو اور نہ روکے جائیں (ترجمہ کنزالایمان)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب ﷻ سے مناجات کی اور عرض کیا کہ اے رب ﷻ مجھے بتا کہ آخری کون سا شخص ہوگا جو جنت میں جائے گا اور اس کے لئے جنت کا حکم کب ہوگا؟

اللہ ﷻ نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام! جہنم میں کوئی مسلمان باقی نہ رہے گا مگر ایک مسلمان جسے میں اپنی رحمت سے جہنم سے نکالوں گا اور وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا۔ میں فرماؤں گا۔ اے بندے کیا تو پسند کرتا ہے کہ دو دنیاوی بادشاہوں کی مملکتوں کے برابر تجھے عطا کروں گا۔ (مصنف نے فرمایا وہ چار مملکتیں خراسان، عراق، یمن اور شام کے برابر ہیں)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب ﷻ! مجھے بتا کہ سب سے پہلے کون جنت میں جائے گا اور جنت میں اس کے مکان کی مقدار کتنی ہوگی؟

اللہ ﷻ نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام! ھَیْهَاتَ ھَیْهَاتَ یہ وہ لوگ ہیں جو سابقین ہیں ان کے لئے وہ چیزیں تیار کی گئی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں وہم و خیال گزرا۔ فرمایا اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری شخص جو جنت میں داخل ہوگا اگر آدم

ﷻ فرمائے گا تو نے کیا دیکھا؟ وہ عرض کرے گا میں نے بہت سی نیکیاں دیکھی ہیں اللہ ﷻ فرمائے گا کسی نیکی کی کمی تو نہیں رہ گئی ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں۔

اس کے بعد اسے اس کی بدیوں کا نامہ اعمال دیا جائے گا اور وہ اسے پڑھے گا حق تعالیٰ فرمائے گا کیا دیکھا؟ وہ وعرض کرے گا میں نے کثرت کے ساتھ بدیاں دیکھی ہیں۔

حق تعالیٰ فرمائے گا تو ان سب کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا ہاں یا رب۔ اللہ ﷻ فرمائے گا نامہ اعمال میں کوئی بدی زائد تو نہیں لکھی ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں۔ اس کے بعد اسے ایک رقعہ دیا جائے گا اور وہ اسے پڑھے گا اللہ ﷻ فرمائے گا کیا دیکھا؟

وہ عرض کرے گا میں نے کثرت کے ساتھ نیکیاں دیکھی ہیں۔ حق تعالیٰ فرمائے گا کیا تو انہیں جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں۔ اللہ ﷻ اس سے فرمائے گا یہ وہ نیکیاں ہیں جو تیرے ساتھ لوگوں نے ظلم کیا اور انہوں نے تجھے اذیت پہنچائی اور تیرے علم کے بغیر تیرے مال کو لیا۔

حکایت:

حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے جب توبہ کی تو اس وقت ان کے پاس بہتر (۷۲) غلام تھے آپ نے خدا سے رجوع کرتے وقت ان سب کو آزاد کر دیا۔

اس کے بعد ان آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک نے شراب پی اور نشہ کی حالت میں وہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے ملا۔ اس نے آپ سے کہا اے فلاں! مجھے میرے گھر چھوڑ کر آ۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا اور اسے قبرستان میں لے گئے۔ جب اس نے نشہ میں قبروں کو دیکھا تو وہ آپ کو خوب مارنے لگا اور کہنے لگا میں نے تو کہا تھا میرے گھر پہنچا کے آ۔ اور تو مجھے قبرستان لے آیا؟

آپ نے فرمایا اے رقاع (اے کم عقل) حقیقی گھر تو یہی ہے باقی تمام گھر مجازی ہیں یہ سن کر اس نے مارنا شروع کیا اور وہ کوڑے سے مارنے لگا۔ جب بھی کوڑے کی مار پڑتی تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے اللہ ﷻ تجھے بخشے۔

اسی دوران کہ وہ مارتا جاتا اور آپ اسے دعا دیتے جاتے ایک دوسرا شخص گزرا اور اس نے کہا اے فلاں! تو کیا کر رہا ہے اپنے اس آقا کو مار رہا ہے جس نے تجھے آزاد کیا۔ چونکہ وہ مارنے والا اتنا شعور نہ رکھتا تھا کہ یہ اس کا آقا ہے اس نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ تجھے آزاد کرنے والے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جب اس نے یہ جانا کہ یہ اسے آزاد کرنے والے آقا ہیں تو وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور آپ سے معذرت کرنے لگا۔

اور میں نے ولیمہ کا کھانا تیار کیا اور وہ پہلی رات تھی کہ اس رات میں اس کے پاس گیا اور اس رات ایک ہزار سے زائد مجوسی آئے تھے میں نے کہا یہ بھی کچھ نہیں اور بات ہو تو بتا؟

اس نے کہا ہاں اس رات جس رات میں نے لڑکی سے صحبت کی تمہارے دین کی ایک مسلمان عورت آئی اور اس نے میرے چراغ سے اپنا چراغ جلایا۔ وہ پلٹی تو اس کا چراغ بجھ گیا۔ وہ دوبارہ آئی اور چراغ روشن کیا جب نکلی تو چراغ بجھ گیا پھر وہ تیسری مرتبہ آئی اور چراغ روشن کیا پھر وہ بجھ گیا میں نے اس وقت دل میں خیال کیا شاید یہ لٹیروں کی جاسوس ہے اور میں اس کے پیچھے نکلا اور وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئی اس کی کئی بیٹیاں تھیں۔ انہوں نے اس سے کہا ۔

اے اماں جان! کیا ہمارے لئے کچھ لائی ہو؟ اب تو بھوک سے صبر کی طاقت ہمیں نہیں رہی ہے۔ یہ سن کر اس عورت کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور اس نے کہا میں اپنے رب ﷻ سے حیا کرتی ہوں کہ اس کے سوا کسی دوسرے سے سوال کروں۔ خصوصاً اللہ ﷻ کے دشمن سے وہ تو مجوسی ہے۔ بہرام نے کہا جب میں نے اس کی یہ بات سنی تو میں اپنے گھر لوٹ آیا۔ اور میں نے طباق لے کر اسے ہر چیز سے بھرا اور خود اسے لے کر اس کے گھر پہنچا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے سن کر فرمایا۔ ہاں یہ اچھا کام ہے اور تجھے خوشی ہو کہ اس کی بشارت رسول اللہ ﷺ نے خواب میں مجھے دی ہے اور اسے خواب کا سارا قصہ سنایا وہ سن کر کہنے لگا "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" یہ پڑھ کر وہ اسی دم گر پڑا اور مر گیا اور میں اتنی دیر وہاں رکا کہ میں نے اسے غسل دیا اور کفنا کر اس کی نماز جنازہ پڑھی اور دفن کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ ﷻ کے بندو! مخلوق خدا کے ساتھ سخاوت و بھلائی سے پیش آیا کرو۔ اس لئے کہ سخاوت ایسا عمل ہے کہ دشمنوں کو محبوبوں کے درجہ تک پہنچا دیتا ہے۔

ظلم واذیت کے برداشت کرنے کا اجر و ثواب

حدیث: حضرت عکرمہ ؓ مولیٰ حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ ﷻ بندے کے اور لوگوں کے درمیان پردہ ڈال دے گا پھر اسے اس کی نیکیوں کا نامہ اعمال دیا جائے گا اور وہ اسے پڑھے گا' اللہ

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ٥ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ٥ (پ۳۰ الفجر ۲۷۔۳۰)	اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔ (ترجمہ کنزالایمان)

یہ سن کر شاہ روم غصہ میں آیا پھر دوسرے کو پکڑا اور اس سے کہا میرے دین میں آ جا میں تمہیں فلاں شہر کا امیر بنادوں گا ورنہ تمہاری گردن اڑادوں گا جیسا کہ تمہارے ساتھی کی گردن ماری ہے۔ اس نے کہا دنیا کے بدلے میں دین نہ بیچوں گا۔ تجھے میری گردن جدا کرنے کی قدرت تو ہے لیکن میرے ایمان کو قطع کرنے کی تجھ میں طاقت نہیں ہے۔ تو اس نے اس کا سر کاٹنے کا حکم دیا اور اس کا سر کاٹ کر اس کے ساتھی کی مانند تین چکر لگوائے۔ اور اس کے سر نے پڑھا:

فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ٥ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ٥ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ٥ (پ۲۹ الحاقۃ ۲۱، ۲۲، ۲۳)	تو وہ من مانے چین میں ہیں بلند باغ میں، جس کے خوشے جھکے ہوئے ہیں (ترجمہ کنزالایمان)

پھر وہ خاموش ہو گیا اور اس سر کو پہلے پاس رکھ دیا گیا اور وہ شاہِ روم شدید غضبناک ہوا۔ پھر اس نے تیسرے مسلمان کو پکڑنے کا حکم دیا اور اس سے کہا بول تو کیا کہتا ہے کیا تو میرے دین میں داخل ہوتا ہے تاکہ میں تجھے امیر بناؤں تو اسے بدبختی نے آ گھیرا اور وہ کہنے لگا میں تیرے دین میں داخل ہوتا ہوں اور آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتا ہوں۔

یہ سن کر شاہِ روم نے اپنے وزیر سے کہا اس کے لئے حکم نامہ لکھو اور اسے خلعت سواری اور علم دو۔ وزیر نے کہا اے بادشاہ! بغیر تجربہ کئے میں کیسے حکم نامہ دے سکتا ہوں، پھر وزیر نے کہا تو اسے حکم دے کہ اگر تو اپنی بات میں سچا ہے تو اپنے ساتھیوں میں سے کسی آدمی کو قتل کرے تاکہ ہم تیری بات کی سچائی کو جانیں تو اس ملعون و مردود نے اپنے ایک ساتھی کو پکڑا اور اسے قتل کر دیا۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے وزیر سے کہا اسے حکم نامہ لکھ دو۔ یہ سن کر وزیر نے بادشاہ سے کہا اس شخص میں عقل و فراست نہیں ہے اگر یہ اپنی بات میں سچا ہوتا تو ضرور اپنے اس بھائی کے حق کی رعایت کرتا جس کے ساتھ یہ پلا اور بڑھا ہے جب اس نے اپنے بھائی کے حق کی رعایت نہ کی تو ہمارے حق کی کیسے رعایت کرے گا تو بادشاہ نے اس کے قتل کا بھی حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔ اور اس کا سر کاٹ کر میدان میں تین مرتبہ پھرایا گیا۔ وہ سر بولتا تھا کہ ''اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ'' (پ۲۳ الزمر ۱۹) تو کیا جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی نجات والوں

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے تیرا عذر قبول کیا اور تجھے معاف کر کے تجھ سے درگزر کیا۔ اس مارنے والے نے کہا اے میرے آقا میں آپ پر کوڑے برساتا تھا اور آپ کو اذیت دیتا تھا اور آپ مجھے اچھی دعائیں دیتے رہے اور کوڑے کی ضرب پر آپ فرماتے رہے اللہ ﷻ تجھے بخشے۔ آپ نے فرمایا میں تجھے کیوں نہ اچھی دعا دیتا تو مجھے مارنے اور اذیت پہنچانے کے ذریعہ جنت میں داخل ہونے کا سبب اور وسیلہ بنا تھا۔

غرور، سرکشی اور خدا فراموشی کی مذمت

حدیث: حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنا ہے آپ فرماتے ہیں بندگانِ خدا میں وہ بندہ بہت برا ہے جو ظلم و ستم کرے، سرکشی کرے، غرور و تکبر کرے اور رب تعالیٰ کو بھول جائے۔ وہ بندہ بہت برا ہے جو مقابر کو اور بلاؤں کو بھول جائے۔ وہ بندہ بہت برا ہے جو سرکشی و بغاوت کرے اور اپنے جینے اور مرنے کو بھول جائے۔ وہ بندہ بہت برا ہے جو دین کے بدلے دنیا کو اختیار کرے۔ وہ بندہ بہت برا ہے جو شبہات کے ذریعہ دنیا میں حیلہ بہانا کرے۔ وہ بندہ بہت برا ہے جسے خواہشات گمراہ کردیں وہ بندہ بہت برا ہے جو حق سے منہ موڑے اور وہ ذلیل و خوار ہو۔

حکایت:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں روم کی طرف جہاد کے لئے کچھ مسلمانوں کو بھیجا وہ جماعت شکست کھا گئی اور ان میں سے بیس مسلمان گرفتار ہو گئے۔ شاہِ روم نے ان میں سے ایک سے کہا کہ وہ اس کے دین میں داخل ہو جائے اور بت کی پوجا کرے چنانچہ اس نے کہا اگر تم میرے دین میں داخل ہو جاؤ اور میرے بت کو سجدہ کرو تو میں تمہیں بڑے علاقہ کا امیر بنادوں گا اور تم کو علم، خلعت، نقارہ اور برق عطا کروں گا۔ اور اگر تم میرے دین میں داخل نہ ہوئے تو میں تمہیں قتل کردوں گا اور تمہاری گردن اڑادوں گا تو اس نے جواب دیا میں دنیا کے بدلے دین کو نہ بیچوں گا۔ تو اس نے ان کے قتل کا حکم دیا اور اس نے انہیں میدان میں قتل کرادیا اور تلوار سے اس کی گردن اڑادی اور میدان میں اس کے سر کے تین چکر لگوائے اور وہ اس آیت کو پڑھ رہے تھے:

پچھلے زمانے میں ایک حیلہ جو شخص تھا اور وہ اسی نام سے مشہور تھا لوگ اسے کہتے فلاں طرار۔ اس کی حالت یہ تھی وہ وہ بازار جاتا اور لوگوں کو دھوکہ دیا کرتا تھا۔ اور بازار کے کسی آدمی کو پکڑ لیتا وہ اسے سلام کرتا اور اس سے مصافحہ کرتا اور کہتا تو میرے باپ کا دوست ہے میری خواہش ہے کہ تو آج میرا مہمان بنے اور میں تیری ضیافت کروں۔

وہ شخص کہتا میں نہ تجھے جانتا ہوں اور نہ تیرے والد کو پہچانتا ہوں۔ وہ طرار کہتا تو یقیناً میرے باپ کا دوست ہے ممکن ہے کہ تم بھول گئے مگر میں نہیں بھولا ہوں۔ پھر وہ کہتا میں خدا کیلئے مہمان نوازی کرتا ہوں چلو۔ اور سے کھانے کی دکان میں لے جاتا۔ اور وہ گوشت روٹی اور کھانے خریدتا چونکہ شہروں کا دستور ہوتا ہے کہ خریدار قیمت کو کھانے کے بعد ادا کرتا ہے غرض یہ کہ جب دونوں کھانے سے فارغ ہو جاتے ایک یا دو لقمہ رہ جاتے تو وہ طرار پیشاب یا کوئی اور بہانہ کرکے نکل جاتا اور جب مہمان نکلنے کا ارادہ کرتا تو دکاندار پکڑ لیتا اور اس کے کھانے وغیرہ کی قیمت طلب کرتا وہ کہتا میں تو فلاں کا مہمان ہوں۔ دکاندار کہتا میں نہیں جانتا کہ کون مہمان اور کون مہمان نواز مجھے تو کھانے کی قیمت درکار ہے۔ چنانچہ وہ طرار انہی حیلوں اور بہانوں سے اپنی عمر گزارتا رہا۔

جب وہ طرار مرض موت میں بیمار ہوا تو اس نے دو شخصوں کو کرایہ پر لیا اور ہر ایک سے ایک ایک دینار طے کئے اور ان دونوں کو دو دینار دے دیئے اور ان سے کہا جب میں مر جاؤں گا تو میرے جنازہ کے پیچھے یہ کہتے ہوئے جانا کہ یہ شخص بہت اچھا تھا اور یہ آدمی صالح اور محسن تھا اور تم دونوں برابر یہ کہتے رہنا جب تک کہ تم دونوں مجھے دفن کر کے پلٹو۔ تو جب وہ مر گیا تو وہ دونوں اس کے جنازہ کے پیچھے کہتے گئے کہ یہ شخص بہت صالح اور محسن تھا یہاں تک کہ لوگ دفن کر کے فارغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ اور دو فرشتے اس کی قبر میں آئے تا کہ اس سے سوالات کریں۔ تو ان فرشتوں نے ندا سنی کہ تم دونوں میرے بندے کو چھوڑ دو۔ اس نے حیلہ بہانہ میں ہی زندگی گزاری اور مرا بھی ہے تو حیلہ کے ساتھ ہی مرا ہے۔ میں نے اس طرار کو دونوں گواہوں کی بنا پر معاف کر دیا۔ اگرچہ وہ کرایہ کے ہی آدمی تھے۔

نیکوکار بندوں کے صدقہ میں عذاب و بلا دفع ہوتے ہیں

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت سے نمازی کے صدقہ میں غیر نمازی سے بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔ اور اگر

کے برابر ہوگا (ترجمہ کنزالایمان)۔ یہ کہہ کر وہ سر خاموش ہوگیا اور سارا میدان دم بخود ہو گیا۔ اور وہ عذابِ الٰہی میں مبتلا ہو گیا۔ نعوذ باللہ۔

مسلمان میت کو اچھے لفظوں سے یاد کرنے کا حکم

حدیث: حضرت عبدالعزیز بن صہیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سنا ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی اچھی تعریف کی حضور نے فرمایا اس کے لئے واجب ہوگئی۔ اسکے بعد دوسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اسے برا کہا۔ ﷺ حضور نے فرمایا اس کے لئے واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا چیز واجب ہوگئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کی تم نے اچھے لفظوں سے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کو تم نے برے لفظوں سے یاد کیا اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ اس کے بعد فرمایا تم خدا کی زمین میں اللہ عزوجل کے گواہ ہو۔

حضرت ابوالاسود دیلمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو آدمی مرتا ہے اگر اسے تین آدمی اچھے لفظوں سے یاد کریں تو اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے اس پر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگر دو آدمی کہیں تو فرمایا اگرچہ دو ہی کہیں مگر ہم نے نبی کریم ﷺ سے ایک کے بارے میں نہ پوچھا۔

مرنے کے بعد لوگوں کے اچھا کہنے سے بخشا جاتا ہے

حدیث: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب بندہ مرجاتا ہے اور اللہ عزوجل اس کے برے ہونے کو خوب جانتا ہے مگر جب لوگ اسے اچھا کہتے ہیں تو اللہ عزوجل فرشتوں سے فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ میں نے اپنے بندوں کی گواہی اپنے بندہ کے حق میں قبول کر لی ہے اور اس بندہ کے بارے میں اپنے علم کے باوجود میں نے اسے بخش دیا ہے۔

حکایت:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ (پ۲۷ الحدید ۱۶) کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے کے لئے (ترجمہ کنزالایمان)

یہ سن کر فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے اور غلام نے گمان کیا ان کے تیر لگا ہے تو غلام اس تیر کو ان کے جسم میں ڈھونڈنے لگا جب ہوش آیا تو کہا مجھے اللہ ﷻ کا تیر لگا ہے پھر دوسرے آدمی نے تیر پھینکا اور اس نے پڑھا:

فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ اِنِّیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۔ (پ۲۷ الذٰریٰت ۴۹) تو اللہ کی طرف بھاگو بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں (ترجمہ کنزالایمان)

یہ سن کر فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے سے زیادہ شدت سے چیخ ماری اور غلام تیر کو جسم میں تلاش کرنے لگا۔ فضیل نے کہا اے غلام مجھ اللہ کا تیر لگا ہے پھر تیسرے نے تیر پھینکا اور پڑھا:

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ۔ (پ۲۴ الزمر ۵۴) اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔ (ترجمہ کنزالایمان)

یہ سن کر فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی دوسری مرتبہ سے زیادہ شدت سے چیخ ماری اور اپنے غلام اور مددگاروں سے کہا تم سب سے کے سب چلے جاؤ میں اپنی اس حالت پر نادم و شرمندہ ہوں یقیناً میرے دل میں اللہ ﷻ کا خوف طاری ہو گیا ہے اور میں اسے چھوڑتا ہوں جس میں اب تک پڑا ہوا تھا۔ پھر وہ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب نہروان کے قریب پہنچے تو ہارون رشید نے ان کا استقبال کیا اور کہا اے فضیل رحمۃ اللہ علیہ!

میں نے خواب دیکھا ہے ایک منادی بلند آواز سے پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ فضیل رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خدا کا خوف پیدا ہو گیا ہے اور اس نے خدا کی خدمت و عبادات کو اختیار کر لیا تو جاؤ اس کا استقبال کرو یہ سن کر فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے چیخ ماری اور کہنے لگے اے میرے خدا! قسم ہے تیرے کرم اور تیری کبریائی کی بلکہ تو اس گنہگار بندہ سے محبت کرتا ہے جو تجھ سے چالیس سال تک بھاگتا رہا ہے۔

سب کے سب غیر نمازی بن جائیں تو اللہ ﷻ ان کی طرف پلک جھپکنے کے برابر نظر نہ فرمائے۔
اور اللہ ﷻ زکوٰۃ دینے والوں کے صدقہ میں زکوٰۃ نہ دینے والوں سے بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ اگر سب کے سب زکوٰۃ نہ دینے پر مجتمع ہو جائیں تو اللہ ﷻ ان کی طرف پلک جھپکنے کے برابر نظر نہ فرمائے
اور اللہ ﷻ میری امت میں روزہ داروں کی بدولت غیر روزہ داروں سے بلاؤں کو روکتا ہے۔ اگر وہ سب کے سب روزہ نہ رکھنے پر مجتمع ہو جائیں تو اللہ ﷻ ان کی طرف پلک جھپکنے کے برابر نظر نہ فرمائے۔
اور اللہ ﷻ میری امت کے جمعہ پڑھنے والوں کے طفیل، جمعہ نہ پڑھنے والوں سے بلاؤں کو پھیرتا ہے۔ اگر وہ سب کے سب جمعہ نہ پڑھنے پر مجتمع ہو جائیں تو اللہ ﷻ ان کی طرف پلک جھپکنے کے برابر ان کی طرف توجہ نہ فرمائے۔ اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ.

اور اگر اللہ لوگوں میں سے بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے۔

(پ ۲ البقرہ ۲۵۱) (ترجمہ کنزالایمان)

اور یہ نسبت سے ہے کہ مثلاً نمازیوں کی بدولت غیر نمازیوں سے درگزر فرمانا اور معاف رکھنا ہے۔

حکایت:

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ قطاع طریق یعنی ڈاکو اور لٹیروں میں سے تھے وہ کبھی کسی گوشہ میں چلے جاتے اور کبھی کسی گوشہ میں تا کہ قافلہ والوں کو لوٹیں۔ ایک رات کا واقعہ ہے کہ وہ اپنے غلام کی گود میں لیٹے تھے ایک قافلہ نمودار ہوا جب قافلہ والے ان کے پاس پہنچے تو وہ ٹھہر گئے اور کہنے لگے۔ اس جگہ فضیل اور اس کے مددگار رہتے ہیں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ ان میں سے ایک نے کہا ہم تین آدمی ہیں اور تینوں ایک ایک تیر ماریں اگر وہ ان کے لگ جائے تو ہم گزر سکتے ہیں ورنہ ہم لٹ جائیں گے تو ان میں سے ایک نے تیر مارا اور یہ ارشاد باری پڑھا:

اس آیہ کریمہ پر پہنچے کہ:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ. (پ۲۳ الزمر ۹)

تم فرماؤ کیا برابر نہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔ (ترجمہ کنز الایمان)

تو ان کے آنسو چٹائی پر گرنے لگے۔ایک اور گوشۂ مسجد میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نماز میں کھڑے ہوئے بلند آواز سے رو رہے تھے اور قرآن کریم ختم کرنے کا ارادہ فرما رہے تھے مگر یہ کہ وہ نصف سورۃ یا تہائی سورۃ پڑھتے پھر اسے چھوڑ کر دوسری سورۃ شروع کر دیتے تھے۔اور وہ روتے جاتے اور ان کے آنسو چٹائی پر گرتے جاتے تھے۔اور ایک دوسرے گوشۂ مسجد میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ رو رہے تھے۔

یہ ملاحظہ فرما کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی رونے لگے۔یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کا شانہ اقدس میں خوش خوش واپس تشریف لے آئے اور ان میں سے کسی کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا علم نہ ہوا جب صبح ہوئی اور وہ مسجد میں حاضر ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف توجہ فرمائی اور خوش ہو کر فرمایا

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم اس آیت پر رو رہے تھے کہ "اللہ عزوجل نے مسلمانوں کی جانوں اور ان کے مالوں کو جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں کس لئے نہ روؤں اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کی جانوں کو خرید لیا ہے اور جب غلام عیب دار ہوتا ہے تو اسے کوئی نہیں خریدتا اور اگر خریدنے کے بعد اس کا عیب ظاہر ہو جائے تو خریدار اسے لوٹا دیتا ہے اب اگر میں خریدنے کے وقت عیب دار ہوا یا خریدنے کے بعد عیب ظاہر ہوا تو اللہ عزوجل مجھے لوٹا دے گا اور میں اہل نار میں سے ہو جاؤں گا۔اس بناء پر میں روتا تھا۔

اسی لمحہ جبریل علیہ السلام آئے انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمادیں کہ خریدار جب غلام کے عیب جانتا ہو اور وہ اسے اس کے عیب کی موجودگی میں خرید لے تو اسے واپسی کا اختیار نہیں رہتا۔اور اللہ عزوجل اپنے بندے کے عیب کو اسکے پیدا کرنے سے پہلے جانتا ہے۔اور اس نے اس عیب کے باوجود خریدا ہے تو خریدنے کے بعد اس عیب کی وجہ سے اسے واپس نہ کرے گا۔

اور یہی حکم ایک مسئلہ میں ہے کہ جس نے ان غلاموں کو خریدا اور ان میں سے ایک کو غیر

خیارِ امت اور اشرارِ امت کی خصلتیں

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیارِ امت وہ ہیں جو گواہی دیں کہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" اور جب احسان کریں تو خوش ہوں اور جب برائی کریں تو استغفار کریں اور جب سفر کریں تو اپنی نمازوں میں قصر کریں (یعنی چار رکعت فرض کو دو رکعت پڑھیں) اور اپنے روزوں سے افطار کریں۔

اور اشرارِ امت وہ ہیں جو نعمتوں میں پیدا ہوئے اور نعمتوں میں ہی انہوں نے نشو ونما پائی اور قسم قسم کے کھانے پینے کی چیزوں سے رغبت رکھی اور جب بات کریں تو بری بات کریں اور جب چلیں تو تکبر و تفخر کریں اور ٹخنوں سے نیچے دامنوں اور ازاروں کے لٹکانے والوں اور بہت زیادہ شکم پروردوں اور بری باتیں کرنے والوں کے لئے جہنم کا سب سے نچلا اور ہولناک طبقہ ویل ہے۔

اس حدیث مبارک میں نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے ان لوگوں کی جو مذکورہ خوبیاں رکھتے ہیں تعریف فرمائی اور ان کے برخلاف لوگوں کی مذمت فرمائی تا کہ آپ کی امت' اطاعت' استقامت اور ان خوبیوں پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ آپ کو اس کی ترغیب وتحریص اس حد تک ملحوظ خاطر تھی کہ ماہ رجب مبارک کی ایک رات نصف شب کے وقت مسجد نبوی میں تشریف لائے تا کہ ملاحظہ فرمائیں کہ آپ کے صحابہ میں سے کون شب بیدار ہے جب آپ مسجد کے دروازے کے قریب پہنچے تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آواز سماعت فرمائی کہ وہ نماز میں رو رہے ہیں اور وہ چاہتے تھے کہ دو رکعتوں میں قرآن کریم ختم کریں جب وہ اس آیہ کریمہ پر پہنچے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (پ ۱۱ التوبہ ۱۱۱)

بیشک اللہ نے مسلمانوں ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس کے بدلے یہ کہ ان کے لیے جنت ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر گریہ طاری ہوگیا۔ یہ ملاحظہ فرما کر رسول اللہ ﷺ دروازے کے پاس ٹھہر گئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آنسو چٹائی پر قطرے قطرے ہو کر ٹپک رہے تھے اور حضور ﷺ نے مسجد شریف کے ایک گوشہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی آواز سنی اور وہ بلند آواز سے رو رہے تھے۔ اور وہ دو رکعتوں میں قرآن کریم ختم کرنا چاہتے تھے جب وہ

خلوص نیت کے ساتھ غسل کرتا ہے اس کے جسم کے جس بال پر پانی بہتا ہے وہ نور سے لبریز ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ روز قیامت موقف میں اس کا سارا جسم نورانی ہوگا۔ اور اس کا جسم نور سے مخلوق خدا کے درمیان چمکتا دمکتا ہوگا۔ اس کے بعد روز جمعہ آدمی کی صورت میں آئے گا۔ اور اس کے سر پر جنت کا تاج رکھے گا اور کہے گا اَلسَّلامُ عَلَیْکَ۔

وہ کہے گا وَعَلَیْکَ السَّلامُ تم کون ہو وہ کہے گا میں روز جمعہ ہوں جس کے دن تم غسل کرتے اور جمعہ کی نماز پڑھتے تھے اور اس کی عبادت خوب احسن طریقہ سے ادا کرتے تھے۔ میں آیا ہوں کہ تمہارے حق میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور گواہی دوں تو وہ بارگاہِ الٰہی میں گواہی دے گا اور وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اور جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور کپڑے پہنے اور اپنے گھر کے دروازہ سے جمعہ پڑھنے کے لئے چلا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ہر قدم پر ایک سال کے روزہ و قیام شب کی عبادت لکھتا ہے اور جب مسجد میں داخل ہو کر کوئی لغویات نہیں کرتا اور کسی سے اچھی بات کے سوا کلام نہیں کرتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے اس مسجد میں تمام نماز پڑھنے والوں کے برابر پچیس نمازوں کی نیکیاں لکھتا ہے یہاں تک کہ اس شخص کے برابر بھی جو سب سے آخر میں مسجد میں داخل ہوا اور وہ نماز جمعہ پڑھے۔

اور جس نے جمعہ کے دن سورہ کہف کو دو رکعتوں میں پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس مسجد سے جس میں اس نے نماز جمعہ پڑھی ہے اس مسجد تک جو مکہ معظمہ میں ہے ایک منارہ نور کا روشن کرے گا وہ منارہ فرشتوں سے بھرا ہوگا جو اس کے لئے دوسرے جمعہ تک استغفار کرتے رہیں گے اور جس نے مسجد حرام میں نماز جمعہ پڑھا تو اس کے لئے مسجد حرام سے مسجد بیت المعمور تک جو آسمان میں ہے نور کا منارہ روشن کرے گا اس منارہ میں فرشتے ہوں گے جو اس کے لئے دوسرے جمعہ تک استغفار کرتے رہیں گے اور جس نے جمعہ کے دن امام کے منبر کی طرف جانے سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور پچاس مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہ گویا چار رکعتوں میں دو سو مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھی تو اس نے جمعہ کا وہ حق ادا کیا جو فرشتے ادا کرتے ہیں۔ وہ دنیا سے اس حال میں جائے گا کہ وہ جنت میں اپنے گھر کو دیکھ لے گا۔

اور جس نے نماز جمعہ پڑھنے کے بعد مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا مانگی کہ اے خدا میں نے تیری پکار کو مانا اور میں نے تیرا فریضہ ادا کیا اب میں منتشر ہوتا ہوں جیسا کہ تو نے مجھے حکم دیا تو میرے لئے اپنے فضل سے رزق واسع عطا فرما۔ جیسا کہ تو نے اپنی کتاب میں فرمایا "اِذَا

عیب دار پایا۔ اب خریدار چاہتا ہے کہ غیر معیوب کو تو رکھ لے اور باقی غلاموں کو واپس کر دے تو شریعت ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتی بلکہ اسے سب کے سب کو قبول کرنے کا حکم دیتی ہے۔ اور اللہ ﷻ نے تمام مسلمانوں کو خریدا ہے تو اس خریداری میں اصفیاء اولیاء انبیاء اور تمام رسل بھی داخل ہیں۔ اور امت کا اجماع ہے کہ انبیاء اصفیاء اور رسولوں کو واپس نہیں کیا گیا۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ عیب دار بندوں کو بھی واپس نہیں کیا جائے گا۔ جبریل علیہ السلام کا یہ جواب سن کر رسول اللہ ﷺ بھی خوش ہوئے اور اور آپ کے صحابہ بھی خوش ہوئے۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم! تم آیہ کریمہ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ. (پ۲۳ الزمر ۹) کو پڑھ کر کیوں رو رہے تھے؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کیا میں کیسے نہ روتا جبکہ اللہ ﷻ فرماتا ہے کہ جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ چونکہ ہمارے سب کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کیونکہ ان کے حق میں اللہ ﷻ نے فرمایا:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا — اور اللہ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔

(پ۱ البقرہ ۳۱) — (ترجمہ کنزالایمان)

اسی لمحہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرما دیں کہ یہ بات اس طرح نہیں جس طرح کہ تم نے گمان کیا بلکہ قیامت کے دن کافر مسلمانوں کے ساتھ برابر نہ ہوں گے۔ اس لئے کہ کافر بت ہی کو پوجتا ہے اور اللہ ﷻ اور روز قیامت پر وہ ایمان نہیں رکھتا مگر مسلمان اللہ ﷻ کی عبادت کرتا ہے اور وہ ہر آن ہر وقت یہی کہتا رہتا ہے کہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" اور جب احسان کرتا اور اچھے عمل کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب برے عمل کرتا ہے تو استغفار کرتا ہے اور جب سفر کرتا ہے تو نمازوں میں قصر کرتا ہے اور افطار کرتا ہے۔ لامحالہ کافر، مسلمانوں کے برابر نہیں ہو سکتا اس لئے کافر کا ٹھکانہ جہنم ہے اور مومن کا مقام جنت ہے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کے دن

سے بچتا رہا۔

اسی لمحہ جبریل علیہ السلام نے آ کر کہا جعفر رضی اللہ عنہ نے صحیح کہا اللہ تعالیٰ نے ان تینوں چیزوں سے بچتے رہنے کی برکت سے انہیں دو بازو عطا فرمائے ہیں۔ ان خوبیوں کا پسندیدہ ہونا ظاہر ہے۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا جس نے بستر پر سونے سے پہلے اس دعا کو تین مرتبہ پڑھا ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔'' تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ اگرچہ درختوں کے پتوں کے برابر ہوں۔ اگرچہ ریت کے ذرات کے برابر ہوں۔ اگرچہ دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔

حکایت:

محمد بن سعید بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسہیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ مسجد بنی معروف کے موذن سے سنا ہے وہ مرد صالح تھے انہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ حضور کی داہنی جانب یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضور کی بائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچا اور حضور نے مجھ سے مصافحہ فرمایا پھر مجھ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مصافحہ کیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے ابومعاویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی ہے انہوں نے عبداللہ بن ولید رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس نے بستر پر سونے سے پہلے اس دعا کو تین مرتبہ پڑھا ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔'' تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ اگرچہ درختوں کے پتوں کے برابر ہوں۔ اگرچہ ریت کے ذرات کے برابر ہوں۔ اگرچہ دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگرچہ آسمان کے تاروں کے برابر ہو'' یہ عرض کر کے میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ حدیث آپ کی ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک سے اشارہ سے ہاں فرمایا۔

چند آیات قرآنیہ کے فضائل

نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ'' (پ۲۸ الجمعہ ۹) تو اس کے لئے دوسو سال کے عمل کا ثواب لکھا جائے گا۔

وہ خوبیاں جن سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے

حدیث: حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دادا سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے حضور نے فرمایا چار خوبیاں ہیں جن میں یہ خوبیاں ہوں گی ان کا اسلام مکمل ہے اگرچہ سر سے لے کر پاؤں تک خطا کار ہوں۔ صدق یعنی راست گوئی، شکر، حیا اور حسن خلق۔

حکایت:

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اپنی تمام عمر میں راست گوئی اور عدم کذب کی برکت کے ساتھ جب شہید ہوئے تو اللہ عزوجل نے ان کو دو سبز بازو عطا فرمائے جو موتی و جواہر سے مرصع ہیں اور ان بازوؤں سے فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں۔ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا اے جعفر طیار، اے ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ! وہ کون سا عمل ہے جس کی برکت سے یہ کرامت تم نے پائی؟ انہوں نے عرض کیا میں تو جانتا نہیں البتہ تین باتوں سے کفر اور اسلام کی حالت میں بچا کرتا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے پوچھا وہ کون سی باتیں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا نہ میں نے کبھی زنا کیا اور نہ میں نے کبھی نشہ کیا حالت کفر کے زمانہ میں بھی اور حالت اسلام کے زمانہ میں بھی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ باتیں اسلام نے حرام قرار دی ہیں۔ مگر تم کفر کی حالت میں کس نظریہ کے ساتھ بچا کرتے تھے؟

انہوں نے جواب دیا میں بات کرنے میں سوچا کرتا تھا کہ اگر اپنے کلام میں جھوٹا ہوا تو لوگوں کے درمیان میں متہم ہوں گا اور اس کی وجہ سے ندامت و شرمندگی ہوگی اس وجہ سے میں جھوٹ سے بچا کرتا تھا اور زنا کے بارے میں سوچا کرتا تھا کہ اگر کسی نے میری بیوی یا بیٹی یا میری بہن سے زنا کیا تو وہ مجھے اتنا ناگوار لگے گا کہ میں اسے برداشت نہیں کر سکتا تو میرے سوا دوسرا کیسے برداشت کرلے گا۔ تو اس وجہ سے میں زنا سے باز رہتا تھا۔ اب رہا نشہ سے باز رہنا تو ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کی عقل قائم رہے اہل عقل پر وہ فائق رہے۔ تو جو شراب پیتا ہے یا نشہ کرتا ہے اس کی عقل جاتی رہتی ہے اور وہ ہذیان بکنے لگتا ہے اور لوگ اس پر ہنستے ہیں تو اس وجہ سے میں شراب

راوی کا بیان ہے کہ وہ بچہ اس شیخ کے پاس آیا اور اسے لے گیا جب شیخ گھر میں داخل ہوا تو اس نے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھی۔ وہ گھر شیطانوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ سب کے سب بھاگے جب گھر والوں نے شیخ کے سامنے دستر خوان رکھا تو وہ سب شیاطین آ گئے تا کہ کھائیں جیسا کہ پہلے انکے ساتھ کھاتے تھے مگر شیخ نے کھانا شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھی۔ تو وہ تمام شیاطین بھاگ پڑے۔ اور بھاگتے ہوئے گھر سے نکل گئے۔

جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو وزیر نے شیخ سے کہا مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو میں نے تم سے بڑی عجیب باتیں دیکھی ہیں۔ جو اس سے پہلے کسی سے کبھی نہیں دیکھی۔ جب تم گھر میں داخل ہوئے تو شیاطین بھاگ گئے اور میں نے دستر خوان بچھایا باوجود یہ کہ ہم تنہا کھانے کی بھی قدرت نہ پاتے تھے اور وہ شیاطین ہمارے ساتھ کھاتے تھے مگر وہ دستر خوان سے بھاگ کھڑے ہوئے ان باتوں سے میں نے جانا کہ تمہاری شان کوئی خاص ہے اب مجھے بتاؤ اور مجھ سے کچھ نہ چھپاؤ۔

شیخ نے کہا ہاں میں تمہیں بتاتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ میری بابت کسی کو نہ بتانا جب تک میں تمہیں اجازت نہ دوں وزیر نے یہ شرط قبول کر لی اور اس سے پختہ عہد و پیمان کیا تب اس شخص نے کہا حضرت عیسٰی علیہ السلام نے مجھے تمہاری طرف اور تمہارے ملک کی طرف بھیجا ہے کہ میں تم سب کو اللہ عزوجل اور اسلام کی دعوت دوں اور یہ کہ اللہ عزوجل ہی کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے ورنہ تم اور تمہارے صنم خانے سب جہنم میں جھونکے جائیں گے۔

یہ سن کر وزیر نے کہا مجھے تم اپنے خدا کی صفت بیان کرو۔ اس نے کہا اللہ عزوجل وہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں اسی نے تم کو پیدا کیا وہی تمہیں رزق دیتا ہے وہی تمہیں زندہ رکھتا اور مارتا ہے راوی کا بیان ہے کہ وزیر اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی اور اس نے اپنے ایمان کو چھپایا۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ وہ وزیر بادشاہ کے پاس سر جھکائے غمزدہ آیا۔ یہ دیکھ کر شیخ نے پوچھا اے وزیر میں تجھے غمزدہ اور پریشان دیکھ رہا ہوں تجھے کیا غم و فکر ہے؟ وزیر نے کہا بادشاہ کی سواری کا گھوڑا مر گیا ہے وہ اسی پر سواری کرتا تھا۔ اس کے سوا کسی پر سوار نہ ہوتا تھا۔ اور وہ اس سے اپنے تمام مال سے زیادہ محبت کرتا تھا اب بادشاہ اس کے پاس غمزدہ بیٹھا ہوا ہے۔

شیخ نے کہا تم بادشاہ کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ کہ میرے یہاں ایک مہمان ہے وہ کہتا ہے اگر بادشاہ جو میں کہوں وہ اس میں میری اطاعت کرے تو میں گھوڑے کو زندہ کر دوں گا۔ یہ سن کر وزیر بادشاہ کے پاس خوش خوش پہنچا اور کہا کہ اے بادشاہ! میرے یہاں ایک مہمان ہے اور

حدیث: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب، آیۃ الکرسی اور سورہ ال عمران کی یہ دو آیتیں "شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ؕ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ" (پ۳ ال عمران ۱۹) اور قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ؗ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ" (پ۳ ال عمران ۲۶) ہیں۔

جب اللہ ﷻ نے ان کو نازل کرنے کا ارادہ فرمایا تو یہ عرش پر رکیں اور کہا اے خدا ہمیں تو اپنی زمین کی طرف اتارتا ہے اور ان لوگوں کی طرف بھیجتا ہے جو تیری معصیت کرتے ہیں؟ اللہ ﷻ نے فرمایا قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی میرے بندوں میں سے جس نے ان کو ہر نماز کے بعد پڑھا میں اس کی جگہ اور مقام جنت میں بناؤں گا اور اپنے خطیرۃ القدس میں ٹھہراؤں گا اور روزانہ ستر مرتبہ اس کی طرف نظر ڈالوں گا اور روزانہ اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا جس کی ادنیٰ حاجت مغفرت ہے اور اسے ہر دشمن سے بچاؤں گا اور اس کی مدد کروں گا۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حواریوں میں سے ایک شخص نے جس کا نام نخرف تھا ملک فارس کی طرف جانے کا ارادہ کیا تا کہ ان کو ایمان کی دعوت دیں تو وہ ملک فارس کے دروازہ پر آیا اس نے دیکھا کہ بچے گیند کھیل رہے ہیں اور جو غالب ہو جاتا ہے وہ چالیس درہم لے لیتا ہے نخرف حواری نے بچوں کی طرف دیکھا اور اس نے ان کے کھیل کو جانا و ار ان کے درمیان پہنچ گیا اور وہ ان سب پر غالب ہو گیا ان بچوں میں وزیر کا بیٹا بھی تھا اس نے نخرف سے کہا اے شیخ ہمارے ساتھ ہمارے گھر چلو۔ نخرف حواری نے کہا تم اپنے باپ کے پاس جاؤ اور اس سے اجازت لے کر آؤ تو وہ بچہ اپنے باپ کے پاس گیا اور اس نے اپنے باپ سے کہا اے بابا جان! ہم کھیل رہے تھے کہ ایک بوڑھا بزرگ آیا اور اس نے ہمارے ساتھ کھیل کھیلا اور وہ ہم سب پر غالب آ گیا میں نے اس کی دانائی پر تعجب کیا اور اسے اپنے گھر چلنے کی دعوت دی مگر اس نے انکار کیا اور مجھ سے کہا اپنے باپ سے اجازت لے کر آؤ۔ یہ سن کر اس کے باپ نے کہا جاؤ اور اسے ساتھ لے کر آؤ۔

لغوبات ہوئی ہے تو یہ دعا ان لغویتوں کا کفارہ بن جائے گی جو اس مجلس میں ہوئی ہیں۔

حکایت:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن اپنے رب ﷻ سے مناجات کی تو ان کا دل خوش ہو گیا اور ان کا باطن ہلکا ہو گیا اور ان کی عقل نے عرش تک پرواز کی۔ اس وقت انہوں نے اپنے آپ سے کہا یہ مقام محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے۔ قریب ہے کہ میں جنت میں حضور کا ہم نشین بن جاؤں جب انہیں افاقہ ہوا تو ان کے باطن میں ندا کی گئی اور اس نے کہا فلاں بندہ جو فلاں شہر میں شیخ و امام ہے جنت میں وہ تمہارا ہم نشین ہوگا۔ پھر جب افاقہ ہوا تو اس کی تلاش میں نکلے اور اس کو دیکھنے کے لئے متوجہ ہوئے اور سو فرسخ یا کچھ زیادہ مسافت طے کر کے اس شہر میں پہنچے اور اس بندہ شیخ کی بابت دریافت کیا لوگوں نے کہا تم اس فاسق و شرابی کو کیوں معلوم کر رہے ہو؟ حالانکہ آپ ایسے معلوم ہو رہے ہیں کہ آپ کے چہرے میں صالحین کی چمک ہے۔

جب حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ نے یہ بات سنی تو شرمندہ ہو کر غمگین ہو گئے اور دل میں کہا ممکن ہے یہ ندا شیطان کی جانب سے ہو۔ پھر انہوں نے اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کیا اس کے بعد سوچا اور کہا کہ میں یہاں تک آیا بھی اور بغیر اس کی صورت دیکھے پلٹ جاؤں۔ یہ سوچ کر انہوں نے پوچھا اس کا گھر کہاں ہے تو لوگوں نے پتہ بتا دیا اور کہنے لگے وہ فلاں جگہ شراب میں دھت ہوگا۔ پھر وہ اس جگہ پہنچے اور دیکھا کہ چالیس آدمی شراب خانہ میں بیٹھے ہیں اور شراب پی رہے ہیں اور وہ بندہ ان کے درمیان بیٹھا ہوا ہے۔ جب اس کو اس حال میں دیکھا تو مایوس ہو کر پلٹ پڑے۔ اس بندہ نے آواز دی اور کہا۔

اے بایزید رحمہ اللہ اے شیخ المسلمین کس لئے تم گھر میں داخل نہ ہوئے باوجود یہ کہ ہماری طرف اتنی دور جگہ سے محنت و مشقت اٹھا کے آئے تاکہ جنت میں اپنے ہم نشین کو تلاش کر کے دیکھو پھر تم نے اسے پایا بھی اور بغیر سلام کئے تیزی سے پلٹ پڑے۔ نہ تم نے سلام کیا اور نہ ملاقات کی یہ سن کر بایزید رحمہ اللہ کو اور زیادہ حیرت و تعجب ہوا۔ حضرت بایزید رحمہ اللہ نے اپنے دل میں کہا عجیب بھید ہے اس نے کیسے جان لیا۔ اس بندہ نے کہا اے شیخ زیادہ نہ سوچو اور تعجب نہ کرو۔ جس نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے اسی نے مجھے تمہارے آنے کی خبر دی ہے۔ اے شیخ اندر آ جاؤ ہمارے ساتھ ایک گھڑی بیٹھو۔ پھر حضرت بایزید رحمہ اللہ اندر آ گئے اور اس کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے فلاں یہ کیا حالت ہے؟

میں نے اس کی بڑی عجیب شانیں دیکھی ہیں اور اسے اپنا سارا قصہ سنایا اور اس کا علم بتایا وہ شیخ کہتا ہے کہ اگر بادشاہ جو میں کہوں وہ اس میں میری اطاعت کرے تو میں اس کے گھوڑے کو زندہ کردوں گا۔ بادشاہ نے قبول کرلیا پھر وزیر شیخ کے پاس واپس آیا اور کہا کہ بادشاہ تمہاری اطاعت کرے گا اور وہ تمہیں بلاتا ہے تو جب وہ شیخ بادشاہ کے دروازے پر پہنچا اور اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا تو کہا بِسۡمِ اللّٰہِ تو بادشاہ کے محل میں کوئی شیطان باقی نہ رہا سب بھاگ گئے۔

جب شیخ پہنچا تو بادشاہ نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مردے کو زندہ کرسکتے ہو۔ لہٰذا تم میرے اس گھوڑے کو زندہ کردو۔ شیخ نے کہا جو میں کہوں اس میں تم میری اطاعت کرو گے تو میں تمہارے گھوڑے کو اللہ عزوجل کے حکم سے زندہ کردوں گا۔ بادشاہ نے کہا میں اطاعت وفرمانبرداری کروں گا جو چاہے حکم کرو۔ شیخ نے کہا کیا تمہارے بچے ہیں بادشاہ نے کہا میرا باپ اور میری بیوی ہے ان دونوں کے سوا میرا کوئی نہیں ہے۔ اس نے کہا انہیں دونوں کو بلالو تو وہ دونوں آ گئے اس کے بعد اپنی تمام رعایا کو بلالو۔ تو بادشاہ نے سب کو بلالیا۔ اور وہ سب جمع ہو گئے۔

اس کے بعد شیخ نے چاروں ٹانگوں میں ایک ٹانگ پکڑلی اور کہا ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' تو وہ ٹانگ حرکت کرنے لگی جس کو شیخ نے پکڑا تھا پھر بادشاہ سے کہا کہ اپنے باپ اور اپنی بیوی سے کہو کہ ایک ایک ٹانگ پکڑلے اور تم بھی ایک ایک ٹانگ پکڑلو تو تینوں نے ایک ایک ٹانگ پکڑلی۔ شیخ نے بادشاہ سے کہا کہو ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' تو بادشاہ نے کہا ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' تو ٹانگ اس کے ہاتھ میں بھی حرکت کرنے لگی۔ پھر اس کے باپ سے کہا تو بھی یہی کہہ اس نے بھی یہی کہا تو اس کے ہاتھ کی بھی ٹانگ حرکت کرنے لگی پھر اس کی بیوی سے کہا تو اس نے بھی کہا اور اس کے ہاتھ کی ٹانگ بھی حرکت کرنے لگی۔ اب اس کا جسم باقی رہ گیا۔ شیخ نے کہا تم اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ سب مل کر ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہیں تو ساری قوم نے یہ کہا گھوڑا بحکم الٰہی سے اٹھ کھڑا ہو گیا۔ اور اپنی پیشانی ہلانے لگا۔ یہ دیکھ کر سب نے تعجب کیا اور وہ سب اسلام لے آئے۔

مجلس میں بیٹھ کر کیا پڑھنا چاہیے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی مجلس میں بیٹھو تو اس وقت تک نہ اٹھو جب تک کہ تین مرتبہ یہ پڑھ لو۔ ''سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ اغۡفِرۡلِیۡ وَتُبۡ عَلَیَّ'' اب اگر اس مجلس میں کوئی

رب العزت جل جلالہ فرمائے گا میں نے تمہاری شفاعت اس کے حق میں قبول فرمائی میں اسے تمہیں دیتا ہوں۔ لہٰذا مالک علیہ السلام داروغۂ جہنم کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اسے نکال کر تمہارے حوالہ کردے تو جبریل علیہ السلام مالک علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔

اللہ عزوجل نے مجھے فلاں بندہ کو دیا ہے تم اسے آگ سے نکال کر میرے حوالے کردو۔

حضور ﷺ نے فرمایا پھر مالک علیہ السلام جہنم میں جا کر ایک ہزار سال تک اسے تلاش کریں گے مگر انہیں کوئی نہیں ملے گا۔ اس کے بعد مالک علیہ السلام باہر آ کے کہیں گے اے جبریل علیہ السلام! جہنم خوب بھری ہوئی ہے اور لوہا پتھر کی مانند ہو گیا ہے اور آدمی لوہے کی مانند ہو گئے ہیں میں اسے نہ پا سکا پھر جبریل علیہ السلام بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں گے اور عرش کے پاس دوبارہ سجدہ کریں گے اور عرض کریں گے اے رب عزوجل! مالک علیہ السلام کو وہ بندہ نہیں ملا وہ کہاں ہے۔

اللہ عزوجل فرمائے گا اے جبریل علیہ السلام مالک علیہ السلام کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ فلاں وادی میں فلاں گڑھے میں فلاں گوشہ میں اور فلاں کنویں میں ہے۔ جبریل علیہ السلام آئیں گے اور مالک علیہ السلام کو بتائیں گے اور مالک علیہ السلام اس وادی میں پہنچ کر اس جگہ الٹا لٹکا ہوا پائیں گے اور اس کے اوپر سانپ بچھو چمٹے ہوئے ہوں گے اور اس کے بدن پر طوق و زنجیریں ہوں گی۔

تو مالک علیہ السلام اس کا ایک حصۂ بدن پکڑیں گے وہ مثل کوئلے کے ہوگا۔ اسے جنبش دیں گے اور اپنی طرف کھینچیں گے اور اس کے بدن سے طوق و زنجیریں جدا ہو جائیں گے۔ اور وہ بندہ مالک علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوگا اور کہے گا میرے پاس اس لئے آئے ہو کہ مجھ پر عذاب میں زیادتی کرو گے یا مجھے اس سے نجات دو گے؟ مالک علیہ السلام کہے گا میں اسے نہیں جانتا ہوں۔ پھر وہ جبریل علیہ السلام کے حوالہ کردیں گے پھر جبریل علیہ السلام اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساقِ عرش تک لائیں گے اور ان کے ساتھ اس کے سوا کوئی نہ ہوگا اور وہ عرض کریں گے کہ یہ وہ شخص ہے جو چالیس ہزار برس سے جہنم میں تھا اور وہ جبریل علیہ السلام کے ساتھ عرش کے پاس کھڑا ہوگا۔

اللہ عزوجل فرمائے گا اے میرے بندے! کیا میرا کلام تمہارے پاس نہیں آیا تھا اور کیا میں نے تمہاری طرف رسول کو نہیں بھیجا تھا اور کیا رسول نے تمہیں نیکی کرنے کا حکم اور بدی سے بچنے کا حکم نہیں دیا تھا؟ بندہ کہے گا اے رب عزوجل! مجھے بخش دے اس کلمہ کے صدقہ میں جسے میں جہنم میں چالیس ہزار سال تک کہتا رہا ہوں۔ ''یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ اِنْ تَغْفِرْ لِیْ'' اللہ عزوجل فرمائے گا میں نے تجھے بخش دیا اور تجھے جبریل علیہ السلام کے حوالے کردیا اور جہنم سے رہائی ان کی شفاعت کے ذریعہ میں نے تجھے عطا فرمائی۔

اس بندے نے کہا یہ کسی مرد کی مردانگی نہیں ہے کہ جنت میں تنہا اکیلا جائے۔ یہ لوگ اَسّی فاسق آدمی تھی تو میں نے چالیس مردوں کے بارے میں کوشش کی اور انہوں نے توبہ کی اور اپنے فسق سے باز آ گئے اور جنت میں میرے رفیق بن گئے یہ میرے ہمسایہ اور ہم نشیں ہیں۔ اب بقیہ چالیس آدمی رہ گئے ہیں تو وہ آپ کے ذمہ ہے آپ ان کے لئے کوشش فرمائیں اور ان کو اس حالت سے اپنے تشریف لانے کے سبب باز رکھیں جب انہوں نے یہ بات سنی اور جان لیا کہ یہ شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ہیں تو ان سب نے توبہ کی اور جنت میں بیاسی (۸۲) رفقاء وہم سایہ بن گئے۔

دوزخ میں دوزخی کس چیز کی تمنا کریں گے؟

حدیث: حضرت سید بن ابی بردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اہل نار جہنم میں جمع ہوں گے اور ان کے ساتھ اہل قبلہ میں سے جسے خدا چاہے ہوں گے تو کفار ان اہل قبیلہ سے کہیں گے کیا تم مسلمان نہ تھے؟ وہ کہیں گے مسلمان تو تھے کفار کہیں گے تو تم تمہارے اسلام نے نہ بچایا جو تم ہمارے ساتھ جہنم میں آئے۔ وہ اہل قبلہ کہیں گے ہم گنہگار تھے اور ان گناہوں کی بدولت ہم پکڑے گئے۔

اللہ ﷻ ان کی یہ باتیں سنے گا تو حکم فرمائے گا کہ جتنے اہل قبلہ رہ گئے ان سب کو نکال دو۔ تو وہ سب نکالے جائیں گے۔ جب کفار یہ دیکھیں گے تو کہیں گے کاش ہم بھی مسلمان ہوتے تو ہم بھی نکالے جاتے جیسے یہ نکالے گئے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے پڑھا۔

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ　(پ ۱۴ الحجر ۲)

رسول اللہ ﷺ نے ایک اور حدیث میں فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو جبریل علیہ السلام چار ہزار برس طواف کریں گے اور وہ جہنم میں میری امت کے ایک شخص کی آواز سنیں گے وہ کہتا ہوگا ''یا حنان یا منان یا ذوالجلال والاکرام'' حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام آئیں گے اور عرش کے پاس سجدہ کریں گے اور عرض کریں گے اے رب ﷻ! میں نے جہنم میں ایک مسلمان آدمی کی آواز سنی ہے وہ کہتا ہے ''یا حنان یا منان'' اور میں چالیس ہزار برس سے سن رہا ہوں میرا خیال ہے کہ وہ امت محمد ﷺ میں سے ہے۔ اے رب تو خوب جانتا ہے کہ میرے اور محمد ﷺ کے درمیان کتنی دوستی ہے۔ اور محبوب رکھتا ہوں کہ میں معروف میں محمد ﷺ کی جگہ میں ہوا ... شخص حضور ﷺ کی امت میں ... جہنم میں ... ہے۔ اس کے بارے میں شفاعت قبول فرما۔

وہ اپنے بھائیوں سے شیخی بھگارے اور اللہ ﷻ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اور جان لو کہ جو کچھ تمہیں پہنچا ہے وہ کسی حال میں تم سے ٹلنے والا نہ تھا اور جو ٹل گیا ہے وہ کسی حال میں تمہیں پہنچنے والا نہ تھا۔ لوگوں کی خوشنودی کی خاطر اللہ ﷻ کی ناراضگی اور اس کا غضب حاصل نہ کرو۔ آخرت کے مقابلہ میں دُنیا کے پیچھے نہ لگو۔ اور جب کوئی مسلمان بھائی تم سے ایسی چیز مانگے جو تمہارے پاس ہو تو اسے دینے میں بخل نہ کرو اور اپنے دین کے معاملہ میں اپنے سے بلند تر رتبہ وعلم والے کی طرف دیکھو اور اپنی دنیا کے معاملے میں اپنے سے نیچے والے شخص کی طرف نظر ڈالو۔ جھوٹ نہ بولو۔ اور اس سے دوستی نہ کرو۔ باطل کو چھوڑ دو اور اسے اختیار نہ کرو۔ اور جب کوئی حق بات سنو تو اسے نہ چھپاؤ۔ اپنی اہلیہ اور اپنی اولاد کو ایسی تعلیم دو جو اللہ ﷻ کے دربار میں انہیں معاف کرا دے اور انہیں اللہ ﷻ سے قریب کرے۔ اور ہمسایہ سے حسن سلوک کرو اور رشتہ داروں اور رحمی قرابت داروں سے جدائی اختیار نہ کرو ان سے صلہ رحمی کرو۔ اللہ ﷻ کی کسی مخلوق پر لعنت نہ کرو اور تسبیح وتہلیل اور تحمید وتکبیر کی کثرت کرو۔ کسی حال میں قرآن کریم کی تلاوت نہ چھوڑو۔ بجز اس کے جنبی یعنی بے غسلے ہو۔ نماز جمعہ کی حاضری اور نماز جماعت اور عیدین کی حاضری کو نہ چھوڑو۔ اور جو بات تمہیں ناپسند ہو اس پر غور کرو کہ وہ بات تمہیں ہی نہ کہہ دی جائے اور وہ تمہارے لئے ناگوار گزرے۔ پھر وہ بات اور عمل تمہیں ناگوار گزرے۔ ایسی بات اور ایسا کام کسی کے ساتھ نہ کرو۔ (یہ چالیس باتیں ہیں) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ان چالیس حدیثوں کا کیا ثواب ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کریم کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اللہ ﷻ اس شخص کو قیامت کے دن انبیاء اور علماء کے ساتھ اٹھائے گا اور جس نے ان چالیس حدیثوں کو سیکھا اور انہیں لوگوں کو سکھایا وہ اس سے بہتر ہے کہ جو دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اسے دیا جائے۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا جس نے ان چالیس حدیثوں کو یاد کیا اور ان کے ذریعہ اللہ ﷻ سے وہ مانگا جو اس کے لئے ہے۔ تو اللہ ﷻ قیامت کے دن اس کے گلے میں نور کا ہار ڈالے گا جس کے حسن وجمال اور اس کے بیش بہا ہونے پر اولین وآخرین تعجب کریں گے۔ اور اس کی وہ عزت ہوگی جو اللہ ﷻ کی طرف سے اس کے لئے ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ مجھے نبی مبعوث فرمایا جس نے ان چالیس حدیثوں کو یاد کیا وہ بارگاہِ الٰہی میں ایسے چالیس ہزار انسانوں کی شفاعت کرے گا جن کے لئے جہنم واجب ہوگی۔ اور ان میں سے ہر ایک شخص مزید چالیس چالیس ہزار کی تین مرتبہ تک

حضور ﷺ نے فرمایا پھر وہ اسے جنت کی طرف لے جائیں گے اور آبِ حیات اور آبابِ کوثر سے اسے غسل دیں گے اور اس کی پیشانی سے اہلِ نار کا تاثر جاتا رہے گا۔ اس کے بعد وہ جنت میں داخل ہوگا اور محمد ﷺ کی بارگاہ میں جبریل علیہ السلام عرض کر کے کہیں گے یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں نے آپ کی قائم مقامی کا یہ کام سرانجام دیا ہے۔ یہ سن کر حضور ﷺ فرمائیں گے ہاں واقعی تم نے یہ کام کیا ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کی اے خدا مجھے ہی وہ نجات پانے والا شخص کردے جسے چالیس ہزار سال کے بعد جہنم سے نجات ملنی ہے اگر میرے لئے گناہوں کی شامت سے جہنم میں داخل ہونا ضروری ہی کر دیا گیا ہے۔

حدیث کو یاد کرنے اور جمع کرنے کا اجر و ثواب

حدیث: حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ فرمایا میری امت میں سے جس نے چالیس حدیثیں یاد کیں وہ جنت میں جائے گا اور اللہ عزوجل اس کا حشر انبیاء اور علماء کے ساتھ قیامت کے دن کرے گا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ کون سی چالیس حدیثیں ہیں؟

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وہ یہ کہ اللہ عزوجل پر ایمان لاؤ' قیامت کے دن پر ایمان لاؤ' اور تمام فرشتوں' تمام کتابوں' تمام نبیوں' مرنے کے بعد اٹھنے اور اللہ عزوجل کی جانب سے خیر و شر کی تقدیر پر ایمان لاؤ اور گواہی دو کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تازہ وضو کے ساتھ اس کے وقت میں نماز پڑھو۔ اور نماز کا رکوع وسجدہ پورا کرو اور مستحق کو زکوٰۃ دو۔ رمضان مبارک کے روزے رکھو خانہ کعبہ کا حج کرو اگر اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہو۔ اور دن اور رات میں روزانہ بارہ رکعتیں پڑھو یہ میری سنت ہے اور تین رکعتیں وتر کی ہیں اسے نہ چھوڑو۔ اور اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرو' یتیم کا مال نہ کھاؤ' سود نہ کھاؤ' شراب نہ پیو' خدا کی جھوٹی قسم نہ اٹھاؤ' کسی کے خلاف جھوٹی شہادت نہ دو خواہ وہ قریبی ہو یا دور کا۔ خواہش پر عمل نہ کرو۔ اپنے بھائی کی غیبت نہ کرو اور اس کے پس پشت بدگوئی نہ کرو۔ باعصمت عورت پر تہمت نہ دھرو۔ اور ایسی بات نہ کہو جو ریا کاری کی ہو ورنہ تمہارے عمل اکارت جائیں گے۔ کھلنڈروں کے ساتھ نہ کھیلو اور نہ کود و اور کسی قصیر کو اے قصیر کہہ کر نہ بلاؤ۔ اگر تم اس سے اس کا عیب دار ہونا مراد لیتے ہو اور کسی آدمی کو تمسخر نہ کرو۔ مصائب و ملا پر صبر کرو۔ اللہ عزوجل کے عذاب کی خواہش نہ کرو اور شیخی باز آدمی کے ساتھ نہ چلو جبکہ

شیخ مسلم العباد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا ایک واقعہ ہے کہ ہمارے پاس صالح مری عبدالرحمٰن بن زید عتبہ غلام اور سلمہ اسود رحمہم اللہ آئے اور وہ دریا کے کنارے اترے۔ ایک رات میں نے ان کے لئے کھانا تیار کیا اور ان کو کھانے پر بلایا اور وہ ہمارے پاس آئے اور جب پہنچ گئے تو میں نے ان کے سامنے کھانا رکھا اچانک ایک کہنے والا دریا کے کنارے پر سے بلند آواز سے پکارتا ہے افسوس ہے تم پر تم دَارُ الْخُلُوْد سے بے پرواہ ہو دنیاوی کھانا اور نفسانی لذت دونوں غیر نافع ہیں۔ یہ سن کر عتبہ غلام نے زور سے چیخ ماری اور بے ہوش کر گر پڑا۔ سب لوگ رونے لگے اور ہم نے کھانا اٹھالیا اور اس میں سے ایک لقمہ تک نہ چکھا۔

حضرت معاذ بن جبل ﷜ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس زمانہ میں سنت سے منہ موڑا جائے گا اور بدعت کی اشاعت کی جائے گی۔ اس زمانہ میں جو میری سنت پر عمل کرے گا وہ بے وطن اور تنہا ہوگا اور جو لوگوں کی بدعت کا اتباع کرے گا اس کے پچاس یا اس سے زائد ساتھی ہو جائیں گے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا کیا ہمارے بعد کوئی ایسا آئے گا جو ہم سے افضل ہو؟

فرمایا ہاں۔ عرض کیا تو کیا وہ آپ کو دیکھیں گے؟ فرمایا نہیں عرض کیا کیا ان پر وحی کا نزول ہوگا؟ فرمایا نہیں۔ عرض کیا وہ کیسے ہوں گے؟ فرمایا پانی میں نمک کی مانند۔ ان کے دل ایسے پگھلیں گے جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے عرض کیا اس زمانے میں وہ کس طرح زندگی گزاریں گے فرمایا جس طرح سرکہ میں کیڑے ہوتے ہیں ہیں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ اپنے دین کی کس طرح حفاظت کریں گے؟ فرمایا جس طرح دونوں ہاتھ میں انگارہ اگر اسے پھینکتے ہیں تو بجھ جاتا ہے اور اگر اسے پکڑے رہتے ہیں تو ہاتھ جلتا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بِنِعْمَةِ تُتِمُّ الصَّالِحَاتِ وَبِشُكْرِهٖ تَرْبُو النِّعَمَ وَتَكْثُرَ الْبَرَكَاتِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ الْمَبْعُوْثُ بِتَعْرِيْفِ جَلَالِهٖ وَالتَّخْوِيْفِ مِنْ عَذَابِهَا الْمُهِيْنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ ذَوِى النُّفُوْسِ الطَّاهِرَةِ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ نَقَلُوْا اِلَيْنَا اَحْوَالِهِ الْبَاطِنَةِ وَالظَّاهِرَةِ.

مترجم: غلام معین الدین نعیمی غفرلہ

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

شفاعت کرے گا۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا جس نے ان چالیس حدیثوں یاد کیا۔ اور انہیں لوگوں کو سکھایا اللہ ﷻ قیامت کے دن اسے چالیس ابدال شخصیتوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور اللہ ﷻ اس شخص کے لئے جس نے ان چالیس حدیثوں کو یاد کیا ان کی ہر حدیث کے بدلے ایک ایک ہزار فرشتے عطا فرمائے گا جو اس کے قصور اور محلات بنائیں گے اور جنت میں اس کے لئے درخت بوئیں گے۔

اور قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا جس نے ان چالیس حدیثوں کو یاد کیا اور ان کے ذریعہ لوگوں کو نفع پہنچایا اللہ ﷻ اس کے جسم کو آگ پر حرام کردے گا۔ اور اس کے لئے ایک نوری منارہ ہوگا اور فزع اکبر سے وہ محفوظ ہوگا اور اللہ ﷻ حساب سے اسے نجات دے گا اور ان چالیس حدیثوں کے یاد کرنے والے اور اس کے سکھانے والے کو قیامت کے دن علما کا مرتبہ عطا فرمائے گا۔ اور ان کے ساتھ بٹھائے گا اور اسے وہ عطا کرے گا جو علماء کو دے گا۔

اسے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا شیخ امام اجل' زاہد الحاج نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمیں یہ چالیس حدیثیں ثابت ہو چکی ہیں تو اسے سمجھو اور ان لوگوں کی مانند نہ بنو جو حدیث کی سمجھ ہی نہیں رکھتے۔

آخر زمانہ میں ہونے والے چند واقعات کا بیان

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے منہ تو آدمیوں کے سے ہوں گے مگر ان کے دل شیطانوں کے دل جیسے ہوں گے اور وہ درندے بھیڑیوں جیسے ہوں گے ان کے دلوں میں ذرہ بھر رحم نہ ہوگا قتل و غارت گری کریں گے برائیوں سے رغبت رکھیں گے اگر ان کے ساتھ رہو تو وہ تمہارے ساتھ رہیں گے اور اگر ان سے دور رہو تو گزند پہنچائیں گے اگر ان کے پاس امانت رکھو تو وہ تم سے خیانت کریں گے ان کے بچے لوٹ مار کریں گے ان کے جوان دھوکہ فریب کریں گے ان کے بوڑھے فسق فجور کریں گے۔ نہ وہ نیکی کا حکم کریں گے نہ بدی سے روکیں گے۔

ان کے عزت والے ذلیل و کمینہ ہوں گے جوان کے ہاتھوں میں ہوگا۔ وہ گڑ گڑا کر مانگیں گے ان کا حکم بدعت ہوگا اور بدعت ان میں سنت ہوگی۔ اس زمانہ میں اللہ ﷻ ان پر شریروں

مکتبہ اعلیٰ حضرت
الخصائص الکبریٰ
فی معجزات خیر الوریٰ
اصلاحی بیانات
قرآنی بیانات
روحانی بیانات
روشن ستارے
نورانی واقعات
فیض صالحین
https://t.me/tehqiqat